بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابی کورس تسخیر حاضرات' موکلات وجنات

(اول، دوم) مکمل

روحانی تعلق

آپ کے اور ہمارے درمیان ہمیشہ قائم رہے گا

انشاءاللہ

قائم شدہ: 1991ء

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

خالد اسحٰق راٹھور

ایم اے [illegible]

بانی — خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

راہنمائے عملیات (ماہنامہ)

Par-Zog (quarterly)

خالدہ [illegible] چشتی

[illegible] چشتی

پروپرائٹر — راٹھور پبلشرز

خالد اکلٹ سوفٹ ویئر ہاؤس

مصنف — کتب ہائے کثیر برائے علوم مخفی

تسخیر موکلات ہو	تسخیر ارواح
یا	یا
تسخیر جنات ہو	کشف القبور
یا	یا
تسخیر پری ہو	تسخیر جنات
یا	ہر ایک امر در حقیقت حاضری ہی کی کسی نہ کسی قسم یا درجے سے تعلق رکھتی
تسخیر بھوت ہو	
یا	ہے۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ ماچھٹر

علم حاضرات وموکلات کا یہ کتابی کورس آپ
کو میدان زیر بحث کے ہر امر کے بارے
جامع اور مستند ترین معلومات فراہم کرے گا
اور اس کی مدد سے آپ اس قابل ہو جائیں
گے کہ ذاتی طور پر بطور حاضراتی وموکلاتی
عامل اور پیر کامیابی سے کام کرسکیں۔
انشاءاللہ

اس کورس کی سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ
آپ اپنے ذہن میں آنے والے سوالات
اور بطور حاضراتی وموکلاتی عامل اور پیر کام
کرتے ہوئے پیش آنے والے عملی مسائل
کے لیے حسب قاعدہ راہنمائی حاصل
کرسکتے ہیں۔

تعارف علوم مخفی

یقین اور اعتماد کے ساتھ

کامیابی کا سفر اس کتابی کورس

کا حاصل ہے۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

پیش لفظ

ادارہ راہنمائے عملیات نے خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے تحت جاری کورسز کو کتابی شکل میں پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ علم عملیات سے اس منصوبے کی عملی ابتداء ہو چکی ہے۔ اور اب آپ کے ہاتھوں میں کتابی کورس علم حاضرات و موکلات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے پامسٹری، نجوم اور دوسرے علوم کے حوالے سے بھی کورسز کو کتابی شکل میں پیش کرنے کے منصوبہ پر کام جاری ہے اور جلد ہی آپ اس حوالے سے مزید کتابی کورس دیکھ سکیں گے۔

کورس ہذا کو ابتدائی منصوبے کے تحت مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پوری کوشش ہے کہ علم حاضرات و موکلات کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ مواد ان کورسز میں شامل کیا جائے۔ یہ کورس زیادہ طوالت کا حامل ہے سو اس کے دونوں حصے اکٹھے شائع کیے جا رہے ہیں۔

اس کتابی کورس میں بہتری، اضافہ اور اس کو مزید نکھارنے کے لیے ہر طالب علم اور ماہر آزاد ہے کہ ہمیں آراء کے ساتھ ساتھ ایسے فنی نکات اور مسائل ارسال کرے جن سے اس کو اپنی علمی اور فنی زندگی میں واسطہ پڑا ہے۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ ان کو وضاحت کے ساتھ کتابی کورس میں شامل کیا جائے تاکہ حاضراتی اور عملیاتی دنیا سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگ بھی علمی مواد میں شراکت حاصل کرسکیں۔

اس کے علاوہ کورس اور مختلف علوم مخفی کے حوالے سے اپنے ذاتی تجربات اور واقعات بھی قارئین کی معلومات کے لیے ارسال کیے جاسکتے ہیں۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں دین اور دنیا میں کامیاب فرمائے۔

Far-Zoq, an English quarterly

خالد اسحاق راٹھور، مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، محلہ گڑھی شاہو، لاہور

فہرست مضامین

شان اگربتی

اگربتی کوئی ایسی شے نہیں کہ بازار میں دستیاب نہ ہو۔ پھر یہاں اس کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

بات یہ ہے کہ اگربتیاں تو بازار سے مل جاتی ہیں لیکن یہ عملیاتی مقاصد کے لیے موزوں نہیں ہوتی۔ سو راہنمائے عملیات کے تحت عمومی اور خصوصی عملیاتی مقاصد، پڑھائی، وظائف اور زکوۃ وغیرہ کے دوران استعمال کرنے کے لیے خصوصی طور پر تیار کی گئی ہیں اور ان میں تمام تر عملیاتی مقاصد اور احتیاطوں کو دھیان میں رکھا جاتا ہے۔

عموماً عملیاتی پڑھائی طویل وقت پر مشتمل ہوتی ہے اور عام اگربتی بیس پچیس منٹ کام کرتی اور پھر ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ ادارہ کی فراہم کردہ اگربتی کم وبیش چار گھنٹے تک مسلسل جلتی رہتی ہے اور ماحول کو معطر رکھتی ہے اور یوں ماحول کو عملیاتی حوالے سے مطلوبہ ماحول دستیاب ہو جاتا ہے اور عامل کو بھی بار بار بخور کی طرف توجہ دینے کی بجائے پورا وقت اور توجہ پڑھائی وعمل کی طرف رکھنے میں کوئی دشواری نہیں آتی۔ اس کو ایک دفعہ آزمائیں، خود اس کے قائل ہو جائیں گے۔ ہر طرح کے سعد امور میں استعمال ہو سکتی ہے

تعویذات، نقوش، طلسمات اور الواح

لوحِ آیت الکرسی/لوحِ زچگی

یہ لوح زچہ و بچہ کی حفاظت برائے تحفظ، سحر، جادو ٹونا، آسیب، اثر، حاضرات اور گھر و افراد خانہ کی حفاظت ہر قسم کے فکری اور جسمانی نقائص سے محفوظ رہنے کے لیے مفید ہے۔ بچوں کی پیدائش کے دوران خواتین مختلف سحری و نسوانی مسائل و امراض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان اثرات و مسائل سے بچاؤ اور حل کے لیے یہ لوح خصوصی طور پر تیار کی جاتی ہے۔

لوحِ خوش قسمتی

خاص کواکبی حالتوں یعنی کواکب کی آپس میں سعد نظرات، شرف، اوج اور بعض خاص یوگ بننے کے اوقات میں لوح خوش قسمتی تیار کی جاتی ہے۔ زندگی کے عمومی مسائل کے خاتمے کے لیے یہ مجرب ہے۔ کسی بھی خاص مقصد کے لیے یہ لوح بنوائی جا سکتی ہے۔

طلسم تسخیر و حاجت

یہ طلسم ایک خاص روحانی و عملیاتی طریقہ کار کے تحت تیار کیا جاتا ہے۔ آپ بھی رزق و دولت، شادی، تسخیر مطلوب، تسخیر خلق، حصول عہدہ، انعامی بانڈ، تسخیر دشمن، حصول اولاد، صحت، جادو و سحر سے حفاظت، حفظ و امان یا کسی بھی مطلب و مقصد کے لیے تیار کروا سکتے ہیں۔

طلسم صحت و شفاء

طلسم صحت تیار کرتے ہوئے شفاء کے حوالے سے خاص کواکبی حالتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کو مزید اثر بنانے کے لیے اس پر خاص روحانی عمل کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ طلسم فرد کو بیماری سے نجات اور صحت دلانے کی غیر معمولی برقی و مقناطیسی طاقت کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس لوح کے ساتھ صحت یابی کیلئے زعفران سے تحریر کردہ خاص نقوش بھی پانی میں گھول کر پینے کے لیے دیے جاتے ہیں۔ آپ کسی بھی بیماری کا شکار ہوں دوا کے ساتھ دعا کو بھی علاج کا حصہ بنائیں۔ اللہ شفاء دے گا۔ انشاء اللہ۔

لوحِ مریخ/لوحِ تحفظ

دشمن سے حفاظت، صحت، سحری دوا، سیمی امراض سے بچاؤ، تحفظ اور قوت جسمانی جیسے فوائد حاصل کرنے کے لیے یہ لوح استعمال ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے آپ ایک خاص قسم کا روحانی تحفظ حاصل کریں گے۔ کسی قسم کے مقابلے میں کامیابی، مردانہ طاقت، صحت، جسمانی حالت کی بہتری کے ساتھ ساتھ آسیب اور سحر وغیرہ سے بچاؤ کے لئے بھی لوح مریخ استعمال کی جاتی ہے۔

لوحِ شمس

عزت و وقار، شہرت، کامیابی، عروج، حکومت، سیاست، حصولِ عہدہ، اعلیٰ پوزیشن، نوکری میں ترقی اور اولادِ نرینہ کے حصول کے لیے بہترین لوح ہے۔

لوحِ زحل

زحل کے ناقص اثرات کے خاتمے کے لیے یہ لوح خاص طور پر تیار کی جاتی ہے۔ سادہ ستی کے لیے بھی مفید۔ جب چلتے کام مہر کنکنگ جائیں اور کام ہوتے ہوتے رہ جائیں تو سمجھ لیں کہ آپ کو اس لوح کی ضرورت ہے۔

لوحِ زہرہ

عوام و خواتین میں مقبولیت، تسخیرِ محبوب، رجوعِ خلقت، شادی، حسن، خوبصورتی اور کشش پیدا کرنے کے لیے باکمال لوح ہے۔ اس کے ساتھ زعفران سے تحریر کردہ خصوصی نقوش بھی پینے کے لیے دیے جائیں گے۔ بیوٹی پارلر اور ڈاکٹروں سے استفادہ کے ساتھ ساتھ اس لوح اور نقوش کا استعمال حیرت انگیز نتائج لائے گا۔

لوحِ عطارد

برائے علم و عقل اور حافظے میں اضافہ، رزق، کاروبار اور تجارت میں ترقی، فصاحت و بلاغت، دماغی امراض سے بچاؤ، امتحان میں کامیابی اور بچوں کی تعلیم میں اعلیٰ کارکردگی کے لیے ایک تحفہ ہے۔

لوحِ مشتری / لوحِ رزق

دولت، استحکام، خوش حالی، تجارت میں اضافہ، ترقی، حصولِ جائیداد، انعامی بانڈ، لاٹری، خاتمہ غربت جیسے مقاصد کے لیے یہ لوح بہت زیادہ مفید ہے۔ وہ خواتین و حضرات جو روزگار کے مسائل یا بندش کا شکار ہیں یا وہ جن کی نوکری یا کاروبار کے معاملات میں مخالفت یا دشمنی کی وجہ سے مسائل اور رزق میں برکت یا وسعت نہیں ہے۔ وہ جن کے اخراجات زیادہ اور آمدن کم ہے۔ جنہیں مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ قرض کی ادائیگی کرنی ہے یا مالی آسودگی حاصل کرنی ہے یا کاروبار میں برکت، نوکری میں ترقی مطلوب ہے تو وہ اس لوح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خاتمِ سلیمان

خاتمِ سلیمان ۳۳ اقسام کے مسائل کے لیے موثر ثابت ہوتی ہے۔ یہاں ان سب کا بیان ممکن نہیں۔ اس کی مکمل خصوصیات کی تفصیل آپ ہماری کتاب طلسمات زہرہ میں دیکھ سکتے ہیں۔

لوحِ استخارہ

یہ لوح کسی بھی کام یا بانڈ نمبر وغیرہ کے لیے استخارہ کرنے کے لیے مفید ہے۔ بعض دفعہ انسان دورا ہے پر کھڑا

ہوتا ہے کہ وہ ادھر جائے یا اُدھر جائے۔ جب فیصلہ کرنا بہت مشکل اور ضروری بھی ہو تو ایسے حالات میں اس لوح کا
استعمال مفید رہتا ہے۔ استخارہ سے فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

برکاتی انگوٹھی

معاملات زندگی میں عمومی تکمیل اور متفرق مسائل کے حل کے لیے عدد 9 کی انگوٹھی بہت زیادہ استعمال
ہوتی ہے۔

انگوٹھی عدد 9

کاروبار اور تجارت میں اضافے رزق میں برکت، حصول روزگار، حصول اولاد، تسخیر و رجوع خلقت، شادی،
محبت، صحت، خصوصی امراض، سحر، جادو، مقدمے میں کامیابی وغیرہ کے لیے استعمال میں لائیں۔

انگوٹھی مریخ

جنسی قوت، صحت، توانائی، جسمانی، حیوانی تحفظ، خاتمہ بیرونی اثرات اور سحر کے لیے اس کو بہت دفعہ تجربے
کے بعد اور موثر پایا گیا ہے۔

زائچہ جات/ حالات زندگی وغیرہ

بچے کا نام

علم نجوم کی روشنی میں بچے کا نام استخراج کروا کر آپ اپنے بچے کو کواکب کے نحس اثرات سے محفوظ اور سعد
اثرات کے تحت کر سکتے ہیں۔ نام، نام والدہ، تاریخ، وقت اور مقام پیدائش ہمراہ فیس کے ارسال کر کے بچے کا نام
استخراج کروائیں۔

وقتی زائچہ   زائچہ شادی/ زائچہ کاروبار/ زائچہ اولاد/ زائچہ صحت/ زائچہ سحر وغیرہ

مستقبل کے حوالے سے کسی ایک خاص معاملے یا امر کا ہر پہلو سے جائزہ لینے کے لیے زائچہ سوال بنایا جاتا
ہے۔ اس معاملے سے متعلق تمام سوالوں کے جواب اس زائچے سے دیئے جائیں گے۔ یہ زائچہ بنوانے کے لیے نام،
نام والدہ، تاریخ، وقت اور مقام پیدائش بمعہ سوال تحریر کرنے کی تاریخ، وقت اور مقام سوال ہمراہ فیس ارسال کریں۔

خوش قسمتی کا پتھر

خوش قسمتی کا پتھر کون سا ہے؟ کس پتھر کا استعمال آپ کے لیے موزوں ہے؟ حصول صحت، رد سحر اور دیگر
مسائل کے حل کے لیے موزوں پتھر کا انتخاب۔

حالات زندگی 23 اہم امور

زندگی کے ان 23 اہم امور پر یہ نجومی رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔ مزاج و کردار۔ زندگی میں خوشیاں اور تکمیل خواہشات۔ محبت اور رومانس۔ مشاغل۔ صحت۔ مالی حالت۔ طریق زندگی۔ کیریئر۔ روزگار۔ خوش قسمتی کا پتھر۔ خوش قسمتی کی دھات۔ خوش قسمتی کا دن۔ خوش قسمتی کا رنگ۔ آپ کا برج۔ آپ کا کوکب۔ اسم الٰہی برائے ذکر۔ زائچہ پیدائش۔ شرف و ہبوط کواکب۔ خوش قسمتی کا عدد۔ خصوصی صدقات۔ قمری برج آکوکب اور اس کے اثرات۔ شمسی برج آکوکب اور اس کے اثرات۔ طالع برج آکوکب اور اس کے اثرات۔ یہ رپورٹ حاصل کرنے کے لیے نام نام والدہ تاریخ وقت اور مقام پیدائش ہمراہ فیس ارسال کریں۔

تقدیر پیدائشی زائچہ پر احکام

بوقت پیدائش آسمان پر موجود کواکب مختلف انداز اور طریقے سے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ رپورٹ آپ پر آپ کو آشکار کرے گی کہ فطرت نے آپ اور آپ سے متعلقہ معاملات کے حوالے سے کیا طے کر رکھا ہے؟ آپ کے اندر موجود مختلف صلاحیتوں کے بارے میں فطری رازوں سے آپ کی آشنائی کروائی جائے گی۔

اس رپورٹ میں تمام کواکب یعنی قمر، شمس، عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل، یورانس، نیپچون اور پلوٹو کی آپ کے زائچہ میں موجود مختلف بروج اور گھروں میں موجودگی کے اثرات کو بیان کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ان کواکب کی آپس میں، طالع اور عاشر سے بننے والی نظرات کو بمع تمام گھروں کے حاکموں کے دوسرے گھروں میں قابض ہونے سے پیدا ہونے والے اثرات کو بھی بیان کیا جائے گا۔

قرعہ رمل دستیاب ہے

آنے والا کل ٹرانزٹ رپورٹ

کیا آپ اس بات کو جاننا چاہتے ہیں کہ موجودہ اور آنے والے وقت میں کواکب کی فطری حرکت کس انداز میں آپ کی زندگی پر اثر انداز ہوگی؟ آپ کے آنے والے ماہ و سال آپ کے لیے کیا لے کر آ رہے ہیں؟ آپ کو کن حالات واقعات سے واسطہ پڑ سکتا ہے؟ یہ سب کچھ جاننے کے لیے درج ذیل رپورٹ آپ کے لیے حد درجہ مفید ثابت ہوگی۔ یہ رپورٹ ان کواکبی اثرات کو ظاہر کرتی ہے جو کسی بھی خاص عرصہ میں شمس اور دیگر کواکب کے زائچہ کے مختلف گھروں میں داخلہ کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب ٹرانزٹ میں موجود کواکب مختلف گھروں میں داخل ہونے پر پیدائشی زائچہ میں موجود اساسی کواکب کے ساتھ سعد اور نحس نظر بناتے ہیں تو ان کے بھی خصوصی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن کو بیان کیا جائے گا۔ یوں کسی بھی ایک خاص عرصہ کے اندر ہونے والی ہر ممکنہ تبدیلی بہتری اور خرابی سے آپ آگاہ ہو سکیں گے۔ اس رپورٹ کی مدد سے آپ اپنی زندگی کو بہتر طور پر پلان کر سکیں گے اور زیادہ بہتر نتائج حاصل کر سکیں گے۔ یہ رپورٹ تفصیل اور جامعیت کا ایک حسین امتزاج ہے۔

کتابی کورس تسخیر حاضرات'
موکلات و جنات (اول)

راہنما کی تلاش

استاد کی تلاش

پیر کی تلاش

مرشد کی تلاش

گرو کی تلاش

فقر کی تلاش

مجذوب کی تلاش

ولی کامل کی تلاش

صاحب قلب کی تلاش

صاحب کشف کی تلاش

ااس کے حال کو جان لینے والے کی تلاش

ااس کو پڑھ لینے والے کی تلاش

مکمل انسان کی تلاش

مکمل استاد کی تلاش

بچپن سے بڑھاپے کی اس منزل تک لاتعداد لوگوں کو ایسی ہی کسی نہ کسی تلاش میں دیکھا ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو ایسی کسی تلاش میں کامیاب ہوئے اور کتنے ہیں جو ناکام ہوئے۔

تحریر پڑھنے والے بہت سے اصحاب جب یہ سوال اپنے آپ سے کریں تو زیادہ کا جواب یہی ہوگا کہ حسب منشا ابھی تک نہیں ملا۔

جن کو مل گیا، سو مل گیا۔

جن کو نہیں ملا ان کے سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ آخر اس راہنما تک کیوں نہ پہنچ سکے جس تک دوسرے پہنچ گئے؟

تجربہ بتاتا ہے کہ لوگ نہ اپنے راہنما سے مطمئن ہوتے ہیں اور نہ کسی اور شخصیت کو وہ درجہ دے پاتے ہیں جہاں ان کو اطمینا نیت قلب حاصل ہو۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

کیا علم اٹھ چکا ہے؟

کیا کوئی اس قابل نہیں رہا کہ کسی کی پیاس بجھا سکے؟

دیکھا جائے تو یہ بات سادہ اور درست ہی ہے؟

صاحب علم لوگوں کا فقدان ہی نظر آتا ہے۔ اُس درجے کے لوگ نظر نہیں آتے جو ماضی میں گزر چکے ہیں۔ وہ ثمر آور درخت ہی نظر نہیں آتے جو پھل دے سکیں۔ سو ظاہر

ہے پیاسا سیراب نہ ہو سکے گا!!!

اس کی پیاس تو پیاس ہی رہے گی۔

اس کی تلاش تو تلاش رہے گی۔

اس کی جستجو تو جستجو رہے گی۔

اس کی حسرت تو حسرت رہے گی۔

اور آخر ایک دن اس حسرت کے ساتھ وہ وقت آئے گا جب حسرت مٹی کے اتنے نیچے دب جائے گی کہ یہ بوجھ سب کچھ بہا کر ساتھ لے جائے گا۔

سو حاصل گفتگو تو یہ ہوا کہ کیونکہ علم اور صاحب علم کا فقدان ہے یا ناپید شے ہے حاصل وصول کچھ نہیں ہوتا۔

تو مطلب یہ ہوا جستجو اور تمنا تشنہ ہی رہتی ہے۔

اگر یہ سب کچھ ایسے ہی ہے تو کیا زندگی کا مقصد ختم ہوتا سا محسوس نہیں ہوتا۔

جب حاصل ہی کچھ نہیں تو پھر زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اگر روح نے سیراب ہی نہیں ہونا اور ایک مادی پوست، روحانی مادی پوست میں تبدیل ہی نہیں ہونا، تو پھر انسانی اور مشینی زندگی میں کیا فرق ہوا؟

یہ سب کچھ وہ تھا جس پر آپ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن تفکر کرنے کی وجہ کچھ اور ہے اور وہ ہے آپ کی اپنی ''ذات''۔

تمام خرابیاں نظام کی اپنی جگہ ہیں لیکن سب سے بڑی خرابی یا کمزوری جہاں ہے وہ نظام نہیں، وہ آپ ہیں، آپ خود ہیں، آپ کی اپنی ذات ہے۔

آپ کا دشمن، آپ کا مخالف، آپ کے لیے مواقع کم کرنے والا کوئی اور نہیں آپ

خود ہیں۔

اصلاح کی ضرورت باہر نہیں، آپ کے اندر ہے۔

اس امر کو ہضم کرنا بہت ضروری ہے۔ جو حصہ مرض سے متاثر ہو اس کو چھوڑ کر جس بھی حصہ کا علاج کریں شفا نہیں ہو سکتی۔ سو یہاں بھی متاثر حصہ اور متاثر کردہ کا درست تعین کرنا ضروری ہے۔

بنیادی سسٹم کی کمزوری، خانقاہی نظام یا پیری فقیری یا عامل کامل سسٹم میں نقائص اور کمزوریاں حقیقت ہیں۔ ان کے اندر واقع مسائل روز روشن کی طرح میاں ہیں۔ لیکن ان سب کا آپ کے حصول علم سے کوئی تعلق نہیں۔

آپ کو اگر آج تک استاد نہیں ملا،

آپ آج تک راہنما تلاش نہ کر سکے ہیں تو اس کے ذمہ دار آپ ہیں۔

اب اگلی سوچ، اگلا سوال آپ کے پاس ہی پرورش پا رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں نے تو کوئی خطا نہیں کی،

میں تو اس حوالے سے مخلص ہوں،

میں نے تو حصول علم کے لیے کوشش بھی کی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

لیکن ایک بات رہ گئی!

- کیا آپ سیکھنے کے لیے تیار ہیں؟
- کیا آپ اپنا آپ کسی دوسرے کے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟
- کیا آپ نے حقیقت میں خود کو حصول علم کے لیے تیار کیا ہے؟
- کیا خود کو اس مقصد کے لیے وقف کیا ہے؟

- کیا آپ کا رویہ ایک متحمن کا ہے؟
- آپ فرد میں اُستاد تلاش کر رہے ہیں یا اس میں غلطیاں تلاش کر رہے ہیں؟
- اپنے اندر آمادگی پیدا کریں۔
- اپنے اندر خود سپردگی پیدا کریں۔
- اپنے اندر رضامندی پیدا کریں۔
- اپنے اندر شاگردی پیدا کریں۔
- اپنے اندر مریدی پیدا کریں۔
- اپنے اندر طالب علم پیدا کریں۔

بات سمجھنے کی ہے، بحث کی نہیں۔

- راہنما کی تلاش کی ضرورت ہی نہیں ہے۔
- بس اپنے آپ کو ہمہ وقت سیکھنے کے لیے تیار کریں۔
- اگر آپ اس طور پر تیار ہیں تو پھر اُستاد خود مہیا ہو جائے گا۔
- راہنما آپ کے سامنے اور آپ راہنما کے سامنے ہوں۔

انشاءاللہ

دعا گو

خالد اسحاق راٹھور

تعارف

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کی بنیاد 1991ء میں رکھی گئی۔ مسلسل آگے بڑھتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے تحت علوم مخفی پر مختلف کورسز متعارف کروائے گئے۔ اس سلسلے میں دو بنیادی طریقہ کار وضع کیے گئے۔

اول: بذریعہ ڈاک کورسز

دوم: بالمشافہ کورسز

جس زمانے میں علوم مخفی کو سمجھنے کی کوشش شروع کی تب کسی بھی سمت سے قابل قدر مواد کا حصول ایک ایسی بات تھی جس کے بارے میں سوچنا ہی مشکل تھا۔ گو کہ علوم مخفی کو سمجھنے کی کوشش ابھی بھی جاری ہے۔ لیکن وہ حالات و واقعات جن سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہوں ابھی بھی میرے ذہن سے نقش ماضی کی طرح نہیں مٹے۔ میرے نزدیک نقش بنالینا یا تعویذ لکھ کر دے دینا یا زائچہ بنالینا یا مسئلہ حل کر دینا یا ساعتوں کا استخراج کرنا کبھی منزل کے طور پر نہیں رہا۔ میری تلاش اور جستجو ان علوم کی بنیاد، ان کی اصل اور ان کی باریکی کے حوالے سے تھی۔ بعض اوقات اس حوالے سے ایسے ایسے تماشے بھی دیکھے کہ حیرانگی ان کے آگے کچھ بھی نہیں۔ یہاں پہنچ کر مزید چند لائنیں لکھ کر کاٹ دیں کیونکہ روانی میں لکھے ان حروف کو اس مواد کا حصہ بنانا میرا مقصد نہیں۔

دراصل ایک بات شروع سے میرے ذہن میں سما گئی کہ جب بھی بن پڑا علوم مخفی کے موضوع پر جو کچھ میرے ذہن اور عملی تجربہ کا حصہ بنا اس کو صفحہ قرطاس پر منتقل کر دوں گا۔ اس حوالے سے مختلف رسائل میں تحریر کرنے، کتب، جنتریاں اور کورسز کو کتابی شکل دینے کی کوشش جاری رہی۔ یہ سب زندگی میں ایک دم سے نہیں ہو گیا۔ لمحہ بہ لمحہ ختم ہوتی زندگی میرے نزدیک اُس چراغ کی طرح ہے جو اپنے حصے کے تیل کو لیے ہوئے

ہے اور دیا بجھنے میں صرف تیل کے ختم ہونے کی دیر ہے۔ سو جب تک تیل ہے اللہ کی ذات سے کامل یقین بھی ہے اور دعا بھی ہے کہ وہ اپنے دیئے ہوئے علم کو اچھے سے اچھے طریق سے آپ تک پہنچانے کے نئے نئے راستے اور وسائل پیدا کرتا ہے۔

کوئی بھی تحریر جو انسانی ہاتھ کی کاوش ہو کبھی مکمل نہیں ہوتی، سو پوری کوشش کے باوجود بہتری کی گنجائش تو موجود رہے گی۔ لیکن پھر بھی کوشش ہوگی کہ اچھی کوشش کی جائے۔

زیر نظر مواد جو کتابی شکل میں آپ کے سامنے ہے دراصل اُس کورس پر مشتمل ہے جو خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز میں علم حاضرات و تسخیر کے موضوع پر تیار کیا گیا تھا۔ اس وجہ سے ممکن ہے کہ آپ کو اس کتابی کورس میں باقاعدہ کتاب سے ہٹ کر طرز کار ملے کیونکہ مقصد یہاں کتاب تحریر کرنا ہے بھی نہیں بلکہ علم حاضرات و تسخیر پر اسباق کی تیاری تھا۔ سو اس کو ایک کتاب سے زیادہ ایک کورس یا حاضرات و تسخیر کی درسی کتاب کے طور پر لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ یوں بھی اصل کورس میں صرف اضافت یا ضروری اُمور کا اضافہ کیا گیا ہے ورنہ زیادہ تر مواد اصل کورس کے مطابق ہی ہے۔

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے پہلے طریقہ کار یعنی کورسز بذریعہ ڈاک کے تحت تعلیم دینے کے لیے دو راستے اختیار کئے گئے ہیں۔

اول۔ اس سلسلے میں ایک خصوصی کورس کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس کورس میں عملیات، اعداد، نجوم، (پیدائشی، ٹرانزٹ، سولر ریٹرن) پامسٹری، جفر،

انعامی نمبرز، حاضرات، ٹیرٹ کارڈ اور ساعات کی تعلیم بیک وقت دی جاتی تھی۔ یعنی تمام علوم اس کا حصہ تھے اور ہر ماہ مختلف موضوعات کے حوالے سے خصوصی مواد طلباء کو ارسال کیا جاتا اور وہ بیک وقت تمام یا کم وبیش تمام علوم کی تعلیم حاصل کر رہے ہوتے۔

دوم۔ جب کہ دوسرے سلسلے میں طالب علم مندرجہ بالا علوم میں سے کسی ایک میں بھی داخلہ لے سکتا ہے۔ یعنی تمام علوم کی بیک وقت تعلیم حاصل کرنے کی بجائے وہ صرف نجوم، عملیات یا اپنی پسند کے مطابق کسی بھی ایک خاص موضوع پر اپنی دلچسپی کے حوالے سے داخلہ لے سکتا ہے۔ زیر نظر کورس جو کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ اس ہی کا حصہ ہے اور اسی طرز پر دیگر کورسز کو کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعی کی جارہی ہے۔

گو یہ کورس کتابی شکل میں آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے لیکن اس کے باوجود ادارہ نے اس کتابی کورس کرنے والوں کو ایک موقع دیا ہے کہ وہ اگر اس کتابی کورس کے ساتھ ساتھ ادارے کے ساتھ منسلک ہونا چاہیں اور راہنمائی کے طلب گار ہوں تو ادارہ اُن کو خوش آمدید کہے گا۔ آگے آنے والا مواد ایسا ہی ہے جیسے کورس میں طلباء کو مخاطب کر کے بیان کیا جارہا ہو۔ ادارے کے ساتھ منسلک / رجسٹر ہونے کے طریقہ کار کے لیے آخری صفحات دیکھیں۔

کورس کا طریقہ کار

کورس کے حوالے سے ذیل میں طریقہ کار کی تفصیلی وضاحت کی جا رہی ہے۔ ادارہ آپ سے توقع کرتا ہے کہ دوران کورس آپ ذیل میں دیئے گئے طریقہ کار کی مکمل پابندی کریں گے۔ بصورت دیگر ادارہ کسی بھی طالب علم کو کسی بھی مرحلہ پر کورس سے الگ کر سکتا ہے۔ ہمیشہ ادارے کے اصول وقواعد کی پابندی، علمی اور عملی طور پر آپ کی بہتر راہنمائی کرے گی۔ اصول وقواعد کی پابندی جہاں آپ کے لیے آسانی لائے گی وہاں ادارہ بھی آپ کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر طریق سے راہنمائی کر سکے گا۔ جتنا آپ ادارہ اور صاحب ادارہ سے مخلص ہوں، اس سے زیادہ ادارہ اور صاحب ادارہ کو مخلص پائیں گے۔

آپ کے سوالات کے جوابات

☆ کورس ملنے پر اگر کوئی سوال آپ کے ذہن میں پیدا ہوں اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ:-

-- ایک صفحے پر اپنے سوال تحریر کر کے ادارے کو ارسال کر دیں۔

-- ہر سوال کے نیچے جواب تحریر کرنے کے لئے چار سے پانچ لائنیں خالی چھوڑ دیں۔

سوال تحریر کرنے کے لیے لائن دار کاغذ استعمال کریں یا ٹائپ کر کے ارسال کریں۔

☆ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ کے سوالات آپ کو ارسال کردہ کورس سے متعلق ہوں۔

☆ غیر ضروری طویل اور بدخط سوالات یا ایسے سوال جو کورس کے تدریسی مواد سے نہ ہوں ان کے جوابات قابل ترجیح قرار نہیں پاتے۔

☆ جو اُمور جاری سبق میں زیر بحث نہیں آئے، اُن کے زیر بحث آنے کا انتظار کریں۔ بلاوجہ جلد بازی کا شکار ہو کر قبل از وقت سوالات ارسال کر کے اپنا اور ادارہ کا وقت اور توانائی ضائع نہ کریں۔

☆ سوالات ارسال کرنے سے قبل کورس خوب توجہ اور دل لگا کر پڑھیں۔

☆ آپ کوئی سوال یا کوئی اور بات پوچھنا چاہتے ہیں وہ خط کے ذریعے پوچھ سکتے ہیں۔ فون کے ذریعے اس سلسلے میں رابطہ لا حاصل اور بے مقصد ہوگا۔ وہ جو اس

والے سے ذاتی ملاقات کے طالب ہوں پہلے وقت لیں اور بتائے گئے طریقہ کار کی پابندی کریں۔ مزید تفصیل آگے چل کر آئے گی۔

سند

☆ کورس کی کامیاب تکمیل کرنے والے طالب علم کو ادارے کی طرف سے باقاعدہ امتحان کے بعد سند جاری کی جائے گی۔

امتحان/سوالنامے

☆ دوران کورس طالب علم کو اسباق کے علاوہ سوال نامے بھی ارسال کئے جائیں گے۔ یہ سوال نامے دو طرح کے ہیں۔

اول: وہ ہیں جو اس کورس میں شامل ہیں اور ان کا حل بھی کورس کا حصہ ہے۔

دوم: وہ ہیں جو اس کورس میں شامل نہیں لیکن اس کتابی کورس کو پڑھنے والا خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز سے مستفید ہونا چاہے تو ان کو مکمل کر کے طریقہ کار کے مطابق ادارے کو ارسال کر دے۔ ادارہ ان کو چیک کر کے طالب علم کو واپس کر دے گا۔ اور اس طور کوئی بھی طالب علم یہ جان سکے گا کہ اس کی عملی صلاحیت کس درجے پر ہے۔

☆ وہ طالب علم جو ان سوال ناموں اور کورس کے آخر میں پرچے کو کامیابی سے

پاس کرلیں گے صرف وہی سند کی حقدار ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ ادارے سے سند کے طالب ہوں اور اگر اِن کو سند درکار نہ ہو تو سوالنامے حل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ دوران کورس تمام تر تدریسی مواد، ادارہ طالب علموں کو فراہم کرے گا۔ البتہ جہاں ضروری ہوا، ادارہ ہذا کی دیگر امدادی کتب کا ذکر کیا جائے گا۔ یہ طالب علم پر منحصر ہوگا کہ وہ اِن کو مزید راہنمائی کے لیے پڑھنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ہمارا کام صرف نشاندہی اور درست سمت راہنمائی کرنا ہے، اس سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا آپ کی قسمت اور مرضی پر منحصر ہے۔

☆ مندرجہ بالا سہولتوں سے مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم اپنے آپ کو ادارہ کے ساتھ رجسٹر کروائے اس حوالے سے داخلہ فارم وغیرہ اس کتابی کورس کے آخر میں دیا گیا ہے اور ساتھ ہی مکمل طریقہ کار کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

خصوصی/ ذاتی راہنمائی

گو بالمشافہ یعنی ذاتی راہنمائی کا سلسلہ بذریعہ ڈاک کورسز کے طالب علموں کے لیے نہیں ہوتا۔ تاہم کچھ طلباء بعض اوقات خصوصی/ ذاتی راہنمائی کے طالب ہوتے ہیں یا اُن کے ذہن میں ایسے سوالات ہوتے ہیں جن کا وہ جواب چاہتے ہیں یا کورس سے متعلق کسی خاص موضوع پر تفصیلی/ اضافی راہنمائی کے طالب ہوتے ہیں یا کورس کے علاوہ کسی اور علم پر وضاحت درکار ہوتی ہے۔ سو ایسے طلباء جو ذاتی راہنمائی کے طالب ہوں اُن کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ درج ذیل طریقہ کار کی پیروی کر کے ذاتی طور

مومی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ ذاتی راہنمائی کے لیے پہلے سوالات کی فہرست ارسال کریں۔

☆ اگر ادارے نے خیال کیا کہ سوالات کی نوعیت واقعی ایسی ہے کہ طالب علم کو ذاتی راہنمائی کی ضرورت ہے تو پھر طالب علم کو ایک مقررہ وقت، لیکچر یا کلاس کے لیے دیا جائے گا اور اس حوالے سے ضروری طریقہ کار کی وضاحت بھی کر دی جائے گی۔ اس لیکچر سے نشست کے لیے مناسب ہدیہ ادا کرنا ہوگا۔

☆ طالب علم کو طے شدہ تاریخ اور وقت پر دفتر حاضر ہونا ہوگا۔ نہ حاضر ہونا موقع، وقت اور پیسہ برباد کرنے والی بات ہے اور دوبارہ وقت لینے کے لیے فرد کو پچھلی سطور میں تحریر کردہ تمام طریقہ کار کو دوبارہ اختیار کرنا ہوگا۔

☆ لیکچر یا نشست کا دورانیہ سوالات کے جوابات سے منسلک ہے۔

☆ وقت لیے بغیر لیکچر یا سوال جواب کی نشست کے بارے میں ملاقات کی کوشش بے مقصد ثابت ہوگی۔

☆ طلباء صرف انتہائی ضرورت کے وقت اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ دیگر مصروفیات کے باعث ہر طالب علم کو ذاتی راہنمائی دینے کے لیے وقت مختص کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ہاں باقاعدہ جماعت و کلاس کی شکل میں لیکچرز وغیرہ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆ بیرون ملک کے طلباء یا دور دراز کے علاقے کے طلباء جو خود نہ آ

سکیں وہ email کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔ رول نمبر کا حوالہ لازم دیں۔ ای میل درج ذیل ہے۔

kirathor@yahoo.com

☆ دوسرے مقامات پر لیکچر یا نشست کا بندوبست ہو تو بیرون شہر یا ملک بھی یہ امر ممکن ہے۔

☆ رول نمبر اور ای میل کی تفصیل داخلہ فارم پر ہے۔ جو اس کتابی کورس کے آخر میں دیا گیا ہے۔

☆ ہر طالب علم پر مندرجہ بالا طریقہ کار کی پابندی لازم ہے۔

خط و کتابت کا طریقہ کار

☆ جب بھی خط لکھیں رجسٹر ڈاک سے ارسال کریں اور جوابی لفافہ بھی لازم ارسال کریں۔

☆ ای میل صرف دیئے ہوئے پتہ پر کریں اور رول نمبر ضرور تحریر کریں۔

☆ عام ڈاک سے ارسال کردہ خط ادارہ کو نہ ملا تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

☆ خط کے بائیں کونے میں موٹے حروف میں "شعبہ کتابی کورسز" تحریر کریں۔

☆ جس صفحے پر خط لکھیں اس پر سب سے پہلے اپنا نام' پتہ' کورس اور

رول نمبر تحریر کریں۔

☆ کورس کے علاوہ کسی اور امر پر مشورہ یا وضاحت درکار ہو تو اس کو لفافے میں الگ کاغذ پر لکھ کر ارسال کریں۔ جوابی لفافہ لازم ہو۔

☆ داخلہ فارم کے نچلے حصے میں یہ ضرور تحریر کریں کہ یہ رقم آپ بطور رجسٹریشن فیس ارسال کر رہے ہیں۔ اپنا نام' رول نمبر' نام کورس اور سبق نمبر تحریر کرنا نہ بھولیں۔

☆ اس حوالے سے اختتامی تحریر میں تمام طالب علموں کو خصوصی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس بات پر یقین رکھیں کہ ادارہ خلوص قلب کے ساتھ آپ کی کامیابی چاہتا ہے۔ لیکن اس کامیابی کے لیے ادارے کو آپ کا تعاون حاصل ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہ تعاون قواعد کی پابندی کرنے اور اُس محنت سے مشروط ہے جو آپ اس کورس کو سمجھنے اور علم میں مہارت حاصل کرنے کے لیے کریں گے۔ تعاون کی دوسری کئی اشکال بھی ہیں لیکن ہمارے نزدیک تعاون کی سب سے بڑی حالت آپ کا ادارے کے ساتھ مخلص ہونا ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاشرتی مقام دیا ہے اس کے مطابق ادارے کی ترقی میں معاونت کرنا اور ادارے کو دوسرے لوگوں سے متعارف کروانا، ادارے کے رسائل مثلاً ماہنامہ ''راہنمائے عملیات''، ''خالد روحانی جنتری''، ''خالد ہندی جنتری''، سہ ماہی "Far-zoq" اور علوم مخفی پر ادارے کی شائع کردہ کتابوں کو ملنے جلنے والوں اور اس شعبے سے تعلق رکھنے والے

لوگوں تک بطور تحفہ یا تعارف پہنچاتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ادارے کے پُرخلوص تعاون کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنائیت اور خلوص کا اظہار کریں گے۔

ادارے کے ساتھ رجسٹر ہونے کے بارے میں تفصیلی معلومات اس کتابی کورس کے آخری صفحات میں دی گئی ہیں۔

علوم مخفی کی حقانیت

علوم مخفی کو عموی طور پر تو ہاتی علوم کی فہرست میں شامل کیا جاتا ہے۔ لوگ ان سے مستفید بھی ہوتے ہیں اور بے یقینی کا شکار بھی رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے علوم مخفی کمزور عقیدے، جاہل، ان پڑھ اور کمزور ذہن کے لوگوں کا پسندیدہ شعبہ نہیں ہے بلکہ علوم مخفی زندگی کی کٹھن اور مشکل راہ گزر پر راہنمائی فراہم کرنے والی روشنی کا پَرتو ہے۔ آج کی دنیا میں علم اعداد، نجوم، پیرا سائیکالوجی، ہپناٹزم اور دوسرے مخفی علوم پر لاتعداد ماہرین تحقیق کر رہے ہیں۔ بلکہ نجوم کے شعبے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی دنیا کی مختلف یونیورسٹیاں دے رہی ہیں۔ مغرب جن علوم پر تحقیق کے دروازے کھول رہا ہے، ان علوم کو ہمارے یہاں مذہبی و معاشرتی حوالے سے متنازعہ ثابت کر کے ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اگر ایک لمحے کے لئے یہ مان لیا جائے کہ ہمارے ملک میں لوگ جہالت اور

غربت کے باعث ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو مغرب میں جہاں تعلیم کی شرح سو فیصد کے قریب ہے، وہ لوگ کیوں ان علوم میں رغبت رکھتے ہیں اور کیوں ان میں اتنی تحقیق کر رہے ہیں؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد جو صاحب علم بھی اور صاحب مال بھی ہے وہ بھی ان علوم سے مستفید ہوتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مختلف قسم کے اعتراضات اِن علوم کے ساتھ ہمارے معاشرے میں رواج پاتے ہیں؟ روحانیات کا وجود تو اسلامی دنیا میں کسی نہ کسی شکل میں صدیوں سے قائم رہا ہے۔ نجوم، روحانیات، عملیات اور علوم مخفی پر مسلمان ماہرین کی تحریریں آج کی بات نہیں زمانہ قدیم سے یہ اپنا وجود رکھتی ہیں۔

بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے ان علوم کو یا تو غیر ماورائی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کیا کہ وہ انہیں سمجھ ہی نہ سکیں یا ہندوؤں کے ساتھ سینکڑوں سال رہنے کے بعد ان علوم کو انہی کی طرح بنیادی عقیدے میں شامل کرنے کی غیر شعوری کوشش کی اور اس کوشش نے اِن کو مذہب (اسلام) کے ساتھ تصادم کی راہ پر ڈال دیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ علم نجوم اور دیگر ایسے علوم ہندوؤں کے مذہبی عقیدے میں شامل ہیں۔ جس طرح ایران میں ستارہ پرست قوم کا حال تھا اسی طرح کم وبیش ہندوؤں کا بھی یہی حال ہے۔ جس طرح یونانی مشتری اور زہرہ کی دیویوں کی برتری کے قائل تھے، ہندومت بھی کچھ ایسے ہی نظریات کا حامل رہا ہے۔ اب سال ہا سال اِن کے ساتھ رہنے کے بعد جب ہم علوم مخفی کی بات کرتے ہیں تو اِن میں ہندو تصورات کا اثر بھی پایا جاتا ہے۔ یا اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ عام طور پر لوگ خالص علم کی بجائے

ہندو مزاج کے علم سے تعارف رکھنے کے باعث ان علوم کو غیر مذہب، شرک یا ایسی ہی کوئی شے خیال کرتے ہیں۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے ہندوؤں کی بہت سی مذہبی، روحانی اور معاشرتی رسومات کو شامل حال کر لیا ہے۔ شادی میں دلہن کے اوپر سے چاول پھینکنے کی رسم، مہندی، مائیوں، برات کا کھانا اور ایسی بے شمار تعداد اور سوم، بعد از مرگ جمعراتوں کے دن، ساتویں دن اور دسویں وغیرہ کھانے اور ختم۔ اس طرح کی دیگر رسومات کیا اپنے اصل میں اسلامی ہیں؟ یہ ایک طویل بحث ہے جس کی یہ جگہ نہیں۔ مقصد صرف یہ بیان کرنا تھا کہ ہمارے ہاں علم نجوم، روحانیات، تصوف اور دیگر تمام علوم بھی اسی طرح ہندوؤں کے اثرات کی کچھ نہ کچھ سند لیے ہوئے ہیں۔ جس کو قبول کرنے والے غلط ہیں نہ کہ علم بذات خود غلط ہے۔

بطور مسلمان ہمیں نہ کواکب کو خدا ماننا ہے اور نہ ان کو کرتا دھرتا۔ دراصل جب تک وحدانیت کا تصور آپ کے اندر واضح نہ ہو گا تو آپ اگر ستاروں کو خدا مانیں یا نہ مانیں، قدرت کی مختلف حالتوں مثلاً جانوروں اور انسانوں کو خدا ماننے لگ جائیں گے۔ ان ہی کو ہر امر کا کرتا دھرتا سمجھ لیں گے اور ان ہی کو نجات دھندہ خیال کریں تو بھی شرک میں ہی داخل ہو رہے ہیں۔ سو مسئلہ نجوم یا ستارہ پرستی کے ساتھ نہیں، کہیں اور ہے اور اس پر ہمیں تفکر کرنا ہے۔

ہمارے ہاں ان علوم کی مخالفت کی ایک بڑی رو مذہبی علماء کی طرف سے آتی ہے۔ یہاں سب کے بارے میں تو نہیں البتہ کئی ایک مکاتب فکر کے علماء پامسٹری، نجوم، اعداد، عملیات اور جفر وغیرہ کو غیر اسلامی بلکہ اسلام سے متصادم سمجھتے ہیں۔ البتہ بعض مکتبہ فکر اس حوالے سے اعتراضات نہیں رکھتے یا اگر رکھتے ہیں تو شدت کے ساتھ ان کی

مخالفت نہیں کرتے، اور کچھ اِن کو قیاسی علوم کے زمرے میں داخل کر کے مستفید ہونے کو غیر شرعی خیال نہیں کرتے۔

اس سارے مسئلے کو سمجھنے کے لئے ہمیں پہلے کچھ خاص سوال قائم کرنے ہوں گے اور ان کی بنیاد پر سارے مسئلہ کا جائزہ اس طرح لینا ہوگا کہ ہمارا کام اسلام سے متصادم نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ بطور مسلمان آخر ہمیں اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال و افعال کی جوابدہی کے مرحلے سے گزرنا ہے، تو کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم آنے والے کل کی تیاری اس طرح سے کریں کہ کل پسینے سے شرابور اللہ کے حضور جواب دہ نہ ہونا پڑے۔

ماسوائے عملیات کے دیگر تمام علوم مخفی بنیادی طور پر پیش گوئی کے نظام سے منسلک ہیں۔

کل کیا ہو چکا ہے؟

یہ تو ہر ایک جانتا ہے لیکن شائد نہیں!

کل کیا ہوا!

آپ کو تو صرف اپنی ذات کے حوالے سے آگاہی ہے!

کل کیا ہوگا؟ آپ کو معلوم نہیں!

لیکن شاید معلوم ہے، کل کیا ہوگا!

اسلام کے حوالے سے جب عالم دین، علم نجوم و دیگر پیش گوئی کرنے والے علوم کی مخالفت کرتے ہیں تو ان کے پیش نظر بنیادی طور پر یہ بات ہوتی ہے کہ آنے

والے کل میں کیا ہوتا ہے،اس کا علم صرف اور صرف ذات الٰہی کے ساتھ منسلک ہے اور انسان کو اس سے کیا آگاہی ہوسکتی ہے۔ اگر اس بات کا گہرائی میں جا کر جائزہ لیا جائے تو یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ اللہ ہی ہے جو جانتا ہے کہ آنے والے کل بلکہ آنے والے ہزاروں سالوں میں کیا ہوتا ہے۔ انسان کی سوچ کی پرواز اس حوالے سے انتہائی محدود ہے وہ اتنی دور کا سوچ ہی نہیں سکتا تو آنے والے کل کے بارے میں بتائے گا کیا؟

علمائے اکرام کے اعتراض کے حوالے سے اگر ہم اس معاملے کا بغور جائزہ لیں تو معلوم یہ ہوگا کہ انسان آنے والے کل کے بارے میں کیا، بلکہ گذرے ہوئے کل کے بارے میں بھی نہیں جانتا کہ کیا کچھ دنیا میں رونما ہوا ہے۔

دنیا کو چھوڑیں وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ اس کے گھر سے نکلنے کے بعد اس کے بیوی بچے کس حال میں ہیں؟

اس کا مطلب کیا ہے؟

انسان نہ صرف مستقبل سے ہی نہیں ماضی اور حال کے حوالے سے بھی بے خبری اور لاعلمی کا شکار ہے۔

گھر سے نکلنے کے بعد۔۔۔۔ تو ایک دور کی بات ہے۔ اگر حقیقت کی آنکھ سے دیکھا جائے تو فرد گھر میں ہوتے ہوئے بھی مکمل طور پر نہیں جانتا کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے؟ بیوی کیا کر رہی ہے؟ بچی کیا کر رہی ہے؟ بیٹا کیا کر رہا ہے؟ گھر کے کس کمرے میں کیا ہو رہا ہے؟ باورچی خانہ میں کون ہے اور کیا کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ؟

یہاں ہمیں کچھ رک کر واپسی کا سفر اختیار کرنا ہوگا۔

یہ جو میں نے پچھلی سطور میں لکھا کہ '' کل کیا ہو چکا ہے یہ تو ہر ایک جانتا ہے

لیکن شاید نہیں: "کل کیا ہوگا"۔ آپ کو تو صرف اپنی ذات کے حوالے سے آگاہی ہے"۔

اس کا مطلب کیا ہے؟

دراصل ہر وہ امر جو آپ کے سامنے ہے وہ آپ کے لئے حاضر اور جو سامنے نہیں ہے وہ آپ کے لئے غائب ہے۔

سو یہ کہنا کہ کل کیا ہوگا اللہ تعالیٰ جانتا ہے، نامکمل اور غلط ہے۔

درست یہ ہے کہ اب کیا ہو رہا ہے۔ کل کیا ہو چکا ہے اور آنے والے کل کیا ہونے والا ہے۔ درحقیقت اللہ جانتا ہے۔

یہ امر اس قدر وسعت کا حامل ہے کہ آج کو جاننے والا اور ماننے والا بھی بالکل اُس فرد کی طرح جھوٹا ہے جو آنے والے دن اور گزرے دن کو جاننے کا دعوٰی دار ہے۔

جب آپ صرف یہ کہتے ہیں کہ آنے والے کل کے بارے میں اللہ جانتا ہے تو آپ اللہ کی طاقت کا غلط اندازہ لگاتے ہیں۔ انسان مکمل طور پر نہ تو اپنے حال سے واقف ہے اور نہ ماضی سے اور نہ مستقبل سے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک طرف لاتعداد طاقتوں سے نوازا ہے تو دوسری طرف اس کی طاقتوں کو بہت حد تک محدود بھی کر دیا ہے اور بے اختیار بھی اسی طرح کر دیا جس طرح اس کو بااختیار کیا ہے۔

اس طرح کی بحثوں کی ایک بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت کا غلط بلکہ بے ہودہ سوچ کے ساتھ اندازہ لگایا جاتا ہے۔

اللہ خالق ہے،

اور انسان مخلوق۔

میرے یقین کے مطابق وہ فرد ہی بے وقوف ہے جو خالق اور مخلوق کو کسی بھی

پاڑے میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ مخلوق کی کبھی یہ قدرت ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ خالق کا مقابلہ کر سکے۔

دوبارہ اس بات کو سمجھیں، بات ہے ہی توجہ طلب، آپ جس وقت بیٹھے یہ سبق پڑھ رہے ہیں تو ایک قوی یقین یہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ حال سے واقف ہیں۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

آپ کے آس پاس کیا ہو رہا ہے؟ آپ کی پیٹھ کے پیچھے کیا ہو رہا ہے؟ آپ کی نظر جس طرف نہیں اس طرف کیا ہو رہا ہے؟ آپ کے کمرہ کے باہر آپ کے گھر میں کیا ہو رہا ہے، گھر سے باہر محلے میں کیا ہو رہا ہے اور محلے سے بڑھ کر آگے کیا ہو رہا ہے؟

کیا آپ واقعی جانتے ہیں کیا ہو رہا ہے؟

فوری طور پر تو آپ جواب دے سکتے ہیں، ہاں میں جانتا ہوں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنا آپ تفکر کریں گے اتنا آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نہیں جانتے۔ بلکہ آپ شاید کچھ بھی نہیں جانتے۔ یہاں تک کہ حال کبھی بھی مکمل طور پر آپ کے احاطہ علم میں نہیں آ سکتا۔ حال کی وسعت آپ کی اور میری سوچ سے وسیع تر ہے۔

سو یہ فلسفہ ہی غلط ہے کہ مستقبل شناسی ممکن ہی نہیں یا غلط ہے یا مذہب سے متصادم ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ حال شناسی اور ماضی شناسی بھی ممکن نہیں۔ انسان لامحدودیت سے زیادہ محدودیت پر مبنی ہے یہی محدودیت اپنی پہچان کی تلاش میں اس کو لامحدودیت کی طرف لے جاتی ہے، تصادم وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں انسان شریعت پر

طریقت حقیقت پر تصور کتاب الہی پر علم ذاتی کو عقل کی بجائی اندھی تقلید کو اپنا شعار بنا لیتا ہے اور پتھر کی بجائے انسانی بتوں کو پوجنا شروع کر دیتا ہے۔

علوم مخفی ایک اشاراتی زبان ہے۔ ایک قیاسی جائزہ ہے۔ کائناتی حکمتوں کو سمجھنے اور ان سے احکام اخذ کرنے کا منبع ہے۔ خالق کائنات کی عظیم تخلیق میں ایک ذرہ ریت سے بھی کم تر حیثیت کے ساتھ۔

سو کوئی بھی بڑے سے بڑا ماہر نجوم ماہر عملیات ماہر روحانیت پیر فقیر وغیرہ حتمی حکم بیان نہیں کر سکتا۔ یہ امر صرف اور صرف اللہ تعالی کے لیے مختص ہے۔ آپ صرف اپنے علم کی بنیاد پر بات کر سکتے ہیں۔ آپ صرف جز ہیں کل نہیں۔ سو علوم مخفی کو زندگی کی حقانیت کو سمجھنے کے لیے استعمال کریں۔ اس کو خدائی علم یا خدائی طاقت کے حصول کا ذریعہ یا اس کا پرتو خیال نہ کریں، تو آپ درست راستے پر ہیں ورنہ غلط۔ یاد رکھیں نہ آپ عقل کل ہیں نہ مختار کل۔ عقل بھی محدود ہے اور اختیار بھی۔

اور اگر تفکر کریں تو محدودیت بھی لامحدودیت پر محیط ہے۔ بشرطیکہ سمجھ آئے۔

یہ موضوع علوم مخفی کے حوالے سے صد درجہ اہمیت کا حامل ہے۔ سو بحث یہاں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ یہ آپ پر بھی لازم ہے کہ ان امورات کو سمجھیں اور اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر اس موضوع کو سمجھنے کی کوشش کریں اور کچھ نوافل آپ بھی ادا کریں ہم نے اپنے حصے کے فرائض ادا کرنے کی پوری سعی کی ہے۔

ہاں ابھی بھی آپ کا کوئی سوال ایسا ہو جس کا جواب اوپر نہ آیا ہو تو ضرور تحریر کریں۔ انشاء اللہ اختتام کورس تک کے دورانیے میں کہیں نہ کہیں اس پر بات کرنے کی کوشش کریں گے۔

تعارف متفرق علوم مخفی

علوم مخفی سے اپنی طویل رفاقت کے دوران میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ اس شعبہ میں داخل ہونے والے خواتین و حضرات حقیقی معنوں میں یہ بھی نہیں جانتے کہ اعداد، عملیات، جفر یا نجوم وغیرہ میں باہم فرق کیا ہے؟

کیا یہ ایک ہی علم کے متفرق نام ہیں یا ناموں کی طرح الگ الگ ہیں؟

ان کا طریقہ کار ایک سا ہے یا فرق ہے؟

ان میں باہم کوئی ربط ہے یا یہ ایک دوسرے سے بالکل کٹے ہوئے ہیں؟

بہت سے لوگ جب بات کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ تمام علوم کو ایک جانتے ہوئے بیک وقت سیکھنے یا سمجھنے کے طالب ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی غلط فہمی ہے جس کا آگے بڑھنے سے قبل ازالہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر آپ نے اُس کورس کا انتخاب کر لیا ہے جو درحقیقت آپ کی منزل نہ تھا تو اب اس سے آگے مزید وقت ضائع

نہیں ہوگا اور آپ اپنے مطلوبہ کورس کی طرف رُخ کر سکیں گے۔

آیئے آپ کو اس سلسلے میں بنیادی معلومات فراہم کریں تاکہ ان علوم کے بارے میں ایک عمومی نقشہ آپ کے ذہن میں بن سکے اور ان کے باہم امتزاج و اختلاف کو آپ سمجھ سکیں اور درست منزل کا انتخاب کر سکیں۔ یہاں پر تمام مخفی علوم کو تو بیان نہیں کر سکا کیونکہ ان کی فہرست بہت طویل ہے تاہم زیادہ مروج اور مشہور کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

لوحِ استخارہ

یہ لوح کسی بھی ضرورت یا کام کا استخارہ کرنے کے لیے مفید ہے۔ بعض دفعہ انسان دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے کہ وہ ادھر جائے یا اُدھر جائے۔ جب فیصلہ کرنا بہت مشکل اور ضروری بھی ہو تو ایسے حالات میں اس سے استخارہ و فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کو ہر کام میں استخارہ کے لیے کیا جا سکتا ہے سو آپ حسب منشاء کسی بھی سوال کے جواب کے لیے اطمینان قلب سے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کو درست جواب حاصل کرنے میں حد درجہ معاون ثابت ہو گی۔

اعداد

اعداد کا علم شاید دیگر تمام علوم سے قدیم ہے۔ کہتے ہیں انسان کا علمی ارتقاء اشکال اور پھر حروف سے شروع ہوا۔ اس ارتقاء کے منازل میں سے ایک اہم ترین اعداد کا علم ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے کہ خود پہلا حرف ہر زبان میں بمعہ اشارتی زبان کے واحد اور منفرد حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کو "1" بھی کہا جا سکتا ہے۔ علم الاعداد میں بنیادی طور پر دو طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔

اول:

اعداد کا براہ راست استعمال جیسے کہ فرد یا ملک کی تاریخ پیدائش وغیرہ۔

دوم:

اعداد کا بالواسطہ استعمال، جیسے کہ حروف کو اعداد میں تبدیل کرنا اور

پھر ان سے کام لینا۔

علم الاعداد میں ہر عدد ایک خاص معنی لئے ہوئے ہے۔ اعداد کی اس خاصیت سے ہم کئی طریقوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلی بحث تو اعداد کے اسباق میں آئے گی۔ یہاں اتنا ہی سمجھ لیں کہ اعداد اور حروف کا یہ امتزاج علم الاعداد کی روح ہے۔ کسی بھی فرد یا کسی بھی امر پر پیش گوئی کیلئے اعداد کی جادوگری سے راہنمائی لی جاتی ہے۔ اس علم میں فرد یا کسی اور شے کے بارے میں آپ حکم بیان کرنا چاہتے ہیں تو اس کا نام بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ساتھ ہی اس فرد کی تاریخ پیدائش بھی خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ فرد کے نام کے اعداد اور تاریخ پیدائش کے اعداد کی بنیاد پر اعداد کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔

علم اعداد میں بنیادی طور پر فرد کے نام اور تاریخ پیدائش اور اسی طرح سوال وغیرہ کو اعداد کی شکل میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے الفاظ اور حروف پیچھے رہ جاتے ہیں اور اعداد حاکم بن جاتے ہیں اور راستہ دکھانے کا باعث بنتے ہیں۔

اعداد کے موضوع پر "خزینہ اعداد" کے نام سے کتاب تحریر کی گئی ہے جو بہت جامع اور عددی اُصول وقواعد کا خزانہ ہے۔

پامسٹری

پامسٹری یا علم دست شناسی اپنے پیش رو سے بالکل مختلف علم ہے۔ اس علم میں ہماری حسابی بنیاد ہاتھ پر قائم ہوتی ہے۔ اس میں نہ ہمیں فرد کے نام کی ضرورت ہوتی ہے نہ تاریخ پیدائش کی۔ اگر ضرورت ہوتی ہے تو صرف اور صرف فرد کے ہاتھوں کی۔ علم دست شناسی میں پیشن گوئی یا حکم بیان کرنے کے لئے فرد کے ہاتھوں کی لائنیں، اس کے ابھار اور ہاتھ کی ساخت بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ تاہم حرف عام میں ہاتھ کی لائنوں کے علم کو دست شناسی یا پامسٹری کہا جاتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی دست شناس بننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہاتھ کی لکیروں کے ساتھ ساتھ ہاتھ کی جلد اور ساخت کو بھی لازم طور پر مد نظر رکھا جائے۔

یوں سمجھ لیں کہ علم دست شناسی میں ہاتھ مکمل طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ہاتھ کے ناخن، بال، اس کی رنگت، لکیروں کی ساخت و تعداد، انگلیوں، انگوٹھا، جلد غرضیکہ جو

بھی چیز آپ کے ہاتھ کا حصہ ہے دراصل وہ علم پامسٹری کا حصہ ہے۔

انسانی زندگی میں پیش آنے والے تمام تر معاملات مثلاً روزی، روٹی، شادی، صحت، بیماری، سفر، شریک حیات وغیرہ انسانی ہاتھ پر لکیروں وغیرہ کی مدد سے استخراج کیے جاتے ہیں۔ تعیین وقت کا حساب بھی یہاں ہی سے ہوتا ہے۔

پامسٹری پر ایک کتاب ''اسباق دست شناسی'' کے نام سے تحریر کی گئی ہے اور ادارہ سے طلب کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ پامسٹری پر ''راہنمائے دست شناسی'' کے نام سے تفصیلی اور جامع کتاب شائع کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں علم پامسٹری کے تمام رموز کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

ساعات

علم ساعات کی تاریخ شاید اس وقت سے بہت زیادہ قدیم ہے جب انسان نے وقت کی باقاعدہ تقسیم کو اپنایا، اس وقت ہی ساعات کا علم کسی نہ کسی شکل میں وجود میں آ گیا ہوگا۔ قدیم ساعات کا بنیادی علم ایک ڈھیلے ڈھالے نظام پر مشتمل تھا۔ تاہم آج کا علم ساعات حد درجہ ترقی یافتہ اور منٹوں تک کی تقسیم کی اہمیت کا علم بردار ہے۔ علم ساعات بنیادی طور پر وقت کی تقسیم کا ایک خاص نظام ہے۔ اس میں سائل کے سوال کا جواب دینے کیلئے نہ ہمیں تاریخ پیدائش اور نہ ہی ہاتھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صرف گھڑی پر ایک نظر ڈالیں اور یہ دیکھیں کہ کون سی ساعت جاری ہے۔ پس سائل کے سوال کا جواب دے دیں۔

علم ساعات ہے کیا؟

علم ساعات میں ہم دن اور رات کو بارہ یا سات برابر حصوں میں تقسیم کر دیتے

ہیں۔ ہر دن ایک خاص ستارے کے تحت ہوتا ہے اسی طرح دن کے مختلف حصے بھی کسی ستارہ کے تحت ہوتے ہیں۔ بس ان دونوں ستاروں کا باہمی متوقع ردعمل ہمارے سوال کے جواب کو استخراج کرنے کا باعث بنتا ہے۔ دیگر تمام معاملات اور سوالات کا جواب بھی اس ہی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔

ساعتوں کے حساب کو ایک دفعہ سمجھ لیا جائے تو پھر لمبے چوڑے حساب کی ضرورت نہیں ہوتی اور فرداً ساتی سے ذہن میں حساب رکھ کر بظاہر بلا حساب سائلین کے سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا علم ہے جس کو زمانہ قدیم سے پیر، فقیر اور روحانیت یا طلسماتی و عجیب و غریب قوتوں کا حامل ہونے کے دعوی دار استعمال کرتے رہے ہیں۔ اس حوالے سے یہ مقام بحث نہیں، انشاء اللہ اس کی وضاحت متعلقہ کورس میں کی جائے گی۔

''ساعات حقیقی'' کے نام سے کتاب شائع کی گئی ہے جس میں زمانہ قدیم سے مروج ساعتوں کے مختلف نظاموں کے بیان کے ساتھ خصوصی طور پر سات کواکب کی بنیاد پر قائم ایک قدیم ساعتی طریقہ کو بیان کیا گیا ہے، اس میں ساعتوں کی تعداد بارہ کی بجائے سات ہوتی ہے۔

عملیات

عملیات کا علم زیر بحث تمام علوم سے ایک خاص حوالے سے مختلف ہے۔ زیادہ تر زیر بحث علوم بنیادی طور پر پیش گوئی کے علوم ہیں اور اپنے دائرہ کار کے اندر متفرق انسانی مسائل پر بحث کرتے ہیں جبکہ عملیات کا علم ان مسائل اور معاملات زندگی کے روحانی و عملیاتی حل کا علم ہے جو فرد کو درپیش آتے ہیں۔ کوئی آدمی صحت کا طالب ہے امراض کا شکار ہے، روزگار نہیں مل رہا، نوکری میں ترقی نہیں ہورہی، عمر گزرتی جارہی ہے شادی نہیں ہورہی ہے اور اگر شادی ہوگئی ہے تو ازدواجی مسائل ختم نہیں ہورہے، ایسے ان لاتعداد مسائل کا روحانی حل علم عملیات کے تحت آتا ہے۔ گو ان مسائل کو حل کرنے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے تاہم ایک آدمی اس شعبے میں اپنی خاص مہارت کے حوالے سے لوگوں کو مسائل کے حل کی درست اور بہتر راہنمائی کر سکتا ہے۔ عملیات کے شعبے میں نقوش' اسمائے حسنہ اور قرآنی آیات وغیرہ کی مدد سے ہم فرد کے

مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کون سی آیت یا کون سی سورۃ یا کون سا اسم الٰہی یا کون سا نقش کس امر میں مفید ہے، کس میں بے مقصد اور کس میں نقصان کا باعث ہو سکتا ہے جیسے معاملات کی آگاہی صرف اور صرف علم عملیات کے حصے میں آتی ہے۔

جہاں تک تعویذات و نقوش وغیرہ کا تعلق ہے یہ بھی قدیم اقوام اور مذاہب میں مروج رہے ہیں۔ گو کہ بہت سے لوگ اس کو ایک مکمل اسلامی نظام خیال کرتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ نقوش کا علم انتہائی قدیم ہے۔ فرق یہ پڑا ہے کہ عبرانی اور دوسری زبانوں کی بجائے عربی اور آیات قرآنی لے کر اس کو ایک اسلامی مزاج بخشا ہے۔ اس شعبہ میں داخل ہونے والے کچھ اصحاب کے لیے یہ بات ہضم کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن میرا مشورہ ہے آپ آنے والے دنوں میں اس علم کی بنیاد پر ریسرچ کریں اور اس کی ابتدائی بنیاد تک جانے کی سعی کریں۔ از خود تاریکی کے پردے ہٹتے جائیں گے اور روشنی آپ کے ذہن کو منور کر دے گی۔ اس حوالے سے اگر موقعہ ملا تو عملیات کی قدامت کے حوالے سے مزید بات کریں گے۔ ہاں اگر چاہیں تو ادارہ راہنمائے عملیات نے جو قدیم کتب غیر ملکی زبانوں میں فراہم کی ہیں ان کو پڑھیں۔ کیونکہ اردو زبان میں اس حوالے سے موثر کتاب میری نظروں سے نہیں گزری، تاہم دیگر زبانوں میں آپ کو ایسی کتب مل جائیں گی جن میں چاروں بڑے فرشتوں کے ناموں کا ذکر ہوگا۔

علم عملیات پر درج ذیل کتب تحریر اور شائع کی گئی ہیں۔

عملیات اسمائے ربی

روحانی مشورے

تسخیر موکلات و حاضرات

علم الحروف

راہنمائے عملیات

مفتاح الرموز واسرار الکنوز

السحر الاحمر

السحر العجیب (اول)

السحر العجیب (دوم)

السحر العجیب (سوم)

سحر بارنوخ

مجربات خالد

مسائل کا روحانی حل

آسان عملیات

شفائے امراض

خاص نمبر

طلسمات زہرہ

بحر الغرائب

اصول وقواعد عملیات

غایۃ الحکیم

عملیات شفق رامپوری

حروف نورانی

کتابی کورس علم عملیات (حصہ اول، دوم)

کتاب کورس علم عملیات (حصہ سوم)

جواہر السامہ

کئی ایک کتب اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ تفصیل کے لیے آپ ہماری ویب سائٹ www.khalidrathore.com یا ہر ماہ شائع ہونے والے ماہانہ ''راہنمائے عملیات'' کا مطالعہ کریں۔

حاضرات

حاضرات و تسخیر وغیرہ جیسے علوم، علم عملیات کی شاخیں ہیں اور بنیادی طور پر ان عمومیات کی مظہر ہیں جو ان کے ناسوں کا براہ راست پرتو ہے۔ تاہم عمومی عملیات اور ان علوم میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ان علوم میں مختلف غیر مرئی مخلوقات کو حاضر کرنے یا تسخیر کرنے یعنی ان کو مطیع و فرمانبردار یا غلام بنانے کی سعی چلہ کشی اور توجہ وغیرہ سے کی جاتی ہے اور پھر ان سے سائلوں کی ضرورت یا حسب منشاء کام لیے جاتے ہیں۔

بعض صورت میں عامل خود بھی ان کا غلام بن سکتا ہے۔ دراصل فرد پر جب ان غیر مرئی مخلوقات سے کام لینے یا ان سے ربط یا ان سے کسی طور مستفید ہونے کا تصور ہو تا ہے تو وہ ایسے اعمال اور عبادات میں داخل ہو جاتا ہے جو غیر مرئی مخلوق کی تسخیر کی جائے خود اس کی تسخیر پر مبنی ہوتے ہیں اور یوں وہ ان کا آلہ کار بن جاتا ہے۔ اس صورت حال کی اور بھی کئی حالتیں ہیں جن میں سے ایک نمایاں یہ ہے کہ تصور اس قدر

قوت کے ساتھ عامل پر غالب آ جاتا ہے کہ وہ خود ہی عامل اور خود ہی معمول بن جاتا ہے۔ ہاں اپنی سمجھ کے مطابق وہ یہی خیال کرتا ہے کہ وہ غالب ہے اور مخلوق مغلوب۔ یہ صرف غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں۔

ان مخلوقات سے کام لینے کے بارے میں لاتعداد قاعدے ملتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر مواد فرضی اور داستانی طرز کا ہے۔ درحقیقت یہ ایک حد درجہ مشکل اور خطرناک علم ہے اور انتہائی کم لوگ ہی اس میں کامیاب یا جزوی کامیاب ہوتے ہیں۔ ہاں دعوے کرنے والے لاتعداد مل جاتے ہیں۔ حاضرات وغیرہ کا زیادہ تر کام دھوکہ اور فراڈ پر مبنی ہے۔ بہت ہی شاذ و نادر ایسی صورت ملی ہے جس کے حقیقت ہونے پر گمان ہو۔ اس بارے تفصیل اس موضوع کے کورس یا کتاب میں تحریر کی جائے گی۔

تسخیر حاضرات و جنات وغیرہ کے حوالے سے مختلف چلے کیے جاتے ہیں جو کافی لمبی پڑھائی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بعض میں دیوی دیوتاؤں کو بھی تسخیر کیا جاتا ہے اور بعض میں خاص نام کی حامل پریوں اور دیگر مخلوقات کو حاضر و تسخیر کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف قسم کے چلے وغیرہ کرنے کے علاوہ بعض شدید نوعیت کے عمل قبرستان وغیرہ میں بھی کیے جاتے ہیں، جن میں جان جانے کی صورت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جان کا خطرہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے اعمال اپنے اندر خالصتاً غیر اسلامی اور مشرکانہ نوعیت رکھنے کے باعث عامل کو مذہب اسلام سے خارج کرنے اور مشرک و کافر بنانے کا باعث بنتے ہیں۔ ان اعمال کی عبارت یا بذات خود تمام عمل کا جائزہ اگر سچے دل و دماغ کے ساتھ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کہیں نہ کہیں ان اعمال میں

ایسے اور مقصد ہیں جن میں ان مخلوقات کو غالب مانا جاتا ہے اور اللہ کی بجائے ان کی تکمیل کا مظہر ان کو خیال کیا جاتا ہے جو کہ اللہ کی واحدنیت کے تصور کی نفی ہے۔ کوئی بھی مرئی یا غیر مرئی مخلوق احکام الٰہی میں تصرف کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اس قسم کے نظریات شرکیہ اور شریعت کے خلاف ہیں۔ ایمان کی سلامتی کے ساتھ کسی بھی عمل کا امر لازم ہے۔ جو لوگ تسخیر کے اس قدر دیوانے ہوتے ہیں کہ ہر کام کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں وہ اس کی قیمت دنیا اور آخرت دونوں میں ادا کرنے کے سزاوار ہوں گے۔

اس موضوع پر ایک خاص کتاب جو اپنی جامعیت اور مواد کے برحق ہونے کی مظہر ہے "تسخیر موکلات و حاضرات" کے عنوان سے شائع کی گئی ہے۔

تسخیر حاضرات وموکلات و جنات کتابی کورس اس حوالے سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

جفر

ہمارے ہاں عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ عرب وہ قوم ہے جس نے قبل از اسلام حروف کی عددی قیمتیں وضع کیں۔ یعنی "ا" کو "1" ب کو "2" اور اس طرح تمام حروف تہجی سے خاص عددی قوتیں منسوب کیں اور اس سے ہی علم جفر کی ابتدا ہوئی۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں میں یہ علم پہلے سے ہی کافی ترقی یافتہ شکل میں موجود تھا۔ عربوں نے اس کو مزید نکھارا۔ پاک و ہند، مصر اور ایران وغیرہ میں بھی اس حوالے سے کافی کام کیا گیا ہے۔

قدیم اقوام نے جو کام حروف کو اعداد اور اعداد کو حروف میں بدلنے کے فن کو مروج کیا تھا اب ترقی یافتہ شکل میں ہمارے سامنے ہے۔

علم جفر کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اول اخبار

دوم آثار

اخبار

علم جفر کی زیادہ مانگ اس کے شعبہ اخبار کے حوالے سے ہے۔ اس شعبے میں
کسی سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے اس کو مستحصلہ کا
نام دیا جاتا ہے۔ اس وقت لوگوں کے پاس مستحصلہ جات کی کل تعداد لاکھوں سے اوپر
چلی جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے 99.99 فی صد مستحصلہ جات ناقص
اور نام نہاد جفاروں کے ذاتی استخراج کردہ ہیں، جن کا مقصد صرف اور صرف شہرت کا
حصول ہے۔ جبکہ حقیقی مستحصلہ جات آٹے میں نمک سے بھی کم والی تعداد میں ہیں۔
جب کہ لاحاصل اور تجربے پر پورا نہ اترنے والے مستحصلہ جات کی ایک عظیم لائبریری
بن سکتی ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بغرض اشاعت و نام، نت نئے مستحصلہ جات تخلیق
ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے تفصیلی بحث آپ کو علم جفر کے حصہ اخبار پر ہمارے
دوسرے کتابی کورس میں مل سکتی ہے۔ تاہم اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ سچ ناپید ہے، بس
ملاوٹ اتنی ہے دودھ میں پانی کی بجائے پانی میں چند قطرے دودھ ڈال کر اس کو دودھ
کہا جا رہا ہے اور اس پانی کے خالص دودھ ہونے پر زور بھی دیا جاتا ہے۔

آثار

جفر کے شعبہ آثار میں مسائل کے حل کے لئے کام کیا جاتا ہے۔ جفر کا یہ شعبہ

علم عملیات کی ہی ایک شکل ہے۔ اس کے مقاصد بھی وہی ہیں جو کہ علم عملیات کے ہیں۔ ہمارے کورس کے حوالے سے یہ شعبہ علم عملیات کے تحت آئے گا۔ کیونکہ اس میں علم عملیات سے فرق کچھ نہ ہے۔ عملیات اور عملیات جفر میں تفریق اور اختلاف کو مکمل طور پر الگ الگ بیان کرنا مبنی بر حقیقت نہیں۔ اس وجہ سے اس کو عملیات کے عنوان کے تحت ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

مستحصلہ کے حوالے سے صرف ایک کتاب دستیاب ہے جس کا نام مستحصلہ قادر الکلام ہے۔ عملیات کے حوالے سے کتب کا بیان علم عملیات کے تحت آ چکا ہے۔

علم نجوم

علم نجوم میں بنیادی طور پر کسی فرد کی پیدائش کے وقت آسمان کی کواکبی حالت
ے مدنظر زائچہ استخراج کیا جاتا ہے۔ اس زائچے کی بنیاد پر فرد کے حالات زندگی یا کسی
وال کا جواب یا کسی کے حالات یا دیگر کسی بھی امر کے بارے میں پیشن گوئی کی جاتی
ہے۔ علم نجوم میں زائچہ سازی کے لئے فرد کی تاریخ پیدائش، مقام پیدائش اور جس خاص
وقت اس کی پیدائش ہوئی ہے اس کا درست تعین ضروری ہے۔ نجوم میں تمام تر کام کی
بنیاد زائچہ پر ہے اور زائچہ بنانے کے لئے ان تینوں امور کا بالکل درست معلوم ہونا امر
لازم ہے۔ دراصل، وقت، علم نجوم میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ کسی ایک دن
طالب کی عمومی پوزیشن میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا ماسوائے قمر کے' کہ یہ انتہائی تیز
رفتار ہے اور اپنی پوزیشن تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اس لئے دو افراد کے زائچوں میں فرق
نے کے لئے ان کا درست وقت معلوم ہونا از حد ضروری ہے۔ لیکن درجاتی فرق

بہت اہم اور نمایاں ہو جاتا ہے۔ گو نجوم میں زائچہ سازی/ احکام بیان کرنے کے حوالے سے بہت سے قواعد ہیں تاہم ان پر تفصیلی بحث ان کے مقام یعنی علم نجوم کے کورس میں ہی آپ کو مل سکے گی۔

علم نجوم کو کئی شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ تفصیلی احکام لیے ہوئے ہوتی ہے۔ ان میں سے چند کا ذکر کچھ یوں کیا جا سکتا ہے۔

- پیدائشی نجوم
- ملکی نجوم
- طبی نجوم
- سیاسی نجوم
- معاشی نجوم
- موسمی نجوم
- جنسی نجوم

علم نجوم کے موضوع پر اب تک درج ذیل کتاب کی اشاعت الحمد اللہ ہو چکی ہے۔

- راہنمائے علم نجوم (اول)
- راہنمائے علم نجوم (دوم)
- ہندی نجوم
- آپ کا برج
- راٹھور وقتی نجوم

- احکام النجوم (وقتی نجوم)
- کتاب الرمل، کواکب بروج وساعات
- دس سالہ جنتری (2001-2010)
- راٹھور تسویۃ البیوت (لگن سارنی تمام دنیا کی)
- راٹھور 60 سالہ تقویم (1940 تا 2000)
- راٹھور 50 سالہ تقویم (2001 تا 2050)

مندرجہ ذیل جرائد بھی نجومی وعملیاتی حوالے سے قابل قدر مواد لیے ہوئے ہوتے ہیں۔

خالد روحانی جنتری (سالانہ)

خالد ہندی جنتری (سالانہ)

راہنمائے عملیات (ماہنامہ)

قیافہ شناسی

قدیم ترین اور مستند ترین علوم کی فہرست میں اگر قیافہ شناسی کو شامل نہ کیا جائے تو اس سے بڑی کوئی اور غلطی نہ ہوگی۔ قیافہ شناسی سے مراد چہرے مہرے سے فرد کی شخصیت اور قسمت کا حال بیان کرنا۔

قیافہ شناسی کو وسیع تر تناظر میں لیا جائے تو اس سے مراد انسانی چہرہ کے خدو خال یعنی اس کی ناک کیسی ہے، آنکھیں کیسی ہیں، جبڑا کس ساخت کا ہے، ماتھے کی کیا حالت ہے، چہرے پر بال کتنے اور کس رنگ کے ہیں جیسے متعدد امور زیر بحث آتے ہیں۔ اسی طرح بات کرتے وقت چہرہ یا ہاتھ وغیرہ کی حالت کیا ہوتی ہے اور دیگر معاملات بھی اس کے تحت آتے ہیں۔ پہلے زمانے میں ناجائز بچوں کے باپ کا تعین کرنے کے لیے بھی اس علم سے مستفید ہوا جاتا تھا۔

خیال رہے کہ قیافہ شناسی سے فرد کی ذات کے حوالے سے پیش گوئی کا کام کیا

جا سکتا ہے۔ دوسرے لوگوں یا ملکی یا دیگر معاملات کے حوالے سے پیش گوئی کرنا اس
حوالے سے ممکن نہیں ہوتا۔ ایک قیافہ شناس صرف متعلقہ فرد کی قسمت یا اس کو پیش آنے
والی اونچ نیچ کو ہی بیان کر سکتا ہے۔ فرد کے دیگر رشتہ داروں کے بارے یا ملکی حالات
یا دیگر ایسے معاملات کے بارے وہ پیشن گوئی کی قوت نہیں رکھتا۔

ٹیرٹ کارڈ

ٹیرٹ کارڈ ایک دفعہ پھر مقبولیت حاصل کر رہے ہیں اور اب پاکستان میں بھی آپ کو اس کا ذکر کئی افراد سے سننے کو ملے گا۔ ٹیرٹ کارڈ دراصل پیشن گوئی کا ایک ایسا طریقہ ہے جو کسی حساب پر مشتمل نہ ہے بلکہ اشکال کے ذریعے پیشن گوئی کی جاتی ہے۔ اس نظام میں کارڈوں کا ایک بنڈل ہوتا ہے جس کی تعداد مختلف ماہرین کے مطابق مختلف ہے۔ ان کارڈوں پر مختلف اشکال بنی ہوتی ہے۔ سائل کے سوال پوچھنے پر کارڈوں کی بساط بچھائی جاتی ہے اور پھر سائل کے سوال کا جواب ان کارڈوں پر بنی اشکال کی روشنی میں دیا جاتا ہے۔

کارڈوں کی تعداد و اشکال کے حوالے سے بھی ان میں باہم کافی اختلاف ہے۔ اسی طرح اس سسٹم کے پیچھے کوئی حسابی نظام نہیں ہے بلکہ چانس یا فرد کی قسمت کی بنیاد پر اور اگر کہا جائے تو کسی حد تک وقتی نجوم کی طرز پر یعنی وقت سوال جو بساط ہوتی ہے

اس کی بنیاد پر فیصلہ یا حکم بیان کیا جاتا ہے۔ تاہم وقتی نجوم میں جو گہرائی ہے اور جو اصول وقواعد اس حوالے سے مرتب کیے گئے ہیں ٹیرٹ کارڈ اس حوالے سے بہت کمزور ہے۔ بس اس میں کارڈ اور ان کی اشکال یا ٹیرٹ کارڈ پڑھنے والے نے جو مختصر یا اشاراتی احکام اس پر لکھے ہوتے ہیں اس علم کی کل کائنات ہے۔ اس میں فوری نوعیت کے اور طویل المدت کے جواب بھی دیئے جا سکتے ہیں تاہم اس علم کے لیے فرد میں مضبوط اور کافی ترقی یافتہ، وجدانی وسائیکو صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔ صرف ان ہی صلاحیتوں کی بنیاد پر اس علم میں نام پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ادارہ نے اس موضوع پر بھی کورس تیار کیا ہے۔ دلچسپی رکھنے والے اس علم کو مکمل طور پر ہماری زیر نگرانی سیکھ سکتے ہیں۔

ٹیرٹ کارڈ پر ادارہ کا کورس دستیاب ہے۔ اس کو جلد کتابی کورس کی شکل دینے کی کوشش کی جائے گی۔

رمل

قدیم ترین مخفی علوم میں جو علوم شامل ہیں، رمل ان میں سے اولین حیثیت کا حامل ہے۔ علم رمل کی بنیاد سولہ اشکال پر ہے۔ ان اشکال سے زائچہ رمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ زائچہ رمل کے استخراج کے لیے قرعہ رمل استعمال ہوتا ہے۔ زائچہ بنانے کے لیے قرعہ پھینکا جاتا ہے اور اس سے وجود میں آنے والی اشکال کو بنیاد بنا کر سولہ اشکال پرمنی حتمی زائچہ رمل استخراج کیا جاتا ہے۔

پھر یہ زائچہ سائل کے سوال کا جواب دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ زائچہ رمل میں نجوم کی طرز پر اشکال کو بروج وکواکب سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تاہم نجوم کا براہ راست احکام کے حوالے سے تعلق نہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ الگ علوم ہیں تاہم کچھ اُمور میں مطابقت کے ساتھ کچھ میں اختلاف بھی ہے۔ تاہم نجوم کی طرح یہ بھی ایک موثر علم ہے۔

ایک زمانہ میں علم رمل کا بہت بول بالا تھا اور اس کے ماہرین کافی تعداد اور درستگی کی صلاحیت کے ساتھ دستیاب تھے۔ تاہم گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ نئی زمانہ اس کو علوم مخفی کے شائقین میں اس قدر مقبولیت حاصل نہیں رہی۔ جس طرح نجوم وعملیات کے اُصول وقواعد سینوں کا راز رہنے کی وجہ سے اندھیرے میں چلے گئے اور اب رفتارِ زمانہ اِن کو دوبارہ سامنے لے آئی ہے۔ توقع ہے زمانہ کی یہ تبدیلی اپنے وقت پر رمل جیسے مستند علم کو بھی ایک دفعہ پھر اندھیرے سے روشنی کی طرف لے آئے گی۔

رمل کے شوقین افراد کے لیے ادارے نے پیتل، تانبا اور سلور میں خوبصورت قرعہ رمل تیار کروا رکھے ہیں جنہیں آپ ادارے سے منگوا سکتے ہیں۔

اس موضوع پر درج ذیل کتب کی اشاعت ہو چکی ہے۔

- کتاب الرمل، کواکب، بروج وساعات
- اقوال المرضیہ فی معرفۃ الاعمال الرملیہ

تل شناسی

تل شناسی اُن قدیم علوم میں سے ایک ہے جو اب حقیقی معنوں میں مستعمل نہیں رہا۔ انسانی چہرے اور تمام جسم پر موجود تل اس علم میں بنیاد کا کام دیتے ہیں۔ آج کل تل شناسی کا علم صرف اشارہ کیا ہے کہ یہاں تل ہے تو اس کا کیا مطلب یہ ہے یا وہاں تل ہے تو اس کا کیا اثر ہوگا۔ ایک مکمل فن کوئی کے علم کے طور پر اس کو اب استعمال نہیں کیا جاتا۔ جس کی وجہ سے یہ عظیم علم ناقدری کا شکار ہو گیا ہے۔

اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ فنی لحاظ سے تلوں کے باہم روابط ہوتے ہیں۔ دیگر علوم کی طرح مختلف جگہوں پر تل، ملتے جلتے یا متضاد احکام بیان کرتے ہیں جن کو ایک صاحب علم بعد از امتحان درست طور پر بیان کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے سائل کے تمام جسم پر تلوں کے مقام اور نوعیت کو ضبط تحریر میں لانا پڑتا ہے۔ عموماً لوگوں کے لیے یہ مشق ناقابل قبول ہوتی ہے اس لیے علمی وفنی رکاوٹ آڑے آ جاتی ہے۔ جو حقیقی

ہل شناسی کو اپنے قدم جمانے نہیں دیتی۔ ہل شناسی میں تلوں کے جوڑے تلاش کرنے کے لیے جسم کو بے نقاب یعنی بے لباس کرنا پڑتا ہے اور تمام اعضاء کا بغور جائزہ اس حوالے سے لیا جاتا ہے۔ یہ فعل مذہبی یا اخلاقی حوالے سے قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس لیے تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لینا ممکن نہیں ہوتا۔ سو علم ہل شناسی کو مکمل طور پر لاگو کرنے کے مواقع کم و بیش ہی ہوئے۔

علم ہل شناسی کے حوالے سے فی الحال تو کوئی کورس جاری نہیں کیا گیا، تاہم اس موضوع پر ایک جامع کتاب تحریر کرنے کی سعی ضرور کی ہے۔ تاکہ آنے والے دنوں میں یہ علم معدوم نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بہتر جانتی ہے۔ کتاب کا نام ''رازنمائے ہل شناسی'' ہے۔

ٹیلی پیتھی

ٹیلی پیتھی کا معنی یا اس علم کا جو تعارف سب سے زیادہ مروج ہے۔ اس کے مطابق یہ ایک ذہنی طاقت ہے جس کی مدد سے سامنے موجود یا غیر موجود ذات کے ساتھ لہروں اور محسوسات کے ذریعے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ رابطہ بعض صورتوں میں یک طرفہ اور بعض میں دو طرفہ ہوتا ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ماہر کے لیے فاصلہ معنی نہیں رکھتا۔ اس کا تعلق دوسرے فرد کے ساتھ غیر مرئی لہروں، جن کو سوچ کی لہریں بھی کہا جا سکتا ہے کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان لہروں کے دوش پر دو طرفہ ٹریفک تب چلتی ہے جب دونوں اس فن کے ماہر ہوں۔ ورنہ جو ماہر ہو گا وہ ہی اپنا حکم یا ہدایت یا گفتگو جاری کر سکے گا دوسرا نہیں۔ یعنی ایک عامل ہو گا اور ایک معمول۔

اس صلاحیت کی بدولت ایک ماہر فرد دوسرے کا ذہن پڑھ سکتا ہے، اس کے

خیالات جان سکتا ہے، اس کے ساتھ ذہنی گفتگو کر سکتا ہے اور کسی بھی کمزور طبع فرد سے اپنی مرضی کے مطابق افعال بھی انجام دلوا سکتا ہے۔ تاہم ایسی صلاحیت ہر ٹیلی پیتھی کے ماہر میں نہیں ہوتی۔ اس کے لیے غیر معمولی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

جس طرح دوسرے علوم میں لوگ کچھ زیادہ ماہر اور کچھ کم ماہر ہوتے ہیں بالکل اسی طور ٹیلی پیتھی میں بھی ہے۔ ہر ٹیلی پیتھی کا ماہر ایک سی صلاحیت کا مالک نہیں۔ بعض صرف اتنی قابلیت رکھتے ہیں کہ فرد کے خیالات کو ایک معمولی حد تک جان سکیں اور بعض اس سے بھی کم درجے پر معمولی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اعلیٰ طاقت اور صلاحیت غیر معمولی حالت ہوتی ہے جو کم و بیش ناپید ہے یا ناپید کے قریب ہے۔

ٹیلی پیتھی یا لہروں کے ذریعے گفتگو یا تبادلہ خیال کی صلاحیت انسانوں کے علاوہ جانوروں میں بھی ہوتی ہے اور اپنے معاملات کے حوالے سے یہ کافی ترقی یافتہ حالت میں ان میں پائی جاتی ہے۔ جس میں ان سے بھی غلطی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ صلاحیت ان کے اندر فطری ہوتی ہے۔ جبکہ انسان اس فطری صلاحیت کو مشقوں کے ذریعے پروان چڑھاتا ہے اور غلطی یا کمزوری کا احتمال کافی زیادہ ہوتا ہے۔

یہ صلاحیت بہت شاذ ہے لیکن لوگ زبردستی اس کے ماہر ہونے کا اظہار کرتے ہیں اور عوام کو بھی بے مقصد سمت میں مصروف رکھتے ہیں۔ اس کے مکمل حصول کے لیے غیر معمولی محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور خوش قسمتی کا حامل ہونا ضروری ہے۔

بانڈ نمبرز

بالذات بانڈ نمبرز کوئی الگ سے علم نہیں ہے۔ بلکہ نجوم، اعداد، رمل، جفر اور ساعت میں اس حوالے سے کافی مواد دستیاب ہے۔ تاہم ادارے کے تحت لکی نمبرز اور بانڈ نمبرز وغیرہ کے متلاشی افراد کے لیے الگ سے ایک کورس تحریر کیا گیا ہے۔ سو اس وجہ سے ایک الگ عنوان کے تحت اس کا ذکر ہو رہا ہے۔ تا کہ قارئین جان سکیں کہ اس موضوع پر الگ سے کورس بھی ہے۔

اس کورس کا بنیادی مقصد مختلف انعامی سکیموں کے تحت واقع ہونے والی قرعہ اندازیوں میں اول درجوں کے حق دار نمبرز وغیرہ کا استخراج ہے۔ دراصل جدید زمانے میں بھی اور پاکستان میں بھی بانڈ نمبرز اور بیرونی دنیا میں مختلف قسم کے لکی ڈراز اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ "بانڈ نمبرز" کا ایک نیا علم وجود میں آ گیا ہے۔ تاہم اپنی اصل میں دراصل اُن اُصول وقواعد سے ہی استخراج شدہ ہے جو بنیادی طور پر نجوم، اعداد اور

ایسی دیگر پیشن گوئی یا استخارہ کے علم سے تعلق رکھتے ہیں۔

پرائز بانڈ نمبرز بذریعہ ڈاک کورس کا اجراء بھی کیا گیا ہے اور اس حوالے سے درج ذیل کتب بھی دستیاب ہیں:-

بانڈ ریس اور لاٹری کے نمبر
نمبر ہی نمبر (حصہ اول)
نمبر ہی نمبر 15000 (حصہ دوم)
قسمت اور چانس
انعامی کرشمات
صفحہ آ کڑہ اور بنڈل حصہ اول ترمیم و اضافہ شدہ
صفحہ آ کڑہ اور بنڈل حصہ پنجم (سال رواں کے حسابات پر مبنی)
صفحہ آ کڑہ اور بنڈل کا نیا حصہ ہر سال شائع کیا جاتا ہے۔
خزینہ اعداد
خالد روحانی جنتری
خالد ہندی جنتری
راہنمائے عملیات
کتابی کورس بانڈ نمبرز (حصہ اول و دوم) مکمل

وہ تمام علوم جن کا تعارف پچھلے صفحات میں دیا گیا ہے اِن پر خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے تحت یا تو کورسز جاری ہیں یا اِن پر کورسز کی تیاری کا کام کیا جا رہا ہے یا کیا جانا مطلوب ہے۔ اِن علوم کے علاوہ دیگر علوم پر کورسز کی تشکیل کی تفصیل آپ ویب سائٹ یا ادارے کے ماہنامہ "راہنمائے عملیات" میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہماری ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:-

کتابی کورس تسخیر حاضرات'

موکلات وجنات (دوم)

پڑھائی کا طریقہ کار

آپ یہ کورس بذریعہ ڈاک / کتابی کورس کر رہے ہیں۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ آپ دیگر مصروفیات کے باعث اس پر پوری توجہ نہ دے سکیں۔ سو آپ اپنی روزمرہ مصروفیات میں سے زیادہ نہیں تو صرف اور صرف ایک گھنٹہ علوم مخفی کی تعلیم پر غور وفکر کے لئے مختص کر لیں۔ اس طرح آپ ایک تسلسل کے ساتھ علوم مخفی کی تعلیم میں دلچسپی لیتے رہیں گے۔ گھر کے کسی گوشے میں ایک میز کرسی اپنی کتابوں اور دیگر مواد کے لئے ضرور مختص کریں تاکہ پڑھائی کے دوران آپ کتابوں اور دیگر مواد کی تلاش میں نہ لگ جائیں۔

میں آپ کو روزانہ زیادہ وقت اس کورس کے لئے مختص کرنے کے لئے نہیں کہوں گا۔ آپ ہر روز صرف اتنا وقت اس کورس کی تعلیم پر دیں جتنا آپ ایک تسلسل کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن آدھا گھنٹہ، دوسرے دن دو گھنٹے اور تیسرے دن چھٹی جیسے شیڈول آپ کے مددگار نہ ہوں گے۔ صرف اور صرف اتنا وقت دیں جتنا

آپ روزانہ اس کورس کو دے سکیں' چاہے یہ ایک گھنٹے کی بجائے آدھا گھنٹہ ہی ہو۔ لیکن ہو، روزانہ، بلا ناغہ۔

ایک تسلسل کے ساتھ کسی بھی کام کو کرنا اس کی کامیابی کی جانب پہلا قدم ہوتا ہے سو جو سوچتا ہے کہ آج رہنے دو کل کرلوں گا، کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اپنی نشست کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جو قدرے پُرسکون ہو۔ جہاں پر غیر ضروری شور و غل اور گھر والوں کی مداخلت کے کم سے کم امکانات ہوں۔ ایسی تمام چیزیں یکسوئی سے حصول تعلیم میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ جب بھی پڑھنے بیٹھیں اپنے ذہن کو یکسوئی کے ساتھ تعلیم میں لگائیں اور دوران کورس اور تکمیل کورس کے بعد بھی ہمیشہ اپنے آپ کو طالب علم سمجھیں۔

دوران کورس، موضوع کورس کو سمجھنے کی کوشش کریں' جو کورس ارسال کیا گیا ہے اس کو بار بار پڑھیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ موضوع سے متعلق جو کتب و رسائل آپ کے پاس ہیں یا آپ نے پڑھ رکھیں ہیں وہ اپنی جگہ اہم ہیں' ان کو بلاشبہ ذہن میں رکھیں' تاہم جو مواد آپ کو اس کورس کے ذریعے ارسال کیا جارہا ہے اور جو علم آپ کو منتقل کرنے کی کوشش اور جو تعلیم آپ کو دی جا رہی ہے' جو اصول و قواعد زیر بحث لائے جا رہے ہیں ہر کتاب اور مواد پر آپ اس کورس کو ترجیح دیں۔

مقصد یہ نہیں کہ دیگر کتب و رسائل غلط ہیں یا ان میں کوئی خامی ہے' حقیقت یہ کہ یہ کوئی بھی طالب علم خود یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ کیا درست ہے اور کیا غلط اور اسے کس طریقہ کار کی پیروی کرنا چاہیے' سو اس کورس کے ذریعے جب آپ کا ذہن کھلے گا اور حقیقت سے آگاہی کے ساتھ آپ ان کتب و رسائل کی علمی سطح کا اندازہ کرنے کے

ساتھ ساتھ ان سے درست استفادہ کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ کتب بہت سے
اختلافی مسائل یا ایسے اُمور کو لیے ہوئے ہوتی ہیں جو مختلف ضروریات کے تحت شامل
کتاب ہوتی ہیں۔ لیکن ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ پہلے وہ متعلقہ علم کے
اُصول وقواعد سے واقف ہو اور پھر بحث اور دلیل کی طرف آئے۔ بات کو سمجھنے سے پہلے
بحث شروع کرنا یا ایسی باتوں میں اُلجھ جانا مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ میری دعائیں آپ
کے ساتھ ہیں۔

ابتدائیہ

کتابی کورس

عزیز طالب علم عملیات پر جو تحریری مواد کتب و رسائل کی شکل میں اس وقت دنیا میں موجود ہے۔ اس کو اگر کوئی فرد تمام زندگی پڑھتا رہے تو اس کا ایک معمولی حصہ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اس حساب سے یہ کورس کچھ مختصر محسوس ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ اس کورس میں شروع سے لے کر آخر تک علم عملیات کے اصول و قواعد اور دیگر تفصیلات کو انتہائی جامع انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ دراصل اس کورس کے ذریعے آپ کو ایک مکمل طریقہ کار سے روشناس کروایا گیا ہے۔ جس پر عمل کرتے ہوئے آپ اس میدان کے تمام ضروری اور اہم امور پر کما حقہٗ کمان حاصل کر لیں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ تمام اصول و قواعد کو بیک وقت بیان نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کوئی ذہین سے ذہین شخص چند لمحوں یا دنوں میں کسی علم پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے

طویل تجربے کی روشنی میں اس کورس میں نہایت ہی بہترین ترکیب و تدبیر سے علم عملیات کے مختلف اصول و قواعد اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ معمولی توجہ سے آپ ان کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ مہارت بھی حاصل کر لیں گے۔ شرط صرف یہ ہے کہ ہر روز کچھ وقت ان اسباق کو سمجھنے پر صرف کریں۔

بعض طالب علم صرف ایک دفعہ یا نیم دلی یا بلا توجہ سے کورس پڑھتے ہیں اور سوالات کی لائن لگا دیتے ہیں جو کہ ایک غلط طریقہ کار ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں:

وہ اُمور جو کورس میں بیان کر دیئے گئے ہیں
ان کا سمجھنا اور بار بار پڑھنا آپ کے اپنے
ذاتی مفاد میں ہے اور یہ امر آپ کی علمی سطح
میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ کورس پر توجہ
دیئے بغیر آگے بڑھنے کا مطلب وقت اور
پیسہ برباد کرنا ہے۔ جب آپ حصول علم کے
لیے تیار ہی نہیں تو پھر علم سے آپ کا رابطہ
نہیں ہے۔ بس آپ خیال کر رہے ہوتے
ہیں کہ آپ آگے بڑھ رہے ہیں لیکن
فی الحقیقت آپ پیچھے کی طرف جا رہے
ہوتے ہیں۔

سو توقع ہے کہ آپ اس کتابی کورس کو پوری توجہ سے پڑھیں گے اور اس کے الفاظ پر عبور حاصل کر یں گے۔ اور اگر آپ نے محنت کی تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس عظیم

علم کے ماہر نہ بن سکیں۔

زیر نظر کورس میں اگر کوئی بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے یا اس سلسلے میں کوئی مشکل درپیش ہو تو پہلے تحریر کردہ طریقہ کار کے مطابق ادارے کے ساتھ رجسٹر ہو کر سوال ارسال کر کے جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ جتنا سبق بھی اس کورس میں شامل ہے اس میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ پھر باقی باتیں بھی سمجھ میں آ جائیں گی۔ کورس پوری توجہ اور دلجمعی سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

لمحہ فکریہ

عملیات حاضرات' تسخیر' موکلات' جنات یا ایسے دیگر علوم کی جب بات کرتے ہیں تو بنیادی طور پر اس سے مراد ایسا علم ہوتا ہے جس کی مدد سے اعمال خیر یا اعمال شر انجام دیئے جائیں جن کا تعلق مادی دنیا کی بجائے روحانی دنیا کے ساتھ ہو۔ آخر انسان خیر و شر کی اس جنگ میں کیوں شریک ہے۔ کائنات جب اللہ کی تخلیق ہے تو پھر خیر ہی خیر کیوں نہیں ہے؟ شر کا وجود اس میں کہاں سے آ گیا؟

گو اس کائنات کی تخلیق سے متعلق راز انسان کے لیے آج بھی پوشیدہ ہیں اور آنے والے زمانوں میں بھی پوشیدہ ہی رہیں گے۔ ماسوائے اُن کے جن کو اللہ نے کسی نہ کسی طور ہمارے لیے آشکار کر دیا۔

خیر و شر کی اصل تاریخ دراصل ابوالبشر کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

شر کہاں سے آیا، اس کا علمبردار کون ہے؟

ظاہر بات ہے، آسان سا جواب ہے، شیطان۔

لیکن تخلیق شر کی کیا ضرورت تھی؟

آخر انسانی نفس کیوں شر سے خیر کی طرف نہیں آتا اور پھر فطرت پر پیدا ہونے کے بعد فطرت سے منسلک کیوں نہیں رہتا؟

ایسے سوالوں کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ شر شیطان سے ہے۔ یہ ازل سے انسان کے ساتھ ہے اور ابد تک رہے گا۔ قصص القران میں مولانا محمد حفظ الرحمٰن سوہاروی نے اس موضوع کو بہت خوبصورت طریق سے درج ذیل طور پر جمع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا، اور ان کا خمیر تیار ہونے سے قبل ہی اس نے فرشتوں کو یہ اطلاع دی کہ عنقریب وہ مٹی سے ایک مخلوق پیدا کرنے والا ہے جو بشر کہلائے گی، اور زمین میں ہماری خلافت کا شرف حاصل کرے گی۔

آدم کا خمیر مٹی سے گوندھا گیا اور ایسی مٹی سے گوندھا گیا جو نت نئی تبدیلی قبول کر لینے والی تھی، جب یہ مٹی پختہ ٹھیکری کی طرح آواز دینے اور کھنکھنانے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اس جسد خاکی میں روح پھونکی اور وہ یک بیک گوشت پوست، ہڈی، پٹھے کا زندہ

انسان بن گیا اور ارادہ، شعور، حس، عقل اور وجدانی جذبات و کیفیات کا حامل نظر آنے لگا۔

☆ اور پھر (دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کے آگے سربسجود ہو جاؤ، وہ جھک گئے، مگر ابلیس کی گردن نہیں جھکی، اس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ کافروں میں سے تھا پھر (ایسا ہوا کہ) ہم نے آدم سے کہا اے آدم تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو، جس طرح چاہو، کھاؤ پیو، امن چین کی زندگی بسر کرو، مگر دیکھو وہ جو ایک درخت ہے، تو کبھی اس کے پاس نہ بھٹکنا، اگر تم اس کے قریب گئے تو (نتیجہ یہ نکلے گا کہ) حد سے تجاوز کر بیٹھو گے، اوران لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جو زیادتی کرنے والے ہیں۔ (البقرہ ۲، آیت ۳۴-۳۵)

☆ اور (دیکھو یہ ہماری ہی کارفرمائی ہے کہ) ہم نے تمہیں پیدا کیا (یعنی تمہارا وجود پیدا کیا) پھر تمہاری (یعنی نوع انسانی کی) شکل وصورت بنا دی، پھر (وہ وقت آیا کہ) فرشتوں کو حکم دیا (آدم کے آگے جھک جاؤ) اس پر سب جھک گئے، مگر ابلیس کہ جھکنے والوں میں سے نہ تھا۔ (الاعراف 7، آیت 11)

☆ اور بلاشبہ یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کا خمیر اٹھے ہوئے گارے سے بنایا، جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے اور ہم "جن" کو اس سے پہلے جلتی ہوئی ہوا کی گرمی سے پیدا کر چکے تھے، اور (اے پیغمبر) جب ایسا ہوا تھا کہ تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا تھا" میں خمیر اٹھے ہوئے گارے سے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے" ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں (یعنی

نوع انسانی پیدا کرنے والا ہوں) تو جب ایسا ہو کہ میں اسے درست کر دوں (یعنی وہ وجود تکمیل کو پہنچ جائے اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو چاہیے کہ تم سب اس کے آگے سربسجود ہو جاؤ چنانچہ جتنے فرشتے تھے سب اس کے آگے سربسجود ہو گئے، مگر ایک ابلیس، اس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۔

اور جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا "آدم کے آگے جھک جاؤ" اور سب جھک گئے تھے مگر ابلیس نہیں جھکا تھا، وہ جن میں سے تھا۔ پس اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہو گیا پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر (کہ تمہارا پروردگار ہوں) اسے اور اس کی نسل کو کارساز بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ (دیکھو) ظلم کرنے والوں کے لیے کیا ہی بری تبدیلی ہوئی! (الکہف 18، آیت 50)

اور وہ وقت یاد کرو جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا۔ میں مٹی سے بشر کو پیدا کرنے والا ہوں، پس جب میں اس کو بنا سنوار لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو سب فرشتے اس کے لیے سربسجود ہو جاؤ پس سب ہی نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے نہ مانا، گھمنڈ کیا اور وہ (علم الٰہی میں پہلے ہی) کافروں میں تھا۔ (ص 38، آیت 71 - 74)

اللہ تعالیٰ اگرچہ عالم الغیب اور دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے اور ماضی، حال اور مستقبل سب اس کے لیے یکساں ہیں، مگر اس نے امتحان و آزمائش کے لیے ابلیس (شیطان) سے سوال کیا:-

- کس بات نے تجھے جھکنے سے روکا جبکہ میں نے حکم دیا تھا؟ (الاعراف 7، آیت 12)۔

جواب میں ابلیس نے کہا:۔

- اس بات نے کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے (الاعراف 7، آیت 12)۔

شیطان کا مقصد یہ تھا کہ میں آدم سے افضل ہوں، اس لیے کہ تو نے مجھ کو آگ سے بنایا اور آگ بلندی و رفعت چاہتی ہے اور آدمی مخلوق خاکی، بھلا خاک کو آگ سے کیا نسبت؟ اے اللہ! پھر یہ تیرا حکم کہ ناری، خاکی کو سجدہ کرے کیا انصاف پر مبنی ہے؟ میں ہر حالت میں آدم سے بہتر ہوں، لہذا وہ مجھے سجدہ کرے نہ کہ میں اس کے سامنے سر بسجود ہوں، مگر بد بخت شیطان اپنے غرور و تکبر میں یہ بھول گیا کہ جب تو اور آدم دونوں اللہ کی مخلوق ہو، تو مخلوق کی حقیقت خالق سے بہتر خود وہ مخلوق بھی نہیں جان سکتی، وہ اپنی تمکنت اور گھمنڈ میں یہ سمجھنے سے قاصر رہا کہ مرتبہ کی بلندی و پستی اس مادہ کی بنا پر نہیں ہے جس سے کسی مخلوق کا خمیر تیار کیا گیا ہے بلکہ اس کی ان صفات پر ہے جو خالق کائنات نے اس کے اندر ودیعت کی ہیں۔

ابلیس نے جب دیکھا کہ خالق کائنات کے حکم کی خلاف ورزی، تکبر و رعونت اور اللہ تعالیٰ پر ظلم کے الزام نے ہمیشہ کے لیے مجھ کو رب العلمین کی آغوش رحمت سے

مردود اور جنت سے محروم کر دیا، تو توبہ اور ندامت کی جگہ اللہ تعالیٰ سے یہ استدعاء کی کہ تا قیام قیامت مجھ کو مہلت عطا کر اور اس طویل مدت کے لیے میری زندگی کی رسی کو دراز کر دے۔

حکمت الٰہی کا تقاضا بھی یہی تھا، لہذا اس کی درخواست منظور کر لی گئی، یہ سن کر اب اس نے پھر ایک مرتبہ اپنی شیطانیت کا مظاہرہ کیا، کہنے لگا! جب تو نے مجھ کو راندۂ درگاہ کر ہی دیا تو جس آدم کی بدولت مجھے یہ رسوائی نصیب ہوئی میں بھی آدم کی اولاد کی راہ ماروں گا اور ان کے پس و پیش، ارد گرد اور چہار جانب سے ہو کر ان کو گمراہ کروں گا، اور ان کی اکثریت کو تیرا ناسپاس اور ناشکر گزار بنا چھوڑوں گا، البتہ تیرے "مخلص بندے" میرے اغوا کے تیر سے گھائل نہ ہو سکیں گے اور ہر طرح محفوظ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

ہم کو اس کی کیا پرواہ، ہماری فطرت کا قانون "مکافات عمل و پاداش عمل" اٹل قانون ہے، پس جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا اور جو بنی آدم مجھ سے روگردانی کر کے تیری پیروی کرے گا وہ تیرے ہی ساتھ عذاب الٰہی (جہنم) کا سزاوار ہوگا جا اپنی ذلت و رسوائی اور شومی قسمت کے ساتھ یہاں سے دور ہو اور اپنی اور اپنے پیروں کی ابدی لعنت (جہنم) کا منتظر رہو۔

قرآن عزیز کی حسب ذیل آیات ان ہی تفصیلات پر روشنی ڈالتی ہیں:-

کس بات نے تجھے جھکنے سے روکا جبکہ میں نے حکم دیا تھا؟ کیا'' اس بات نے کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اسے مٹی سے'' فرمایا جنت سے نکل جا: تیری یہ ہستی نہیں کہ یہاں رہ کر سرکشی کرے۔ یہاں سے نکل دور ہو یقیناً تو ان میں سے ہوا جو ذلیل وخوار ہیں ابلیس نے کہا'' مجھے اس وقت تک کے لیے مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) اٹھائے جائیں گے''۔'' تجھے مہلت ہے'' اس پر ابلیس نے کہا چونکہ تو نے مجھ پر راہ بند کردی، تو اب میں بھی ایسا ضرور کروں گا تیری سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں گا، پھر سامنے سے پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے (غرضیکہ ہر طرف سے) ان پر آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا، خدا نے فرمایا'' یہاں سے نکل جا، ذلیل اور ٹھکرایا ہوا، بنی آدم میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو (وہ) تیرا ساتھی ہوگا اور میں البتہ ایسا کروں کہ (پاداش عمل میں) تم سب سے جہنم بھر دوں''۔ (الاعراف 7، آیت 12-17)۔

اللہ نے فرمایا'' اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟'' کہا! مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے خمیر اٹھے ہوئے گارے سے بنایا ہے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے'' حکم ہوا'' اگر ایسا ہے تو یہاں سے نکل جا، کہ تو راندہ ہوا اور جزا کے دن تک تجھ پر لعنت ہوئی'' اس نے کہا'' اللہ! مجھے اس دن تک مہلت دے جب انسان (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا'' اس مقررہ وقت کے دن تک تجھے مہلت دی گئی'' اس نے کہا'' اللہ! چونکہ تو نے مجھ پر (نجات وسعادت) کی راہ بندی کر دی، تو اب میں ضرور ایسا کروں گا کہ زمین میں ان کے لیے جھوٹی

خوشنمایاں بنادوں اور (راہ حق سے) گمراہ کردوں، ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہوں گے (میں جانتا ہوں) میرے بہکانے میں آنے والے نہیں' فرمایا بس یہی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچانے والی ہے۔ جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں چلے گا تیرا زور صرف انہی پر چلے گا جو (بندگی) کی راہ سے بھٹک گئے اور ان سب کے لیے جہنم کے عذاب کا وعدہ ہے'' (جو کبھی ٹلنے والا نہیں) (الحجر 15، آیت 32-43)۔

اور (دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو (حکم دیا) ''آدم کے آگے جھک جاؤ'' اس پر سب جھک گئے مگر ایک ابلیس نہ جھکا۔ اس نے کہا'' کیا میں ایسی ہستی کے آگے جھکوں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے؟'' نیز اس نے کہا'' کیا تیرا یہی فیصلہ ہے کہ تو نے اس (حقیر) ہستی کو مجھ پر بڑائی دی؟'' اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تو میں ضرور اس کی نسل کی بیخ بنیاد اکھاڑ کے رہوں، تھوڑے آدمی اس ہلاکت سے بچیں، اور کوئی نہ بچے گا'' اللہ نے فرمایا'' جا اپنی راہ لے، جو کوئی بھی ان میں سے تیرے پیچھے چلے گا، تو اس کے لیے اور تیرے لیے جہنم کی سزا ہوگی پوری پوری سزا، ان میں سے جس کسی کو تو اپنی صدائیں سنا کر بہکا سکتا ہے بہکانے کی کوشش کر لے، اپنے لشکر کے سواروں اور پیادوں سے حملہ کر، ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جائے، ان سے (طرح طرح کی باتوں کے) وعدے کر، اور شیطان کے وعدے تو اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ سرتا سر دھوکا'' جو میرے (سچے) بندے ہیں ان پر تو قابو پانے والا نہیں تیرا پروردگار کارسازی کے لیے بس کرتا ہے۔ (بنی اسرائیل 17، آیت 61-65)

فرمایا اے ابلیس: کس چیز نے روک دیا تجھ کو کہ سجدہ کرنے سے اس کو جس کو میں نے بنایا اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے، یہ تو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجہ میں، بولا میں بہتر ہوں اس سے مجھ کو بنایا آگ سے اور اس کو بنایا مٹی سے، فرمایا تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ پر میری پھٹکار ہے اس جزا کے دن تک، بولا، اے رب! مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک مردے جی اٹھیں۔ فرمایا تجھ کو ڈھیل ہے۔ اسی وقت کے دن تک جو معلوم ہے۔ بولا تو قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کروں گا ان سب کو، مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چنے ہوئے، فرمایا، تو ٹھیک بات یہ ہے اور میں ٹھیک ہی کہتا ہوں۔ مجھ کو بھرنا ہے دوزخ تجھ سے اور جو ان میں تیری راہ چلیں ان سب سے۔ (ص 38 آیت 75-85)۔

خالد رُوحانی جنتری

خالد روحانی جنتری ہر سال شائع ہوتی ہے۔ یہ سال بھر کے لیے آپ کی تمام نجومی و عملیاتی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ مختلف موضوعات پر بہترین مضامین اس کو مقابلے کی تمام تقویموں اور جنتریوں سے ممتاز کر دیتے ہیں۔ تمام بروج کے سالانہ حالات، ملکی حالات، تمام سال کی تقویم و تاریخوں کا حساب، کواکب کے شرف و ہبوط و داخلہ بروج کا بیان، گرہن، سحری و افطاری کے اوقات، نظرات کواکب، عملیات، نجوم اور دیگر علوم فلکی پر مضامین اس کا لازمی حصہ ہیں۔ مکمل تفصیل آپ خالد روحانی جنتری دیکھ کر ہی جان سکتے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیں یہ جنتری پیشہ ور نجومی، عامل سے لیکر علوم فلکی کے طلباء اور عام لوگوں کے لیے بھی مفید ہے۔ عملیات اور مختلف موضوعات پر مضمون اس کی خاص صفت ہیں۔

خالد ہندی جنتری

ہندی حساب سے پاکستان میں شائع ہونے والی پہلی اور واحد جنتری ہے۔ اس میں ہندی حساب سے سالانہ حالات کے علاوہ تمام حسابات پاکستانی وقت کے مطابق دیے گئے ہیں۔ تتھی، نچھتر، یوگ، لگن سارنی، ہندی کواکب رفتاریں اور بہت ساری دیگر معلومات جو تمام تر ہندی حساب سے ہیں۔ پاکستان کے وہ نجومی حضرات جو انڈیا سے آنے والی جنتریاں جو کہ انڈیا کے وقت کے مطابق تیار کی جاتی ہیں استعمال کرتے تھے ان کے لیے یا ایک نعمت سے کم نہیں۔ انڈیا سے آنے والی جنتریاں صرف انڈیا میں درست طریقے سے استعمال ہو سکتی ہیں۔ جبکہ خالد ہندی جنتری میں دیے گئے کسی بھی حساب کو پاکستان کے وقت کے مطابق کرنے یا تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کی سہولت کے لیے ہم نے یہ سب محنت کر دی ہے۔ پاکستان کے تمام اہم شہروں کی لگن سارنی بھی اس میں شامل ہے۔ ہندی حساب سے کوائف تقویم بھی سال بھر کی تمام ضروریات کے مطابق شامل کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندی نجوم وغیرہ کے حوالے سے قابل قدر مواد اس میں فراہم کیا گیا ہے۔ اضافی طور سال بھر کے لیے انعامی نمبرز روزانہ کی بنیاد پر بھی دیے گئے ہیں۔

خیر کے ساتھ یا شر

اب واپس اصل موضوع پر آ جائیں اور سمجھیں کہ پچھلے حوالہ سے بات بالکل واضح ہے، شیطان کو قیامت تک کے لیے ڈھیل دی گئی ہے۔ اس ڈھیل کے حاصل کے طور پر وہ اُس وقت سے لے کر آج تک خیر کے مقابلے میں شر کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔

خیر و شر کی یہ حالتیں ہمیں اس دنیا اور زندگی کے ہر ہر شعبے میں ملتی ہیں، میدان عملیات میں داخل ہونے کے بعد ایک فیصلہ آپ کو بھی کرنا ہے کہ آپ خیر و شر کی اس جنگ میں کس طرف جا رہے ہیں۔ تصوف، روحانیات، حاضرات، جنات، تسخیر، کشف القبور، تسخیر دیوی، دیوتا اور ایسے لاتعداد شعبے یا اعمال آپ کے سامنے آئیں گے۔ جب آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ خیر کے ساتھ ہیں یا شر کے ساتھ۔

میدان عملیات میں البتہ خیر و شر کا پیمانہ بہت اہمیت حاصل کر جاتا ہے۔ جھوٹ بولنا، چوری کرنا، شراب پینا، جوا کھیلنا وغیرہ گناہ اور شر ہی کے پیمانے ہیں، لیکن میدان عملیات کا شہسوار جب شر کی طرف جاتا ہے تو عموماً صرف ایک گناہ کی طرف نہیں جاتا، بہت امکان اس امر کا ہوتا ہے کہ وہ "شرک اور کفر" کے دائرہ میں داخل نہ ہو جائے۔

کالے یا منفی عملیات کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو فرد سے غیر شرعی کاموں کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اس سے بھی خطرناک حالت وہ ہے جب کسی مادی غیر شرعی کام کا تقاضا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ارادہ یا نیت ایسی ہوتی ہے جو چھوٹے موٹے یا بڑے گناہ کی بجائے کفر کی طرف لے جاتی ہے۔

جوں جوں آپ آگے بڑھیں گے آپ پر یہ بات واضح ہوتی جائے گی۔ لیکن میری صرف ایک نصیحت اس حوالے سے ہے اور وہ مختصر اور واضح ہے۔

تمام ایسے اعمال سے بچیں جو آپ کو شرک کی طرف لے جائیں چاہے یہ کسی بڑی سے بڑی ذات کی طرف منسوب کیے جا رہے ہوں۔ اگر خلاف شرع ہیں تو ان کو چھوڑ دیں، چاہے معاملہ موت کا کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ اگر آپ موت کو اختتام سفر سمجھتے ہیں تو پھر بات ہی ختم ہو گئی اور اگر آپ موت کو ایک نیا سفر خیال کرتے ہیں تو پھر ڈر کیسا؟ اور پھر اُس سفر سے، جو آپ کو راستے سے اٹھا کر منزل پر پہنچا دے گا۔ تفکر فرمائیں۔

اس حوالے سے ایک واقعہ یاد آ گیا۔ میدان عملیات کے ہی ایک فرد تھے۔

موت نے ان کا گھر دیکھ لیا۔ ایک فرد خانہ کی وفات کے بعد ایک دوسرا فرد بستر مرگ پر لیٹ گیا۔ ایک عامل صاحب نے گارنٹی کے ساتھ ایک عمل بتایا کہ گھر پر یہ جھنڈا لگاؤ اور یہ نیاز دو، یہ عمل کرو، اس پر یقین و ایمان لاؤ، لازم فرد کی جان بچ جائے گی۔ بات کیونکہ یقین اور گارنٹی کے ساتھ تھی کہ ہمارے طریقے، ہمارے مسلک، ہمارے عمل کو اختیار کر لو، تو موت خود بخود دور چلی جائے گی۔ سو زندگی کی محبت نے سوچنے پر مجبور کیا کہ اگر ایسا کر لیا جائے تو کیا ہے جان تو بچ جائے گی۔ کوئی خاص فرق تو پڑتا نہیں۔ اب ایک طرف دل اس کو قبول کرنے کو کہتا تھا اور دوسری طرف دماغ اس کے غلط ہونے کی دلیل دیتا تھا۔ سو مشاورت کا عمل جاری ہوا۔

میرے پاس بھی معاملہ آیا۔ ایک طرف شر کی ایک ہاں تھی جو زندگی دے دیتی اور دوسری طرف خیر تھا جس پر عمل زندگی لے سکتا تھا۔ میرا مختصر فیصلہ تھا، خیر کے ساتھ موت آئے تو کیا ہے؟ آج نہیں تو کل مرنا ہی ہے پھر بے عقیدہ اور بد بخت ہو کر کیوں مرنا۔

اور شر کے ساتھ زندگی مل بھی گئی تو، روز قیامت اللہ کو کیا پیش کیا جائے گا اور پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ شر واقعی موت نہیں لے کر آئے گا۔ شر کا ساتھ بھی دیا اور موت بھی مل گئی تو پھر؟

سو فیصلہ یہ ہوا کہ زندگی ملے یا موت۔ جو بھی ہو خیر کے ساتھ ہو اور اللہ کا کرنا کیا ہوا۔ عجب اُس کی ذات ہے اور جب اس پر یقین اور اعتماد کیا جائے تو نوازتی بھی

ایسا ہے کہ فرد سوچ ہی نہیں سکتا۔ سو یہاں بھی یہی ہوا۔ فرد اللہ کے فضل سے زندہ بچ گیا۔ شر پر خیر کی فتح ہوئی۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر فرد مر بھی جاتا تو کیا ہوتا۔ یقین اگر موت پر ہے تو یہ واقعاتی طور پر نظر بھی آنا چاہیے۔ جیسے عام طور پر کہا جاتا ہے، سب نے مرنا ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ یقین اور ذات الٰہی پر یقین کے ساتھ نہیں کی جاتیں۔ اگر ایسا ہو تو کبھی شر زندگی کی نوعیت بدل کر بھی اپنی طرف نہیں لے جا سکتا۔

اگر ہمیں موت پر اور روز آخر پر واقعی حقیقی یقین آ جائے تو پھر ہم پیر پرستی، شخصیت پرستی، شرک اور کفر کے دائرہ سے خود بخود محفوظ ہو جائیں گے جو عملیات کے میدان کے سب سے بڑے جال جو کبھی محبت کا پردہ اور کبھی احترام کا پردہ اور کبھی فرد کے غیر معمولی روحانی طاقت کا حاصل ہونے کا کہہ کر ڈالا جاتا ہے۔

راہِ منزل

کتابی کورس علم حاضرات' موکلات و جنات کو دو اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسباق کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ یہ کورس اس شعبے میں داخل ہونے والے نئے افراد کی جامع راہنمائی کا فریضہ با احسن طریق سے سرانجام دے سکے۔ ساتھ ہی وہ طالب علم جو موضوع کے حوالے سے ابتدائی علم رکھتے ہیں ان کے لیے بھی اسباق میں ایسا مواد مہیا کیا گیا ہے جو ان کو مہارت تامہ کی طرف لے جانے کا باعث ہو گا۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

روحانی و عملیاتی علوم اور دیگر مخفی علوم میں فرق

پچھلے صفحات میں مختلف علوم پر بحث کرتے ہوئے یہ تحریر کر چکا ہوں کہ عملیات کا موضوع دوسرے تمام علوم مخفی سے ایک خاص حوالے سے مختلف ہے۔

نجوم، جفر، دست شناسی، رمل، ساعت اور اعداد وغیرہ بنیادی طور پر پیشگوئی کے علوم ہیں۔ گویہ انسانی زندگی کو درپیش مسائل کا حل اپنے احاطہ کار کے اندر پیش کرتے ہیں تاہم عملیات کا موضوع پیش گوئی کی بجائے براہ راست فرد کے مسائل کا حل روحانی اور مذہبی حوالے سے پیش کرتا ہے۔

بنیادی طور پر علم عملیات کا وہی کام ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے تاہم ایک حد تک اس کے ذریعے پیشن گوئی کا کام بھی لیا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے سوال کا

جواب نفی یا اثبات میں دیا جاتا ہے۔ تاہم روحانی علوم میں یہ پہلو زیادہ اہم اور بنیادی نوعیت کا نہ ہے بلکہ جزوی کردار کا حامل ہے اور پیشن گوئی وغیرہ کے لیے متعلقہ علوم سے مدد لینا زیادہ انسب مانا جاتا ہے۔

نجوم، اعداد جفر یا پامسٹری وغیرہ سے فرد کو درپیش مسائل جاننے کے بعد ان کا حل مشاورانی حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔ آنے والے وقت اور مسائل وغیرہ کے پیش نظر خاص حکمت عملی اختیار کرنے یا طرز کار میں تبدیلی جیسے امور سے فرد کے مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ علم عملیات اور حاضرات وغیرہ میں اس طرز کار سے ہٹ کر روحانی، مذہبی، شیطانی اور روحی حوالے سے فرد کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے لیے ہمیں کیا طریقہ کار اختیار کرنا ہے یہی بات ہمارا موضوع بحث ہے آئندہ صفحات میں انشاء اللہ تعالیٰ ان معاملات پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔

کورس ہذا کے اسباق کی تیاری میں اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے کہ کورس میں داخلہ لینے والے افراد چاہے وہ اس شعبے میں نئے ہوں یا پرانے، انہیں اس شعبے میں مہارت حاصل ہے یا نہیں، ہمارا مطمع نظر دوران کورس یہ ہے کہ کورس کو ہر فرد کی راہنمائی کے لیے ابتداء سے انتہا تک مکمل تفصیل اور جامعیت کے ساتھ تحریر کیا جائے۔ طلباء کی راہنمائی اس طور کی جائے کہ وہ اس علم میں انسانی حد تک مہارت تامہ کی جانب پرواز کرنے کی صلاحیت حاصل کرسکیں۔

بیان عملیات وروحانیت

عملیات کا معنی ومفہوم

عملیات کا لفظ 'عمل' کی جمع ہے۔ معنی اس کا افسوں' منتر' رسومات وغیرہ کا ہے۔ واحد کی حالت میں اس کا معنی فعل' تاثیر' حکومت' وقت' جادو' منتر' سحر وغیرہ کا ہے۔ عمل کی جمع " اعمال " بھی ہے۔ اس کا معنی افعال' ورد اور وظائف وغیرہ ہے۔

سو ہم کہہ سکتے ہیں کہ علم عملیات کے تحت ہم ایسے قواعد سے بحث کرتے ہیں جن کے زیر اثر مختلف قسم کے اعمال و افعال کی مدد سے روحانی و سحری اعمال یعنی تعویذ' لوح' نقش' ورد اور ایسے دیگر امور انجام دیئے جاتے ہیں۔

عملیات کی ابتداء و تعارف

عملیات کا علم انسانی تہذیب اور باقاعدہ فن تحریر کے وجود میں آنے سے بھی قدیم ہے۔ قدیم زمانے کے عمل حروف کی کرشمہ سازیوں پر مشتمل نہیں تھے بلکہ اشکال کے زیر اثر وجود پاتے تھے۔ خصوصاً اشیاء اور واقعات کی فطری اشکال کا پرتو ہمیں مختلف طلسمات میں ملتا تھا۔ آج بھی آپ فرعونوں، یہودیوں، ہندوں یا کسی بھی دیگر قدیم تہذیبوں کے بنیادی عملیات کو دیکھیں تو عبارتیں خال خال نظر آئیں گی اور اشکال ان میں حاوی ہوں گی۔ کسی بھی چیز کی شکل انسان کی فطرت پر حد درجہ اثر رکھتی ہے کہ یہ صورت دیکھ کر ہی نفرت اور دور رہنے کا احساس غالب آ جاتا ہے۔ کوڑھ کے مریض کو دیکھتے ہی ہر فرد کا دل کانپ جاتا ہے اور اس کو اپنی جان کے لالے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ شگون اور عملیات کی کڑیاں زمانہ قدیم میں ایک ہی تھیں۔ شگون سے طلسم اور طلسم سے عبارت اور عبارت سے نقش کی ترویجی شکل اختیار کی گئی۔

میدان جنگ میں جھنڈے کا گرنا، شکست کی علامت تھی۔ طلسم پر بھی یہی خاص علامت فریق کو نیچا دکھانے اور شکست دینے کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح جنسی طاقت کے لیے جنس سے منسوب اعضاء کی مختلف حالتوں کا دھات یا مٹی پر کندہ کر کے پاس رکھنا یا اس شکل کو مجسم شکل دے کر ہمراہ رکھنا اور پوجنا زمانہ قدیم بلکہ قبل از تاریخ سے لے کر آج تک مروج ہے۔ آج بھی آپ کو کتب میں حضرت سلیمان علیہ

السلام سے منسوب الواح کا ذکر ملے گا۔ صرف اردو، فارسی یا عربی کی کتب ہی نہیں بلکہ انگریز اور دیگر قوموں میں بھی حضرت سلیمانؑ سے منسوب طلسم ملتے ہیں۔

سو حتمی طور پر یہ کہنا کہ عملیات کی ابتداء کب، کہاں اور کیسے ہوئی ناممکن بات ہے۔ جس طرح انسانی تاریخ دوسرے علوم اور امور کے بارے میں خاموش ہے۔ اسی طرح اس علم کی حقیقی ابتداء کے بارے میں بھی خاموشی ہے۔ بہر حال اس کی قدامت کا اندازہ قرآن سے بھی ہوتا ہے۔ بابل اور نینوا کی تہذیب کا بھی اس حوالے سے حد درجہ اہم نام ہے۔

کس قدر یہ علم قدیم ہے اس کا اندازہ کرنے کے بعد اگر اس کی طاقت یا اس کے اثر انداز ہونے کی صلاحیت کو جانچنا چاہیں تو جان لیں کہ زمانہ قدیم میں یہ عمل بادشاہوں کی براہ راست سرپرستی میں پروان چڑھتا رہا ہے۔ قرآن ہی میں حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصے کو لے لیں آپ کو سحری طاقتوں کی اہمیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ رحمٰن کی طاقت اور اثرات کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔ اگر بخاری شریف اور حدیث کی دیگر کتب کا مطالعہ کریں تو رسول اکرمؐ پر بھی جادو ہونے اور اس کے اثرات کا پتا چلتا ہے۔

بالیقین اس حوالے سے مزید بحث ہمارے موضوع کا حصہ اور اہم بھی ہے سو مزید تفصیل آپ کو انشاءاللہ اگلے کتابی کورس میں ملے گی۔

عملیات کی اقسام

یوں تو عملیات کو لاتعداد اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔تاہم اس کی بنیادی طور پر دو بڑی اقسام ہیں۔

اول: نوری

دوم: ناری

نوری علم سے مراد وہ عمل لیا جاتا ہے جو اسلامی حوالے سے جائز ہو اور رحمن کے احکام کے تابع ہو۔ جبکہ ناری علم سے مراد ایسا علم لیا جاتا ہے جو رحمن کی بجائے شیطان کی تعلیمات کے تابع ہو۔

نوری اور ناری کی مندرجہ بالا تعریف بھی مکمل نہیں گو اکثر کتب میں کچھ اسی طرح تحریر ہے۔آیئے آپ کو تفصیل سے اصل صورت حال بتائی جائے۔

نوری علم دراصل ایسا عملیاتی علم ہے جو کسی مذہب کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہو۔تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں میں نوری علم کا وجود نہیں۔دراصل نوری علم جس کو انگریزی میں White Magic بھی کہا جاتا ہے ایسا علم ہے جو فرد کے مذہب سے مطابقت رکھتا ہو۔یعنی اگر ایک فرد مسلمان ہے تو وہ ایسے روحانی علم پر عمل کرے جو اللہ اور رسول کی تعلیم کے برعکس نہ ہو تو نوری

کہلائے گا۔ اسی طرح ایک عیسائی یا ہندو بھی اپنے مذہب کے مطابق کوئی روحانی عمل کرے جو اس کے مذہب کی روح سے متصادم نہ ہو تو یہ نوری یا White علم ہی کہلائے گا۔

اسی طرح وہ عملیات جو عامل کے مذہب کی تعلیم کے برعکس ہوں یا ان کا استعمال منفی طریق سے ہو تو ایسے علوم یا عمل ناری علم/کالے جادو یا Magic Black کے اندر آئیں گے۔ یعنی ہر مذہب اور قوم کے مطابق عملیات کی دو بڑی اقسام نوری اور ناری ہیں۔ نوری وہ جو متعلقہ مذہب کی تعلیم اور رحمٰن کے احکام کے تابع ہو۔ ناری وہ جو متعلقہ مذہب کی تعلیم کے برعکس اور اس کے دینی احکام کے تابع نہ ہو۔

سو آپ کو مسلمانوں کے علاوہ بھی نوری یا ناری علم مل سکتا ہے۔ مگر دوسرے مذاہب کا علم ہمارے مذہب کے حوالے سے ناری ہی ہوگا۔

لیکن اس حوالے سے اہم بات یہ ہے کہ نوری علم یعنی قرآنی علم کو ہی بعض بدبخت کالا علم بنا دیتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے انتہائی گھٹیا اور قابل سزا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا ایک مثال سے سمجھ جائیں۔ ایسے لوگ آیات ربانی کو سیدھا لکھنے کی بجائے الٹ تحریر کرتے ہیں۔ تاکہ برعکس اثرات حاصل کیے جاسکیں۔ اللہ معاف فرمائے۔ اب دیکھیں، ظاہری طور پر نہ شیطان سے مدد مانگی گئی نہ کوئی دیوی نہ دیوتا خدا مانا گیا۔ لیکن جو کچھ کہا گیا وہ ان باتوں سے بھی زیادہ خوفناک اور جہالت پر مبنی ہے۔ ایسے اعمال بھی ہیں جن میں چاہے کسی نیک عبارت عمل کو استعمال

کیا گیا ہو لیکن طریقہ یا مقصد غلط ہو تو یہ وہ چیز ناری میں شامل ہو جائے گی۔

یہاں تک کہ میرے نزدیک کسی کو طلاق دلانے کا عمل کرنا بھی غیر شرعی اور حرام ہے، چاہے اس کے لیے روحانی عمل اختیار کیا جائے وہ شریعت کے اندر آتا ہو۔ کیونکہ مقصد اور مدعا غلط ہے سو عمل بذات خود بھی غلط اور حرام ہو جائے گا۔ جائز رشتے میں تفرقہ پیدا کرنا بالیقین اللہ کے نزدیک احسن قدم نہیں ہو سکتا۔

ناری علوم کے بارے میں جہالت

یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہمارے عامل حضرات اپنے اعمال میں نوری یا ناری علوم کی تفریق نہیں کرتے۔ عموماً عامل ناری علم کے تیر بہدف ہونے کے تصور کے باعث اس کو اختیار کرتے ہیں اور سائلین کو بھی اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ عموماً جنتر، منتر، تنتر اور دیگر کئی اعمال ناری علم کے تحت آتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ عربی میں کوئی عبارت ہے تو وہ نوری یا قرآنی عمل نہیں بن جاتا۔ عربی، عبرانی اور دیگر ملتی جلتی زبانوں میں بھی لاتعداد منتر ہیں جو خلاف اسلام ہیں۔ قرآن کے عربی زبان میں ہونے سے یہ مطلب نہیں کہ ساری عربی قرآن ہے۔ عربی زبان میں بھی اسی طرح گالیاں ہیں جیسے اردو میں۔ عربی زبان میں بھی ایسے ہی فحش، اخلاق سوز اور ننگا ادب ہے جیسے فارسی، اردو اور انگریزی میں ہے۔ سو عربی یا اس سے ملتے ہوئے کسی بھی زبان کے ہر عمل کو قرآنی عمل نہ خیال کریں۔ عربی میں غیر اسلامی اور سحری عمل ایک بہت بڑی تعداد میں دستیاب

ہیں۔ بلکہ اتنا زیادہ مواد ہے جتنا اردو میں بھی نہیں۔

ناری علم سے کیوں بچیں

حقیقت یہ ہے کہ نوری اعمال میں اللہ کی ذات سے مانگا جاتا ہے۔ جبکہ ناری اعمال میں شیطان اور اس کے چیلوں سے۔

ناری اعمال کرنے کے لیے کالے علم میں کامیابی کے لیے اللہ کی بجائے شیطان کو راہبر اور راہنما بنانا پڑتا ہے۔ جس شخص کا قبلہ ہی شیطان ہے وہ کیسا مسلمان ہو گا اور اس کا کیا ایمان ہو گا اس کا خود اندازہ لگا لیں۔ بلکہ اگر یہاں یہ بھی کہا جائے کہ ایسا فرد دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح جو افراد کالے علم سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس کے عاملوں کے پاس جاتے ہیں یا عیسائی یا ہندو عاملوں سے کام کرواتے ہیں بالواسطہ طور پر غیر اسلامی اور شیطانی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں مزید کیا کہوں۔ سمجھ دار کے لیے اشارہ کافی ہے۔

کیا ناری علم طاقت ور ہے؟

عموماً لوگوں کا ناری علم کی طرف رجحان اس لیے بھی زیادہ ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ناری علم کا اثر نوری علم سے جلد اور لازمی ہوتا ہے۔ لیکن اللہ کے بندے یہ بھی تو سوچو ایسا کیوں ہوتا ہے؟

بات مختصر سی ہے۔ نوری علم میں اللہ سے مانگتے ہیں۔

جبکہ ناری علم میں شیطان سے۔

ایک طرف اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ دعا سنتا اور قبول کرتا ہے مگر بقول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعا کی تکمیل اور ظہور کا وقت حکمت الٰہی پر منحصر ہے۔

دوسری طرف شیطان کا اللہ سے یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کے بندوں کو تا قیامت گمراہ کرتا رہے گا۔ بس اس گمراہی کے لیے جیسے ہی اس سے دعا یعنی مدد کی درخواست کی جاتی ہے، مانگا جاتا ہے، وہ فوراً کمربستہ ہو جاتا ہے کہ میں نے یہ کام کر کے اللہ کے اس بندے کو راہ راست سے گمراہ کر کے اپنی طرف متوجہ کرنا ہے۔ شیطان کے سامنے کوئی حکمت نہیں ہوتی، سوائے فرد کو گمراہ کرنے کی حکمت کے، اور وہ فوری طور پر اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے چکر میں ہوتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ نوری کی بجائے ناری بظاہر طاقتور اور تیز اثر خیال کیا جاتا ہے جو کہ غلط ہے۔ کوئی بھی روحانی عمل جو اُصول و قواعد

کے مطابق ہوا پنی موثریت میں کامل مانا جاتا ہے اور وہ مسلمان ہی کیسا ہے جو قرآنی عمل کو موثر نہ مانتا یا خیال کرتا ہو؟

تاہم ایک بات یاد رکھیں آخری حکم اللہ کا ہے آخر کار اس ہی کی حکمت نے غالب آنا ہوتا ہے۔ سو ناری عمل وقتی طور پر تو کامیاب ہو سکتا ہے ہمیشہ کے لیے غلبہ شیطان کا نہیں ہو سکتا۔ انجام کار اس کو شرمندگی ہی اٹھانا ہوتی ہے۔ سو جلد بازی کے چکر میں اپنے ایمان کو خطرے میں نہ ڈالیں۔

جادو کرنے والے کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ "وہ کافر ہے"۔ اب یہ آپ پر ہے کہ آپ کالے علم و عمل میں داخل ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہونا چاہتے ہیں یا مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور دنیا کے ساتھ دین پر بھی استقامت رکھتے ہیں۔

علم عملیات وروحانیات کا حصول کیوں؟

اس علم کے حصول کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ یہ سوال ایک طویل جواب کا متقاضی ہے۔ تاہم یوں سمجھ لیں کہ اس علم کے حصول کی ضرورت درج ذیل امور کی وجہ سے ہے۔

عملیات کے فوائد حاصل کرنے کے لیے

یعنی مختلف قسم کے وظائف اور نقوش وغیرہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مگر یہ فائدہ تب ہی اٹھانا ممکن ہے جب فرد کو اس علم کی الف ب آتی ہو۔ جب تک کوئی اس علم کے اصول وقواعد کو سمجھ نہیں پائے گا اس سے مکمل طور پر فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

سحر سے بچاؤ

عموماً حاسد اور تنگ نظر لوگ دوسروں کو پریشان کرنے کے لیے مختلف عملیاتی حربے استعمال کرتے ہیں۔ ان کا توڑ علم عملیات کے بغیر ممکن نہیں۔

کالے علم کے مقابلے میں

وہ لوگ جو ناری اشغال میں ملوث ہوتے ہیں ان کا مقابلہ کرنے اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے اس علم کو سمجھنا اور اس کے رموز جاننا ضروری ہے۔ علم کا توڑ علم ہی میں پوشیدہ ہے۔ رحمٰن کو شیطان سے طاقت ور اس کے کلام کی مدد سے ہی ثابت کیا جاسکتا ہے۔

بلندی درجات

علم عملیات کے حصول میں روحانی اشغال اختیار کرنا اس کا جزو لازم ہے اور روحانی درجات میں بلندی کا باعث ہوتا ہے۔

علم عملیات کی طرف کون آئے؟

علم عملیات سیکھنے کے خواہش مند ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں۔تاہم ہوتا یہ ہے کہ بلا سوچے سمجھے ہر فرد اس سمت منہ اٹھالیتا ہے۔ یہاں تک کہ کوئی کسی خوبصورت لڑکی کو عشق میں گرفتار کرنا چاہتا ہے تو کوئی عامل کامل بننے کے چکر میں ہے۔کوئی ہمزاد کو قابو کرنا چاہتا ہے۔کوئی ہمزاد کو قابو کر کے ہاتھ ہلائے بغیر دنیا کا ہر کام کرنے کے چکر میں ہے۔کوئی شاہ جنات بننے کے چکر میں ہے اور کوئی حسین اور جمیل پری کو تسخیر کر کے راتیں رنگین کرنا چاہتا ہے۔کوئی راتوں رات کروڑ پتی بننا چاہتا ہے۔اس طرح کے عامل بننے کے خواہشمندوں کی ایک طویل فہرست ہے۔اس ضمن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ:-

تسخیر حاضرات موکلات و جنات کرنی چاہیے کہ نہیں؟اس کے دو جواب ہیں ؛

اول: ہاں

دوم: نہیں

جن'ہمزاد وغیرہ کی تسخیر ناممکن نہیں لیکن اس قدر آسان بھی نہ ہے کہ ہر کوئی

اس کو کر سکے۔اس کے لیے ایک خاص تربیت اور راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر ایک خاص مزاج کے بغیر اس کی تکمیل ممکن نہیں ہوتی۔عام افراد اس تربیت اور راہنمائی کے بغیر ہی صرف ایک عمل کی بنیاد پر تسخیر مکمل کر لینا چاہتے ہیں۔جو کہ خام خیالی ہے۔

میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں ذرا غور کریں۔گلی میں کھیلتے کسی انجان بچے کو دیکھتے ہی آپ اس پر حکم چلانا چاہئیں،اس کو اپنا تابع فرمان کرنا چاہیں تو وہ آمادہ بغاوت ہو جائے گا۔بھاگ جائے گا یا آپ کی زیادتی پر شور مچائے گا یا رونا دھونا شروع کر دے گا۔اس کے برعکس آپ اس کو ایک دو دن آرام پیار کے ساتھ یا کسی لالچ کے تحت اپنی طرف متوجہ کریں تو زیادہ امکان ہے کہ وہ آپ کی طرف رجوع کرے گا اور آپ کے حکم کو مانے گا۔پورے طور پر نہ سہی،جزوی طور پر تو آپ کی طرف رغبت ظاہر کرے گا۔

اسی طرح آپ دیکھیں۔تیاری آپ نے کی ہی نہیں بلکہ تیاری کا آپ کو پتہ ہی نہیں کہ کرنا کیا ہے۔بس عمل پوچھا یا کہیں سے پڑھا اور جناب شروع ہو گئے۔بھائی میرے کیا رزلٹ نکلے گا۔بس ناکامی ہی ناکامی مقدر ہوگی۔بلکہ الٹا رجعت اور پاگل پن اور متفرق امراض و مسائل کا شکار ہوں گے۔سو پہلے اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو اس دشت میں کامیابی دلا سکیں تب اس طرف کا رخ کریں۔

تسخیر کے حوالے سے الگ کورس کا اجراء کیا گیا ہے کیونکہ یہ عملیاتی نقوش و الواح سے نسبتاً الگ موضوع ہے اور اس کے وظائف اور چلہ جات خاص نوعیت اور توجہ کے طالب ہوتے ہیں،سو وہ طلباء جو اس حوالے سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ متعلقہ کورس

ہیں داخلہ لے سکتے ہیں۔

کیا تعویذات موثر ہیں؟

جن بھوت قابو کرنے کی طرح تعویذ و نقش کا بھی معاملہ ہے۔ نقش ہوتا کیا ہے؟ بھرنا کس طرح ہے؟ چال کیا ہوتی ہے؟ قلم کس طرح بنے گا؟ زکوۃ دینی ہے کہ نہیں؟ اور ایسے ہی لاتعداد امور ہیں جن کو سامنے رکھے بغیر لوگ نقش تحریر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اثر نہیں ہوا۔ بھائی میرے اثر ہو گا بھی کیسے؟ جب آپ شربت بنانا چاہیں اور اس میں چینی ہی نہ ڈالیں تو شربت کیسا؟ میں نے تو ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے سامنے کتاب پڑی ہوتی ہے اور دھڑا دھڑ نقش نقل ہو رہا ہوتا ہے۔ عامل صاحب کہتے ہیں کہ رات آپ کے لیے استخارہ کروں گا۔ لوگوں کی ایک لائن لگی ہے استخارہ کروانے والوں کی۔ ان لوگوں کی عقل میں نہیں آتا کہ بھی ایک آدمی ایک رات میں کتنے لوگوں کے لیے استخارہ کر سکتا ہے۔ لوگ خود دھوکہ کھاتے ہیں جان بوجھ کر۔ سامنے کی بات ان کو نظر ہی نہیں آتی۔ بس چلے جا رہے ہیں۔ چند دن قبل ٹی وی پر ایک پروگرام ''استخارہ'' کے نام سے چل رہا تھا اور فر د لمحوں میں اِدھر سوال سُنا اور اُدھر جواب دے دیا۔ یہ کون سا استخارہ ہے۔ استخارہ کرنے کے لیے اللہ کا نام لینا پڑتا ہے اور وقت طلب مسئلہ ہے۔ اب اگر کوئی تسبیح پر ہاں ناں یا عدد یا وقت کے حساب سے جواب دے رہا ہے تو استخارہ کا نام لے کر جھوٹا کیوں بن رہا ہے۔ حالانکہ آپ سچ بول کر بھی حساب بتا سکتے ہیں لیکن ہماری زندگی میں جھوٹ اولیت اختیار کر چکا ہے۔

ٹی وی پر بیٹھے ہیں اور مسلسل لوگوں کے سوالات کے جوابات استخارہ کے نام سے دیئے جا رہے ہیں۔ نامعلوم یہ کس چیز کو استخارہ کہتے ہیں۔ اللہ معاف فرمائے۔

اب تو حالت یہ ہے کہ لوگ نقش، تعویذ یا عمل کے ساتھ گارنٹی دیتے ہیں۔ عمل موثر نہ ہوا تو ایک لاکھ جرمانہ، پانچ لاکھ جرمانہ وغیرہ وغیرہ۔ اللہ کے بندو، خوف کرو اللہ کا۔ کیا تمھاری سمجھ میں نہیں آتا کہ پیر یا عامل آخر انسان ہے خدا تو نہیں۔ وہ کس طرح حتمی طور پر کہہ سکتا ہے کہ یہ عمل ضرور پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ ناکامی، خطا یا کسی کمی بیشی کا امکان واقع ہونے کے بارے میں سوچا ہی نہیں جاتا۔

میرے پاس بھی لوگ آتے ہیں کہ عمل کی گارنٹی دیں۔ لیکن میں نے تو آج تک ایسا نہیں کیا۔ یہ بات نہیں کہ مجھے اپنے پر یا عمل پر یقین نہیں۔ بات یہ ہے کہ میں تو مکمل توجہ اور اپنی تمام تر علمی و عملی صلاحیتوں کے مطابق عمل یا نقش تیار کر دیتا ہوں۔ کام کا ہونا، عمل کا درست کام کرنا اور حسب منشا حصول مقصد ہونا صرف اور صرف ذات الٰہی کی منشا پر منحصر ہے۔ میں عموماً کہتا ہوں میرا اور آپ کا کام دعا کرنا ہے، قبول کرنا یا نہ کرنا ذات الٰہی پر منحصر ہے۔ خدائی کا دعویٰ انسان کو زیب نہیں دیتا۔ یعنی مجھے اپنے آپ پر یا اپنے عمل سے زیادہ ذات الٰہی پر یقین ہے۔ جس کو روپیہ کے لیے متزلزل نہیں کر سکتا۔

کیا دعویٰ کرنے والے عامل اور پیر خدا ہیں کہ رضا الٰہی کے بغیر کوئی پتا ہلانے پر قادر ہیں۔ آخر وہ کس چیز کی گارنٹی دیتے ہیں۔ کیا ان کو دعویٰ حاکمیت ہے؟ محترم آپ لوگ خود دھوکہ کھانے کے شوقین ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ عامل یا پیر خدا نہیں پھر بھی

ایسی گفتگو کرتے ہیں اور ایسے معاملے طے کرتے ہیں۔ لوگ عاملوں، پیروں اور بزرگوں کو اس درجہ طاقت کا حامل خیال کرتے ہیں کہ وہ ان کے لیے جنت کا راستہ بنانے سے لے کر بخشش جیسے کام بھی کرلیں گے۔

میرے بھائیو اور بہنوں یہ بات یاد رکھو جس طرح بیمار ہونے پر ڈاکٹر سے دوا لیتے ہیں اسی طرح مسائل کے حل کے لیے روحانیات اور عملیات سے مدد لی جاتی ہے۔ ڈاکٹر سے دوا لینے کے باوجود مرضی اللہ کی ہے کہ شفا دے یا نہ دے۔ مگر دوا لینا اور دعا کرنا یہ تقدیر میں شامل ہے۔ اس کو ضرور کریں مگر پیر کو پیر اور عامل کو عامل رہنے دیں ان کو خدا نہ بنائیں۔

ذات الٰہی کے ساتھ شریک ٹھہرانا یا کسی لمبے اور درجے پر یہ خیال کرنا کہ کسی بھی انسان کے پاس چاہے وہ نبی ہو یا ولی، خدائی طاقت ہے، غلط اور شرک ہے۔ کوئی بھی انسان جتنی بھی ریاضت کرے وہ انسان ہی رہتا ہے اور اس کو انسان ہی سمجھنا ایمان کی سلامتی ہے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں' اسلام اور دیگر مذاہب میں اصل فرق یہ ہے کہ یہ وحدانیت کا درس دیتا ہے۔ خالق عرش پر ہے مخلوق فرش پر ہے۔ سو ان میں سے کوئی بھی کتنا اہم کیوں نہ ہو وہ خالق کا پرتو کیا' اس کے آس پاس بھی نہیں ہو سکتا۔ جتنی بھی ریاضت کرلے اور واقعتاً اللہ کا مقرب بندہ بن جائے تب بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ خدائی صفات یا اس کے قریب بھی سمجھا جا سکے۔ ایسا سب کچھ شرک ہے اور شرک کے سوا کچھ

نہیں اور اگر کسی نے شرک، وحدانیت میں کیا تو پھر مسلمان کیسا؟

اللہ تعالیٰ خالق ہے اور انسان مخلوق ہے۔ دونوں میں کبھی کوئی تال میل یا کوئی مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسی سوچ ہی ناقص اور قابل مذمت ہے۔

کلام الٰہی کی بڑی تاثیر اور اثر ہے۔ اللہ نے ہر پتھر میں بھی ایک خاص اثر پیدا کیا ہے۔ آپ کی نظروں میں جو بے جان اشیاء ہیں وہ بھی اس کائنات میں اپنا ایک کردار ادا کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ منہ سے نکلنے والے الفاظ بھی فضاء میں ارتعاش پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ عمل میں اثر نہ ہو۔ اب تو ایسے کیمرے وجود میں آ چکے ہیں جو سانس کے نکلنے سے جو زبردست ارتعاش فضاء میں ہوتا ہے اسے انسانی آنکھ کو دکھا سکتے ہیں۔ آپ زمین سے قدم اٹھاتے ہیں اور پھر زمین پر رکھتے ہیں تو آپ کے نزدیک دیگر کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ آپ قدرت کے کرشمہ کو اگر کیمرے کی آنکھ سے دیکھ سکیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جس حرکت کو آپ نے کبھی حرکت خیال ہی نہیں کیا وہ آپ کے اردگرد کیا تبدیلی لاتی ہے؟ ایسے کیمرے جو فضائی ارتعاش کو ریکارڈ کر سکتے ہیں جب ان سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک قدم اٹھا کر زمین پر رکھنے سے ایک ارتعاشی طوفان برپا ہوتا ہے اور تمام فضا میں لہریں گردش میں آ جاتی ہیں۔ سو جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے یا محدود سوچ کے تحت ہے وہ مکمل سچ نہیں ہے۔ فضائی ارتعاش کی طرح روحانی ارتعاش بھی ہوتا ہے جو میدان روحانیات و عملیات میں موثریت کا باعث ہوتا ہے۔

اگر ایسی سہولت نہیں ہے تو بھی آپ ایک اور طریقے سے بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ شدید نزلے کے شکار فرد کی ہمراہی بھی فرد کو نزلے یا کسی چھوت کی بیماری کا شکار بنا دیتی ہے۔ آج کل جو نئے نئے وائرس دریافت ہو رہے ہیں یہ ہاتھ ملانے سے دوسرے تک منتقل ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ بظاہر سانس کوئی تبدیلی ماحول میں پیدا نہیں کرتا، لیکن حقیقت میں اس کے دوررس نتائج ہوتے ہیں جو عام آنکھ سے نظر نہیں آتے اور فرد خیال کرتا ہے کہ سانس لینے سے کوئی ارتعاش یا قابل ذکر حرکت وجود میں نہیں آتی۔ حالانکہ ایک طوفان آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ روحانیات میں بھی کچھ ایسا ہوتا ہے۔ زبان سے بات کا نکلنا جو بنیادی امر ہے اپنے اندر ایک روحانی ارتعاش رکھتا ہے جو موثریت وغیر موثریت، جو منفی و مثبت ہر طرح کی خوبیوں اور خامیوں کا حامل ہوتا ہے۔

بات ہو رہی تھی:

علم روحانیات وعملیات کی طرف کون آئے؟

وہ آئے جو نیک نیت ہو

وہ آئے جو نیک سیرت ہو

وہ آئے جس کا یقین ذات الہی پر مستحکم ہو

وہ آئے جو ذہنی لحاظ سے تندرست ہو اور دماغ میں فتور نہ ہو

وہ آئے جو صرف منفی امتحانی ذہن نہ لائے

وہ آئے جو تنقیدی طبع نہ ہو

وہ آئے جو مذہب پرست ہو

وہ آئے جس کے مزاج میں استحکام ہو

وہ آئے جو اخلاقی اصولوں کی پاسداری کر سکتا ہو

وہ آئے جس کے بڑے اس کے مخالف نہ ہوں

وہ آئے جو اس علم کو وقت دے سکتا ہو

وہ آئے جس میں حسابی قوت ہو

وہ آئے جس کا وجدان ترقی یافتہ ہو

وہ آئے جس کی حسیات تیز ہو

- وہ آئے جو رزق حلال کھاتا ہو

وہ آئے جو منتشر خیال نہ ہو

وہ آئے جو کسی راہنما کی نگرانی میں ہو

وہ آئے جو جلد باز نہ ہواور استقامت اختیار کر سکتا ہو

وہ آئے جو اسلامی مزاج کا ہو

وہ آئے جو پاک صاف رہتا ہو

وہ آئے جو دوسرے مخفی علوم کو جانتا ہو یا جان رہا ہو

وہ آئے جس کا دماغ روشن اور دل رحم والا ہو

وہ آئے جو اس کو بطور علم حاصل کرنا چاہے نہ کہ حسن پرستی یا مادیت پرستی کرنے والا ہو

وہ آئے جس کو بزرگان کے ساتھ انسیت ہو

وہ آئے جو شریعت کا پابند ہو

وہ آئے جو واپسی کا نہ سوچے

کورس کا مواد

کورس جس مواد پر مشتمل ہے اس کو اہم جانیں اور بار بار اس کو پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں، تاکہ آپ کی ذہنی وسعت کے سامان پیدا ہوسکیں اور جیسے جیسے ہم آگے چلیں آپ کامیابی سے روحانی ترقی کی منازل طے کرتے جائیں۔

لوحِ نظر بد

یہ لوح کسی بھی ضرورت یا کام کا استخارہ کرنے کے لیے مفید ہے۔ بعض دفعہ انسان دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے کہ وہ ادھر جائے یا اُدھر جائے۔ جب فیصلہ کرنا بہت مشکل اور ضروری بھی ہو تو ایسے حالات میں اس سے استخارہ و فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کو ہر کام میں استخارہ کے لیے کیا جا سکتا ہے سو آپ حسب منشاء کسی بھی سوال کے جواب کے لیے اطمینانِ قلب سے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کو درست جواب حاصل کرنے میں صد درجہ معاون ثابت ہوگی۔

روحانی خدمات کا معاوضہ اور اسلام

روحانی و عملیاتی خدمات کا معاوضہ لینا بعض لوگوں کے نزدیک غلط ہے اور کچھ کو اس امر کو اس طور لیتے ہیں کہ نا جانے معاوضہ لینے والا کیا گناہ کر رہا ہے۔ حالانکہ عملیات کا معاوضہ لینا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت نبوی بھی ہے اس حوالے سے سطور ذیل میں کچھ مواد احادیث سے بیان کیا جا رہا ہے جس کے ہوتے ہوئے میرے کچھ لینے یا بحث کرنے کی جگہ ہی نہیں رہتی:

صحیح بخاری:

کتاب الطب

حدیث نمبر ۵۷۴۹

حدثنا موسی بن اسماعیل ، حدثنا ابو عوانة ، عب ابی المتوکل ، عن ابی سعید . ان رھطا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انطلقو الی سفرة سافروھا حتی نزلو ابحی من احیا ء العرب، فاستضافوھم، فابوا ان یضیفو ھم، فلدغ سید ذلک الحی، فسعو اله بکل شی ء ال ینفعه شیء ، فقال بعضھم : لو اتیتم ھؤلاء الرھط الزین قد نزلوابکم لعله ان یکون عند بعضھم شیء ، فاتوھم فقالوا: یا ایھا الرھط ان سید نا لدغ، فسعینا له بکل شیء لا ینفعه شیء، فھل عنداحد منکم شیء فقال بعضھم : نعم والله انی لراق ، ولکن والله لقد استضفنا کم فلم تضیفونا ، فما انا براق لکم حتی تجعلو النا جعلا ، فصالحوھم علی قطیع من الغنم فانطلق فجعل یتفل ویقرا الحمد لله رب العالمین سورة الفاتحة آیة نمبر ۲ ، حتی لکانما نشط من عقال فانطلق یمشی مابه قلبة ، قال: فاوفوھم جعلھم الذی صالحوھم علیه،فقال بعضھم: اقسموا فقال الذی رقی : لاتفعلوا حتی ناتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فنذکرله الذی کان، فننظر مایا مرنا ، فقدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکروا له ، فقال : وما یدرک انھا رقیة اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم بسھم۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا، ان سے ابو بشر (جعفر) ان سے ابوالمتوکل علی بن داؤد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے

نے انہیں طے کرنا تھا راستے میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا اور چاہا کہ
قبیلہ والے ان کی مہمانی کریں لیکن انہوں نے انکار کیا، پھر اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے
کاٹ لیا اسے اچھا کرنے کی ہر طرح کی کوشش انہوں نے کر ڈالی لیکن کسی سے کچھ فائدہ
نہیں ہوا۔ آخر انہیں میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جنہوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر
رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی منتر ہو۔ چنانچہ وہ
صحابہ کے پاس آئے اور کہا لوگو: ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے ہم نے ہر طرح کی
بہت کوشش اس کے لئے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کیا تم لوگوں میں سے کسی
کے پاس اس کے لئے منتر ہے؟ صحابہ میں سے ایک صاحب (ابو سعید خدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ ہاں واللہ میں جھاڑنا جانتا ہوں لیکن ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہماری
مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) تو تم نے انکار کر دیا تھا اس لئے میں بھی اس وقت تک نہیں
جھاڑوں گا جب تک تم میرے لئے اس کی مزدوری نہ ٹھہرا دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کچھ
بکریوں (۳۰) پر معاملہ کر لیا۔ اب یہ صحابی روانہ ہوئے۔ یہ زمین پر تھوکتے جاتے اور
(الحمد للہ رب العالمین) پڑھتے جاتے اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی
کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو، بیان کیا کہ پھر
وعدہ کے مطابق قبیلہ والوں نے ان صحابی کی مزدوری (۳۰ بکریاں) ادا کر دی بعض
لوگوں نے کہا کہ ان کو تقسیم کر لو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں، پہلے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں پوری صورت حال آپ کے
سامنے بیان کر دیں پھر دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہیں۔ چنانچہ سب
لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اس کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا جاؤ ان کو تقسیم کر لو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

کتاب فضائل القرآن

حدیث نمبر: ۵۰۰۷

حدثنی محمد بن المثنی، حدثنا وھب، حدثنا ھشام، عن محمد، عن معبد، عن ابی سعید الخدری، قال کنا فی مسیر لنا فنزلنا فجاءت جاریۃ، فقالت: ان سید الحی سلیم، وان نفرنا غیب، فھل منکم راق؟ فقام معھا رجل ما کنا نابنہ برقیۃ فرقاہ، فبرا فامر لہ بثلاثین شاۃ وسقانا لبنا، فلما رجع، قلنا لہ: اکنت تحسن رقیۃ، او کنت ترقی؟ قال: لا ما رقیت الا بام الکتاب، قلنا: لا تحدثوا شیئا حتی ناتی او نسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فلما قدمنا المدینۃ ذکرناہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: وما کان یدریہ انھا رقیۃ، اقسموا واضربوا لی بسھم، وقال ابو معمر: حدثنا عبدالوارث، حدثنا ھشام، محمد بن سیرین، معبد بن سیرین، عن ابی سعید الخدری، بھذا.

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا، کہ ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے معبد بن سیرین نے

اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک فوجی سفر میں تھے (رات میں) ہم نے ایک قبیلہ کے نزدیک پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں۔ کیا تم میں کوئی بچھو کا جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ایک صحابی (خود ابوسعید) اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم کو معلوم تھا کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑ اتو اسے صحت ہو گئی۔ اس نے اس کے شکرانے میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ جھاڑ پھونک کر کے واپس آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کیا تم واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لیں ان بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو۔

چنانچہ ہم نے مدینہ پہنچ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے کیسے جانا کہ سورۃ فاتحہ منتر بھی ہے۔ (جاؤ یہ مال حلال ہے) اسے تقسیم کر لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا۔ اور معمر نے بیان کیا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، کہا ہم سے معبد بن سیرین نے بیان کیا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی واقعہ بیان کیا۔

کتاب الطب

حدیث نمبر: ۵۷۳۷

حدثنی سیدان بن مضارب ابومحمد الباهلی ، حدثنا ابو معشر البصری هو صدوق یوسف بن یزید البراء ،قال : حدثنی عبید الله بن الاخنس ابو مالک، عن ابن ابی ملیکة، عن ابن عباس : ان نفر امن اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم مروا بماء فیهم لدیغ او سلیم، فعرض لهم رجل م اهل الماء .فقال هل فیکم من راق ؟ ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما، فانطل رجل منهم فقراء بفاتحة الکتاب علی شاء، فبرا، فجاء بالشاء الی اصحابه، فکرهوا ذالک ، وقالوا: اخذت علی کتاب الله اجرا، حتی قدموا المدینة ،فقالوا: یارسول الله اخذ علی کتاب الله اجرا، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم، ان احق ما اخذ تم علیه اجرا کتاب الله.

ہم سے سیدان بن مضارب ابومحمد باہلی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابومعشر یوسف بن یزید البراء نے بیان کیا، کہ مجھ سے عبیداللہ بن اخنس ابومالک نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے کہا کہ چند صحابہ ایک پانی سے گزرے جس کے پاس کے قبیلہ میں بچھو کا کاٹا ہوا (لدیغ یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے متعلق شبہ تھا) ایک شخص تھا۔ قبیلہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے۔ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹ

لیا ہے چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صحابی اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی، اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انہوں نے اسے قبول کر لینا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر تم نے اجرت لے لی۔ آخر جب سب لوگ مدینہ آئے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ: ان صاحب نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

کتاب الطب

حدیث نمبر:۵۷۳۶

حدثنی محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبة، عن ابی بشر، عن ابی المتوکل، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم. ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتوا علی حی من احیاء العرب فلم یقروہم، فبینما ہم کذلک اذ لدغ سید اولئک فقالوا: ہل معکم من دواء او راق فقالوا: انکم لم تقرونا ولا نفعل حتی تجعلوا لنا جعلا، فجعلوا لہم قطیعا من الشاء، فجعل یقراء بام القران، ویجمع بزاقہ، ویتفل فبراء فاتوا بالشاء، فقالوا: لا ناخذہ حتی نسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فسالوہ فضحک وما ادراک انہا رقیة

خذوھا واضربوالی بسھم.

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو بشر نے، ان سے ابوالمتوکل نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ درحالت سفر عرب کے ایک قبیلہ پر گزرے۔ قبیلہ والوں نے ان کی ضیافت نہیں کی کچھ دیر بعد اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا، اب قبیلہ والوں نے ان صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑ نے والا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں بنایا اور اب ہم اس وقت تک دم نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لئے اس کی مزدوری نہ مقرر کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کر لیں پھر (ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منہ کا تھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے۔ اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قبیلہ والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے دم بھی کیا جا سکتا ہے، ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

عملیات کا وجود ہے یا نہیں؟

عملیات کا وجود ہے یا نہیں؟

عملیات کام کرتے ہیں یا نہیں؟

اور ایسے لاتعداد ملتے جلتے سوال ہیں، جو مختلف ذہنوں میں اپنا وجود رکھتے ہیں، سو سطور ذیل میں اس حوالے سے ہی کچھ احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جو جادو وغیرہ کے قدیم اور موثر ہونے کا واضح ثبوت ہیں:

صحیح بخاری:

کتاب الطب

حدیث نمبر: ۵۷۶۵

حدثنی عبدالله بن محمد ،قال : سمعت ابن عیینة،یقول :اول من حدثنا به ابن جریج ک،یقول : حدثنی آل عروة ،عن عروة ،فسالت هشاماعنه ، فحدثنا،عن ابیه، عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها،قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم سحر حتی کان یری انه یاتی النساء ولا یاتیهن ،قال سفیان : وهذا اشد مایکون من السحر ،اذا کان کذا،فقال :یا عائشة اعلمت ان الله قد افتانی فیما استفتیته فیه،اتانی رجلان فقعد احدهما عندراسی والاخر عندرجلی،فقال الذی عندراسی للاخر ،مابال الرجل ؟،قال: مطبوب،،قال : ومن طبه؟،قال:لبید بن اعصم رجل من بنی زریق حلیف لیهود کان منافقا،قال : وفیم؟قال: فی مشط ومشاقة،قال: واین ؟قال:فی جف طلعة ذکر تحت راعوفة فی بئر ذروان،قالت: فاتی النبی صلی الله علیه وسلم البئر حتی استخرجه،فقال : هذه البئر التی اریتها، وکان ماء ها نقاعه الحناء،وکان نخلها رء وس الشیاطین،قال: فاستخرج، قالت: فقلت افلا ای تنشرت، فقال : اما الله فقد شفانی ، واکره ان اثیر علی احد من الناس شرا.

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا،کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا،کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی ،وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ سے بیان کی ،اس لئے میں نے (عروہ کے بیٹے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) سے

بیان کیا کہ ان سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہمبستری کی ہے حالانکہ آپ ﷺ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان ثوری نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے کب کا دے دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے دوسرے سے کہا ان صاحب کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک شخص تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا جادو ہے کہاں؟ جواب دیا نر کھجور کے خوشے میں جو زروان کے کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جادو اندر سے نکالا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا رنگین تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنویں میں سے نکالا گیا۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ نے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا۔ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی اب میں لوگوں میں ایک شور ہونا پسند نہیں کرتا۔

کتاب الطب

حدیث نمبر: ۵۷۶۳

حدثنا ابراهیم بن موسی، اخبرنا عیسی بن یونس، عن هشام، عن ابیه، عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها، قالت: سحر رسو ل الله صلی الله علیه وسلم رجل من بنی زریق، یقال له لبید بن الاعصم، حتی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخیل الیه انه کان یفعل الشیء وما فعله، حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلة وهو عندی لکنه دعا ودعا، ثم قال: یا عائشہ:

اشعرت ان الله افتانی فیما استفتیته فیه، اتانی رجلان فقعد احدهما عند راسی والاخر عند رجلی، فقال احدهما لصاحبه: ماوجع الرجل؟، فقال: مطبوب، قال: من طبه؟، قال: لبید بن الاعصم، قال: فی ای شیء؟، قال: فی مشط، ومشاطة وجف طلع نخلة ذکر، قال: واین هو؟، قال: فی بئر ذروان، فاتاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناس من اصحابه، فجاء، فقال: یا عائشة کان ماء ها نقاعة الحناء او کان رء وس نخلها رء وس الشیاطین، قلت یا رسول الله افلا استخرجته، قال: قد عافانی الله فکرهت ان اثور علی الناس فیه شرا فامر بها فدفنت، تابعه ابو اسامة، وابو ضمرة، وابن ابی الزناد، عن هشام، وقال اللیث، وابن عیینة عن هشام فی مشط ومشاقة، یقال المشاطة: مایخرج من الشعر

اذا مشط، و المشاقۃ من مشاقۃ الکتان۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ اشعری نے بیان کیا، کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ بنی زریق کے ایک شخص یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن یا (راوی نے بیان کیا کہ) ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف رکھے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ:

تمہیں معلوم ہے اللہ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا، اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو (فرشتے جبرائیل و میکائیل علیہما السلام) آئے۔ ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔ سوال کیا اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ زروان کے کنویں میں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو فرمایا عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے میں نے عرض کیا یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے عافیت دے دی اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں اس برائی کو پھیلاؤں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جادو کا سامان کنگھی بال خرما کا غلاف ہوتے ہیں اسی میں دفن کرا دیا۔ عیسیٰ بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ اور ابو ضمرہ (انس بن عیاض) اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے یوں روایت کیا اور لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے یوں روایت کیا ہے "فی مشط ومشاقۃ" اسے کہتے ہیں جو بال کنگھی کرنے میں نکلیں سر یا داڑھی کے اور "مشاقۃ" روئی کے تار یعنی سوت کے تار کو کہتے ہیں۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

جادو، روحانیت اور قرآن

سورہ کا وہ حصہ جو روحانیت اور جادو کے وجود اور ان کے فرق کو بیان کرتا ہے اور روحانیت اور جادو کی قدامت کا بھی مظہر ہے۔

سورہ نمل

طٰسٓ ۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں ۔۱۔ مومنوں کیلئے ہدایت اور بشارت ۔۲۔ وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ۔۳۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال ان کیلئے آراستہ کر دیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں ۔۴۔ یہی لوگ ہیں جن کیلئے بڑا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہ

بہت نقصان اٹھانے والے ہیں۔۵۔ اور تمہیں قرآن (اللہ) حکیم وعلیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔۶۔ جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں وہاں سے (رستے کا) پتہ لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارا لاتا ہوں تاکہ تم تاپو۔۷۔ جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو ندا آئی کہ وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے بابرکت ہے اور وہ جو آگ کے اردگرد ہیں اور اللہ جو تمام عالم کا رب ہے پاک ہے۔۸۔ اے موسیٰ میں ہی اللہ، غالب ودانا ہوں۔۹۔ اور اپنی لاٹھی ڈال دو جب اسے دیکھا تو (اس طرح) ہل رہی تھی گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا کہ) موسیٰ ڈرو مت! ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔۱۰۔ ہاں جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اُسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔۱۱۔ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو سفید نکلے گا (ان دو معجزوں کیساتھ جو) نو معجزوں میں (داخل ہیں) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ کہ وہ بے حکم لوگ ہیں۔۱۲۔ جب ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے۔۱۳۔ اور بے انصافی اور غرور سے ان کا انکار کیا کہ ان کے دل ان کو مان چکے تھے سو دیکھ لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔۱۴۔ اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا اور انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔۱۵۔ اور سلیمان داؤد کے قائم مقام ہوئے اور کہنے لگے کہ لوگو! ہمیں (اللہ کی طرف سے) جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر عطا چیز فرمائی گئی ہے بیشک یہ (اس کا) صریح فضل ہے۔۱۶۔ اور سلیمان کیلئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے اور قسم وار کئے جاتے تھے۔۱۷۔ یہاں تک کہ جب چونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چونٹی نے کہا کہ اے چونٹیو!

اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ ۱۸۔ تو وہ اس کی بات سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے الٰہی! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اُن کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو اُن سے خوش جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔ ۱۹۔

واقعہ ملکہ سبا اور علم روحانیات کا بیان

ملکہ سبا کا ذکر، روحانی قوتوں کے درجات اور خاص علم کی اہمیت

سورۂ نمل

انہوں نے جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کہ کیا سبب ہے کہ ہدہد نظر نہیں آتا؟ کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ ۲۰۔ میں اُسے سخت سزا دوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے (اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح پیش کرے۔ ۲۱۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہدہد آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ

کو خبر نہیں اور میں آپ کے پاس (شہر) سبا سے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں۔۲۲۔ میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان لوگوں پر حکومت کرتی ہے اور ہر چیز اسے میسر ہے۔۲۳۔ اور اس کا ایک بڑا تخت ہے میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے اُن کے اعمال اُن کو آراستہ کر دکھائے ہیں اور اُن کو رستے سے روک رکھا ہے پس وہ رستے پر نہیں آئے۔۲۴۔ (اور نہیں سمجھتے) کہ اللہ کو جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو ظاہر کر دیتا اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے کیوں سجدہ نہ کریں۔۲۵۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔۲۶۔ سلیمان نے کہا (اچھا) ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔۲۷۔ یہ میرا خط لے جا اور اُسے اُن کی طرف ڈال دے پھر اُن کے پاس سے پھر آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ ۲۸۔ ملکہ نے کہا کہ دربار والو! میری طرف ایک نامہ گرامی ڈالا گیا ہے۔۲۹۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور مضمون یہ ہے کہ شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔۳۰۔ (بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مطیع و منقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔۳۱۔ (خط سنا کر) کہنے لگی کہ اے اہل دربار! میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو جب تک تم حاضر نہ ہو (اور صلاح نہ دو) میں کسی کام کا فیصلہ کرنے والی نہیں۔۳۲۔ وہ بولے کہ ہم بڑے زور آور اور سخت جنگ جو ہیں اور حکم آپ کے اختیار میں ہے تو جو حکم دیجئے گا (اس کے مآل پر) نظر کر لیجئے گا۔۳۳۔ اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے۔۳۴۔ اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں

۔۳۵۔ جب قاصد سلیمان کے پاس پہنچا تو سلیمان نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہو گے۔۳۶۔اس کے پاس واپس جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر سے حملہ کریں گے جس کے مقابلے کی ان کو طاقت نہ ہوگی اور ان کو وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہوں گے۔۳۷۔سلیمان نے کہا کہ اے دربار والو! کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے؟۳۸۔ جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کو آپ کے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور میں اس (کے اٹھانے کی) طاقت رکھتا ہوں (اور) امانتدار ہوں۔۳۹۔ایک شخص جس کو کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے اُسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے۔۴۰۔سلیمان نے کہا کہ ملکہ (کے امتحانِ عقل کے) لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو دیکھیں کہ وہ سوجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سوجھ نہیں رکھتے۔۴۱۔ جب وہ آ پہنچی تو پوچھا گیا کہ آپ کا تخت بھی اسی طرح کا ہے؟ اس نے کہا یہ تو گویا ہو بہو وہی ہے اور ہم کو اس سے پہلے ہی (سلیمان کی عظمتِ شان کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں۔۴۲۔اور وہ جو اللہ کے سوا (اور کی) پرستش کرتی تھی سلیمان نے اُس کو اس سے منع کیا (اس سے پہلے تو) وہ کافروں میں سے

تھی ۔۴۳۔ (پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلئے جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے پانی کا حوض سمجھا اور (کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا یہ ایسا محل ہے جس میں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں وہ بول اٹھی کہ الٰہی! میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور (اب) میں سلیمان کے ہاتھ پر اللہ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں ۔۴۴۔

ہاروت وماروت

نوری علم کی شیطانی و کالے علم پر غلبہ، حکم الٰہی کا غالب ہونا اور جادو کا کفر ہونا

سورہ البقرہ

کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو (اس کو غصے میں مرجانا چاہیے) اس نے تو (یہ کتاب) اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔ ۹۷۔ جو شخص اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا

اللہ تعالیٰ دشمن ہے۔ ۹۸۔ اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائی ہیں اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں۔ ۹۹۔ ان لوگوں نے جب جب (اللہ سے) پختہ وعدہ کیا تو اُن میں سے ایک فریق نے اُس کو (کسی چیز کی طرح) پھینک دیا حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں۔ ۱۰۰۔ اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر (آخرالزماں) آئے اور وہ اُن کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی اُن میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ ۱۰۱۔ اور اُن (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور اُن باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے تھے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو اُن کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اُس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بُری تھی۔ کاش وہ (اس بات) کو جانتے۔ ۱۰۲۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے۔

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/
علم تسخیر حاضرات موکلات وجنات

السلام علیکم: عزیز طالب علم تسخیر، موکلات و حاضرات پر جو تحریری مواد کتب ورسائل کی شکل میں اس وقت دنیا میں موجود ہے۔ اس کو اگر کوئی فرد تمام زندگی پڑھتا رہے تو اس کا ایک معمولی حصہ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اس حساب سے دو اقساط پر مشتمل یہ کورس کچھ مختصر محسوس ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ اس کورس میں شروع سے لے کر آخر تک علم تسخیر، موکلات و حاضرات کے اصول و قواعد اور دیگر تفصیلات کو انتہائی جامع انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ دراصل اس کورس کے ذریعے آپ کو ایک مکمل طریقہ کار سے روشناس کروایا گیا ہے۔ جس پر عمل کرتے ہوئے آپ اس میدان کے تمام ضروری اور اہم امور پر کماحقہ کمان حاصل کر لیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ تمام اصول و قواعد کو بیک وقت بیان نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کوئی ذہین سے ذہین شخص چند لمحوں میں یا دنوں میں کسی علم پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے طویل تجربے کی روشنی میں اس کورس میں نہایت ہی بہترین ترکیب و تدبیر سے علم تسخیر، موکلات و حاضرات کے معاملات اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ معمولی توجہ سے آپ ان کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ مہارت بھی حاصل کر لیں گے۔ شرط صرف یہ ہے کہ ہر روز کچھ وقت ان اسباق کو سمجھنے پر صرف کریں۔

بعض طالب علم صرف ایک دفعہ یا نیم دلی یا بلا توجہ کورس پڑھتے ہیں اور سوالات کی لائن لگا دیتے ہیں جو کہ ایک غلط طریقہ کار ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں:

وہ امور جو کورس میں بیان کر دیئے گئے ہیں ان کو سمجھنا اور بار بار پڑھنا آپ کے اپنے ذاتی مفاد میں ہے اور یہ امر آپ کی علمی سطح میں اضافہ کا باعث بنے گا۔ کورس پر توجہ دیئے بغیر آگے بڑھنے کا مطلب وقت اور پیسہ برباد کرنا ہے۔ جب آپ حصول علم

کے لیے تیار ہی نہیں تو پھر علم سے آپ کا رابطہ نہیں ہے۔ بس آپ خیال کر رہے ہیں کہ آپ آگے بڑھ رہے ہیں، فی الحقیقت آپ پیچھے کی طرف جا رہے ہوتے ہیں۔

سو امید ہے ہر ماہ ارسال کردہ کورس کو آپ پوری توجہ سے پڑھیں گے اور اس کے ہر لفظ پر عبور حاصل کریں گے اور اگر آپ نے محنت کی تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس عظیم علم کے ماہر نہ بن سکیں۔

زیر نظر کورس میں اگر کوئی بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے یا اس سلسلے میں کوئی مشکل درپیش ہو تو پہلے تحریر کردہ طریقہ کار کے مطابق سوال ارسال کر کے آپ اس کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔

تسخیر، موکلات و حاضرات کے حوالے سے بھی آپ پہلے کورس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ جتنا سبق ارسال کیا گیا ہے پہلے اس میں مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔

پھر باقی باتیں بھی سمجھ میں آ جائیں گی۔ کورس پوری توجہ اور دلجمعی سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔

دعا گو

خالد اسحاق راٹھور

ایم اے ہسٹری

تقسیم اسباق

علم تسخیر، موکلات و حاضرات کے کورس کو دو اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔
اسباق کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ یہ کورس اس شعبے میں داخل ہونے والے نئے افراد کی جامع راہنمائی کا فریضہ باحسن طریق سے سرانجام دے سکے۔ ساتھ ہی وہ طالب علم جو تسخیر، موکلات و حاضرات کے حوالے سے ابتدائی علم رکھتے ہیں ان کے لیے بھی اسباق میں ایسا مواد مہیا کیا گیا ہے جو ان کو مہارت تامہ کی طرف لے جانے کا باعث ہوگا۔

ایک بات کی وضاحت بہرحال ضروری اور اہم ہے اور وہ یہ ہے کہ حاضرات بالذات کوالگ موضوع بحث نہیں بلکہ عملیات اور روحانیات کی ایک شاخ ہے اور چلہ کشی اور وظائف کے زمرے میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ سو وہ تمام افراد جو اس کتابی کورس کو کر

رہے ہیں کہ بارے میں حسن ظن یہ رکھا گیا ہے کہ وہ پہلے سے ہی میدان عملیات و روحانیات کے شہسوار ہیں۔

ان کے بارے میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ عملیات کے شعبہ میں عمل دخل رکھتے ہیں اور باقاعدہ تعلیم اس حوالے سے حاصل کر چکے ہیں۔ تاہم اگر آپ کے معاملہ میں ایسا نہیں ہے تو پھر ضروری ہے کہ آپ ادارہ ہذا کے عملیات پر شائع شدہ کورس اور تسخیر موکلات و حاضرات کتاب سے ضرور استفادہ کریں۔ تاکہ وہ تمام بنیادی اُمور اور راہنمائی آپ کو ہو سکے جس کو یہاں اس لیے بیان نہیں کیا گیا کہ اس کی یہاں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس میدان میں داخل ہونے والوں کو اس حوالے سے مکمل واقفیت پہلے سے ہونی چاہیے۔

علم عملیات وروحانیات اور دیگر مخفی علوم میں فرق

پچھلے صفحات میں مختلف علوم پر بحث کرتے ہوئے یہ تحریر کر چکا ہوں کہ روحانی عملیات اور تسخیر، موکلات و حاضرات کا موضوع دوسرے تمام علوم مخفی سے ایک خاص حوالے سے مختلف ہے۔

نجوم، جفر، دست شناسی، رمل، ساعت اور اعداد وغیرہ بنیادی طور پر پیشگوئی کے علوم ہیں۔ گو یہ انسانی زندگی کو درپیش مسائل کا حل اپنے احاطہ کار کے اندر پیش کرتے ہیں تاہم تسخیر، موکلات و حاضرات کا موضوع پیش گوئی کی بجائے براہ راست فرد کے مسائل ومعاملات کے غیر مرئی حل کے ساتھ وابستہ ہے۔

نجوم، اعداد جفر یا پامسٹری وغیرہ سے فرد کو درپیش مسائل جاننے کے بعد ان کا حل مشاورتی حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔ آنے والے وقت اور مسائل وغیرہ کے پیش نظر خاص حکمت عملی اختیار کرنے یا طرز کار میں تبدیلی جیسے امور سے فرد کے مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ علم تسخیر، موکلات و حاضرات میں اس طرز کار سے ہٹ کر روحانی، مذہبی، شیطانی اور روحی حوالے سے فرد کے مسائل کو حل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ اس کے لیے ہمیں کیا طریقہ کار اختیار کرنا ہے یہی بات ہمارا موضوع بحث ہے آئندہ صفحات میں انشاء اللہ تعالیٰ ان معاملات پر سیر حاصل بحث کی جائے گی۔

اس کورس کے تحت علم تسخیر، موکلات و حاضرات کے کورس کو دو اسباق میں تقسیم کیا

گیا ہے۔ اسباق کی تیاری میں اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے کہ کورس میں داخلہ لینے والے افراد چاہے وہ اس شعبے میں نئے ہوں یا پرانے، انہیں اس شعبے میں مہارت حاصل ہے یا نہیں، ہمارا مطمع نظر دوران کورس یہ ہے کہ کورس کو ہر فرد کی راہنمائی کے لیے ابتداء سے انتہا تک مکمل تفصیل اور جامعیت کے ساتھ تحریر کیا جائے۔ طلباء کی راہنمائی اس طور کی جائے کہ وہ اس علم میں انسانی حد تک مہارت تامہ کی جانب پرواز کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکیں۔

لوحِ مریخ و تحفظ و رد سحر

دشمن سے حفاظت، حاسدین پر غلبہ حاصل کرنے، دشمنوں کو شکست دینے، ان کی تکلیفوں سے محفوظ رکھنے، مقدمہ یا لڑائی میں کامیابی، صحت، بحری و آبی امراض سے بچاؤ، تحفظ اور قوت جسمانی جیسے فوائد حاصل کرنے کے لیے یہ لوح استعمال ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے آپ ایک خاص قسم کا روحانی تحفظ حاصل کریں گے۔ مختلف مردانہ امراض، مسائل اور ازدواجی و جسمانی مسائل کے حل، مردانہ طاقت، صحت، جسمانی حالت کی بہتری کے ساتھ ساتھ کالا جادو، آسیب، سحر اور بندش وغیرہ سے بچاؤ کے لئے بھی لوحِ مریخ استعمال کی جاتی ہے۔ ان حوالوں سے یہ ایک لاجواب لوح ہے۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

تدریسی مواد

علم تسخیر، موکلات، حاضرات اور جنات کے اس کورس میں راٹھور پبلشرز کے تحت شائع شدہ مختلف کتب سے بھی مواد کو بطور ریفرنس شامل کیا گیا ہے۔ اس کورس میں جو کتب آپ کو مددگار ہو سکتی ہیں ان کی فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے۔ تاہم خیال رہے یہ کورس اپنے اندر مکمل جامعیت لیے ہوئے ہیں اور آپ کو اس حوالے سے کسی کتاب وغیرہ کی خریداری کا نہیں کہا جائے گا۔ ذیل میں کتب اور دیگر مواد کی جو فہرست دی جا رہی ہے یہ اس لیے ہے کہ آپ اگر مزید حصول علم کی خواہش رکھتے ہوں یا اُن کو کتب بینی کا شوق ہے تو درج ذیل کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر کوئی اور مواد بھی سامنے آیا تو اس کا ذکر موقع پر کر دیا جائے گا:

- ☆ راہنمائے عملیات۔
- ☆ علم الحروف۔

☆ اُصول وقواعد عملیات

☆ راہنمائے عملیات (ماہنامہ)

☆ خالد روحانی جنتری

☆ تسخیر، موکلات و حاضرات

علم تسخیر، موکلات و حاضرات سے آپ کیا کام لے سکتے ہیں؟

اس حوالے سے درج ذیل چند اہم امور ہیں، لیکن کسی بھی علم سے کیا فائدہ اور کس طرح لیا جا سکتا ہے، اس کا دارومدار اُس فرد پر ہوتا ہے جو علم کو استعمال کر رہا ہے۔ علم بذات خود کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ یہ استعمال کنندہ پر منحصر ہے کہ وہ کس صلاحیت اور ذہن کا مالک ہے۔

☆ انسانی مسائل کا روحانی و حاضراتی نوعیت کا حل

☆ میدانِ تسخیر وغیرہ میں راہنمائی

☆ جادو، ٹونہ اور آسیب وغیرہ کا علاج

☆ حاضرات اور موکلات وغیرہ سے کام لینا و طلب کرنا

علم عملیات کی تقسیم

موضوعِ زیرِ بحث پر بات کرنے کی بجائے عملیات کی طرف جانے کی ایک خاص

وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر فرد سمجھ لے کہ تسخیر، موکلات و حاضرات بذات خود انفرادی حیثیت کے حامل نظر آتے ہیں، لیکن یہ دراصل علم عملیات کے تابع ہیں۔ سو ان موضوع میں مہارت ایک حد تک علم عملیات کے بنیادی اُصول و قواعد سے واقفیت سے مشروط ہے۔

عملیات کے فن کو بلحاظ نوعیت دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اول: تکنیکی۔

دوم: روحانی۔

ان دونوں حصوں میں فرق کیا ہے؟

درحقیقت عملیات میں کسی بھی عامل کو عمل کو تیار کرنے کے لیے نقوش کے حسابی قواعد اور درست وقت کے انتخاب کے لیے ساعات و نجوم کے علم سے مکمل واقفیت ضروری ہے۔ اس سارے طریقہ کار کی سمجھ بوجھ کا تعلق عملیات کا حسابی یا تکنیکی حصہ ہے۔ جبکہ عملیات کی اثر پذیری کے لیے روحانی قوت کی پیدائش اور اضافہ درکار ہوتا ہے یہی علم عملیات کا دوسرا حصہ ہے۔ یعنی کسی بھی فرد کے روحانی مدارج میں اضافہ تا کہ وہ جو بھی نقش یا لوح وغیرہ تحریر کرے اس میں تاثیر پیدا ہو، اور وہ بطور عامل کام کر سکے اور اپنی ذات کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے موثر روحانی نقوش و اعمال تیار کرنے کی روحانی قوت اس میں پیدا ہو۔ یہی قوت اور سوچ تسخیر کے موضوع کی اصل اور بنیادی

روح ہے۔

تسخیر، موکلات وحاضرات کا کورس عملیات کے شعبہ کی اہم کڑی ہے۔ اس کورس کے کرنے والوں کے لیے خاص مشورہ کہ اگر آپ نے عملیات کا کورس نہیں کیا تو لازمی عملیات کا کورس کریں۔ اس کورس سے آپ کو عملیات کے موضوع سے مکمل آگاہی ہو جائے گی۔ تسخیر، موکلات وحاضرات وغیرہ کا علم الگ سے خیال کیا جاتا ہے لیکن دراصل یہ علم عملیات کی ایک برانچ ہے۔

کورس کرنے والے اکثر افراد کی خواہش ہوتی ہے کہ عملیات کو چھوڑ کر ان کو حاضرات کا کورس کروادیا جائے یا بہت سارے لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ان کو عملیات کی سمجھ ہے، بس حاضرات کا کورس کروادیں۔ اس طرح ہر فرد کا اپنا اپنا نکتہ نظر ہوتا ہے۔ سو ادارہ نے اس بحث سے ہٹ کر حاضرات کا کورس الگ کر دیا ہے۔ تاہم ہر طالب علم کو اس حوالے سے راہنمائی اور مشاورت دے دی جاتی ہے کہ وہ اگر علم عملیات کا کورس کرے تو بلحاظ ترتیب اور تکنیکی نکتہ نظر سے جامعیت کا ایک عنصر اس میں پیدا ہوگا۔ روحانی حوالے سے ایک روشنی اس کا حصہ بنے گی۔

علم تسخیر، موکلات' حاضرات اور جنات سیکھنے سے قبل

علم تسخیر، موکلات و حاضرات کے زیر نظر کورس میں محدود اُمور پر بحث کی جائے گی اور آپ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ بنیادی طور پر یہ کورس تسخیر، موکلات' حاضرات اور جنات سے متعلق ہے سو دیگر علوم یعنی اعداد' ساعات و نجوم وغیرہ کا صرف علامتی طور پر اس کورس میں ذکر آئے گا اور وہ جو متعلقہ علم کو مکمل طور پر سمجھنے کے خواہش مند ہوں یا علوم میں مہارت کے خواہش مند ہوں ان کو اس کے کورس کے علاوہ ان کورسز کی بھی تعلیم الگ سے حاصل کرنی چاہیے۔ اس کورس میں صرف متعلقہ موضوع ہی زیر بحث بنایا گیا ہے۔

علم تسخیر، موکلات و حاضرات سیکھنے کے خواہش مند ہزاروں بلکہ لاکھوں کی

تعداد میں ہیں۔ تاہم ہوتا یہ ہے کہ بلا سوچے سمجھے ہر فرد اس سمت منہ اٹھا لیتا ہے۔ یہاں تک کہ کوئی کسی خوبصورت لڑکی کو عشق میں گرفتار کرنا چاہتا ہے تو کوئی عامل بننے کے چکر میں ہے۔ کوئی ہمزاد کو قابو کرنا چاہتا ہے۔ کوئی ہمزاد کو قابو کر کے ہاتھ ہلائے بغیر دنیا کا ہر کام کرنے کے چکر میں ہے۔ کوئی شاہ جنات بننے کے چکر میں ہے اور کوئی حسین اور جمیل پری کو تسخیر کر کے راتیں رنگین کرنا چاہتا ہے۔ کوئی راتوں رات کڑوڑ پتی بننا چاہتا ہے۔ اس طرح کے عامل بننے کے خواہشمندوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ اس ضمن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ:۔

تسخیر، موکلات و حاضرات وغیرہ کیا ہر فرد کے ممکن ہیں؟

اس کا جواب ہے:

اول: ہاں

دوم: نہیں

جن، ہمزاد وغیرہ کی تسخیر یا حاضرات وغیرہ ناممکن نہیں لیکن اس قدر آسان بھی نہ ہے کہ ہر کوئی اس کو کر سکے۔ اس کے لیے ایک خاص ترتیب اور راہنمائی کے علاوہ انتھک ہمت، محنت، قوت، ارتکاز توجہ، مستقل مزاجی اور عزم خاص کی ضرورت ہوتی ہے اور عام افراد اس تربیت اور راہنمائی کے بغیر ہی صرف ایک عمل کی بنیاد پر تسخیر مکمل کر لینا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کے نزدیک یہ عمل ڈھائی منٹ، ڈھائی گھنٹے پر ہی کیوں نہ مشتمل ہو۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں ذرا غور کریں۔ گلی میں کھیلتے کسی

انجان بچے کو دیکھتے ہی آپ اس پر حکم چلانا چاہئیں اس کو اپنا تابع فرمان کرنا چاہیں تو وہ آمادہ بغاوت ہو جائے گا۔ بھاگ جائے گا یا آپ کی زیادتی پر شور مچائے گا یا رونا دھونا شروع کر دے گا۔ اس کے برعکس آپ اس کو ایک دو دن آرام پیار کے ساتھ یا کسی لالچ کے تحت اپنی طرف متوجہ کریں تو زیادہ امکان ہے کہ وہ آپ کی طرف رجوع کرے گا اور آپ کے حکم یا بات کو مانے گا۔ اسی طرح آپ دیکھیں تیاری آپ نے کی ہی نہیں بلکہ تیاری کا آپ کو پتہ ہی نہیں کہ کرنا کیا ہے۔ بس عمل پوچھا یا کہیں سے پڑھا اور جناب شروع ہو گئے۔ بھائی میرے کیا رزلٹ نکلے گا۔ بس ناکامی ہی ناکامی مقدر ہو گی۔ سو پہلے اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو اس دشت میں کامیابی دلا سکیں تب اس طرح کا رخ کریں۔

تسخیر و ہمزاد و موکلات و جنات و پری وغیرہ کے حوالے سے عملیات تو آپ نے لاتعداد پڑھے ہوں گے اس کورس کا مقصد صرف یہ نہیں کہ ان اعمال میں مزید اضافہ کر دے اور آپ کہہ سکیں کہ میرے پاس فلاں عمل بھی ہے اور فلاں بھی اور یوں آپ کے پاس غیر موثر قواعد تسخیر، ہمزاد، موکلات و جنات کی تعداد میں اضافے کے علاوہ کچھ فرق نہ پڑے۔

اس کورس کا حقیقی مقصد یہ کہ حاضرات اور تسخیر سے متعلق امور پر ایک "راست فکر" کی طرف آپ کو لے جایا جائے۔ مختلف قاعدے اور بے تکے کلیے اور فارمولے بیان کرنے کی بجائے حقیقی امر کی جانب آپ کی راہنمائی کی جائے تا کہ آپ اگر محنت کریں تو اس کا پھل دیکھ سکیں۔

تجربہ بتاتا ہے کہ عمل غلط نہیں ہوتا عامل غلط ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف لوگوں

کو بتایا جائے تو نتائج مختلف ہوتے ہیں۔ نتائج کے مختلف ہونے کی بنیادی وجہ فرد کی طبع اور اس طبع کے تحت وہ رویہ اہم ہے جو عمل کے دوران اختیار کیا گیا۔ فرد کی سوچ سے لے کر اس کا ہر ہر فعل عمل کی کامیابی یا ناکامیابی یا ان دونوں کے درمیان کسی سطح کا حصول ظاہر کرتا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جہاں بعض اوقات جان مار کر بھی کچھ نہیں ملتا ہے اور بعض اوقات کامیابی غیر متوقع طور پر سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔ لیکن یہ فقرے کس کامیابی یا گارنٹی کا پیش خیمہ نہیں۔ بلکہ حقیقت کی آگاہی سے متعلق ہیں۔ کوئی بھی عامل دوران عمل کہاں کھڑا ہوگا اس بارے حتمی طور پر پیش گوئی نہیں کی جا سکتی۔

سو کامیابی یا ناکامیابی، کامیابی کے بعد ناکامی یا ناکامی کے بعد کامیابی وغیرہ جیسی کیا صورت حال پیش آئے گی، اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اگلے مرحلے میں کیا ہوگا یا کسی امر کا ردعمل کیا ہوگا، ایک عامل کے بس کی بات نہیں۔ ہاں استاد ہی اس حوالے سے راہنمائی کر سکتا ہے۔ سو کوئی بھی فرد بالذات شروع نہ ہو جائے بلکہ راہ راست کے لیے کسی کھلے دروازے کا سہارا لے۔ بات مشکل نہیں، لیکن ہضم بھی نہ ہوئی ہوگی، لیکن ہضم کرنے کی کوشش کریں۔ راستہ ہی یہ ہے۔

حاضرات ہیں کیا؟

حاضرات سے مراد عموماً یہ لیا جاتا ہے کہ فرد کے انگوٹھے، شیشے یا ایسی ہی کسی دیگر واسطے کے ذریعے غیر مرئی مخلوق حاضر ہو کر ہر سوال کا جواب دے دے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ تعریف حاضرات کے موضوع کا مکمل احاطہ کرتی ہے؟

نہیں۔

تسخیر موکلات ہو یا تسخیر جنات، کوئی پری ہو یا کوئی بھوت یا کوئی چڑیل یا تسخیر ارواح ہو یا کشف القبور، ہر ایک امر در حقیقت حاضری ہی کی کسی نہ کسی قسم یا درجے سے تعلق رکھتا ہے۔

تسخیر جن کیا ہے؟

تسخیر پری کیا ہے؟

تسخیر موکل کیا ہے؟

اس حوالے سے کچھ تحریر نہیں کرتا۔ صرف تفکر کے لیے مواد دیتا ہوں۔ سوچیں کہ تسخیر جن کسی حوالے سے حاضرات سے متعلق امر ہے یا نہیں؟

کسی پری کو تسخیر کرنا ہے۔

کسی موکل پر قابو پانا ہے۔

کوئی چڑیل قابو کرنے کے چکر میں ہیں۔

کسی دیوی / دیو کو حاضر کرنا ہے۔

کسی کی روح کو تابع کرنا ہے

کشف القبور میں مہارت کے شائق ہیں۔

سو حاضری ہی اصل امر ہے۔ یہ مرئی بھی ہوتی ہے اور غیر مرئی بھی۔ یہ مادی بھی ہوتی ہے اور روحانی بھی۔

عمل ایک ہو۔

ارادہ ہر دفعہ فرق ہو۔

نتیجہ ہر دفعہ الگ ہوگا۔

بات کیا ہوئی؟ سوچیں!

عمل اہم نہیں۔

ارادہ اہم ہے۔

ارادہ کیا ہے؟

ارادہ دراصل نیت ہے۔

ارادہ اور نیت کیا ہے؟

ارادہ اور نیت، سوچ ہے۔

سو وہ جو عبارت و نوعیت عمل پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے عبارت، عبارت رہتی ہے۔ اپنا روپ بدلتی نہیں۔

اور وہ جو خاص سوچ رکھتے ہیں ان کی سوچ عبارت کو شکل دے دیتی ہے۔

اور شکل بھی وہ جو وہ تصور کرتے ہیں۔

ادھر تصور بدلا ادھر شکل بدلی۔

یہ کوئی جادو یا پڑھائی کے اثر کی بات نہیں، یہ صرف سوچ کی بات ہے۔

میرے نزدیک عبارت مکمل اہم نہیں۔

اہم وہ ہے، جس کو بیان کر دیا۔

اگر اس کو ذہن میں بٹھا لیا اور سمجھ بھی لیا تو معاملہ آسان ہے۔

بصورت دیگر قواعد ایک ہزار بھی بیان کر دیئے جائیں، نتیجہ شاید کچھ بھی نہ نکلے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کورس میں اب تک آپ کو کوئی قاعدہ نظر نہیں آیا۔

میں کثرت قواعد پر یقین ہی رکھتا۔ علمی بنیاد پر تو ایک ہزار قواعد تحریر کر سکتا ہوں۔

لیکن اس سے ہوگا کیا؟

آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ ان میں سے موثر کون سا ہے اور کون سا نہیں؟

پھر کوئی جن حاصل کرنا چاہے اور کوئی پری زاد کا خواہشمند ہو اور کوئی ہمزاد یا بونے کا طالب ہو تو کیا کیا جائے۔

قواعد تو اتنے ہیں کہ دو سو اسباق کیا سو اسباق بھی لکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ نہ میرا راستہ ہے نہ طریقہ۔

پہلی بات کو دہراتا ہوں، آزمائش کے لیے:

ہر حاصل نتیجہ آپ کی سوچ کا مظہر ہے۔ اگر آپ کی سوچ ایک جگہ مرتکز نہیں تو پھر کچھ نہیں ہو سکتا۔

آپ ناکام ہوں یا کامیاب۔

وجہ اس کی ایک ہی ہوگی۔

آپ کی سوچ۔

آپ جزوی کامیابی حاصل کریں یا جزوی ناکامی۔

وجہ اس کی ایک ہی ہے۔

آپ کی سوچ۔

یہ دنیا خالق کے ایک حکم کا نمونہ ہے۔

حکم کی سمتیں اور توانائی دیکھیں۔

کیا کیا کچھ سامنے لے آئی۔

بار بار کا حکم۔

نئے سے نیا حکم۔

نئی سوچ۔

نیا خیال۔

نئی مشق۔

نیا اُصول۔

نیا فارمولا۔

نیا مشورہ۔

نیا اُستاد۔

نیا پیر۔

نیا مرشد۔

نئی کتاب۔

بہت پرانی کتاب کی دریافت نو

بیاض ذاتی۔

عمل ذاتی۔

خاص عمل۔

نیا عمل۔

پوشیدہ عمل۔

صدری عمل۔

خاندانی عمل۔

بیاض ذاتی۔

بیاض خاص۔

بیاض داداجی۔

اُستاد خاص۔

یہ سب کچھ کیا ہے۔

بات سمجھنے کی ہے۔ جب گائے ذبح کرنے کا حکم اللہ کی طرف سے آ گیا؛

تو پھر یہ کیسی ہو؟

کیسی نہ ہو؟

معاملہ کو اُلجھانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ سلجھانے کا نہیں۔

سو کامیابی کا حصول مطلوب ہے تو ایک امر پر قائم رہنا اور اس کے لیے کام کرنا کافی ہے۔ کہ روٹ بدلنے سے معاملہ حل نہیں ہوگا۔ جتنی بار راستہ بدلیں گے منزل سے دور ہوں گے۔

جتنی بار واپس جا کر نئی سمت بڑھیں گے اتنا ہی بے سمتی کا احساس بڑھے گا۔

کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے۔

راستہ کامیابی کا ایک ہے۔

ذہن کو کمزور نہ ہونے دیں۔

کمزور ذہن کچھ نہیں دے سکتا۔

ایک کمزور جسم سے تو گزارا ہو سکتا ہے۔

لیکن ایک کمزور ذہن کے ساتھ گزارا نہیں ہو سکتا۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

تسخیر حاضرات اور موکلات وغیرہ کے حوالے سے مختلف قواعد کا بیان ہماری کتاب تسخیر موکلات و حاضرات میں آ چکا ہے۔ تاہم یہاں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا جائے گا، جس کی سند نہ دینا اس عمل کے ساتھ زیادتی ہو۔

اس نفس مضمون کا عنوان "حاضرات، موکلات، جنات یا تسخیر" وغیرہ میں سے کوئی بھی نہیں رکھا گیا۔ بلکہ صرف اور صرف "اللہ الصمد" تحریر کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

اس کی وجہ کورس میں آنے والی تمہید سے دوبارہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

ایک ہی لفظ ہوتا ہے۔

کوئی اس کو گالی کے طور پر استعمال کرتا ہے'

کوئی اس کو نفرت کے طور پر استعمال کرتا ہے'

کوئی اس کو متوجہ کرنے کے لیے'

اور کوئی اس کو پکارنے کے لیے'

اور کوئی متنبہ کرنے کے لیے'

اور کوئی اس کو لاڈ سے بلانے کے لیے'

اور کوئی اس کو محبت سے بلانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

ان میں فرق کیا ہوتا ہے؟

جس سے بلانے والے پکارنے والے کی سوچ مقابل تک منتقل ہوتی ہے۔

بلانے یا پکارنے کے طریقہ کا۔

یہی جواب آپ دیں گے۔

جی ہاں آپ نے درست جواب دیا

لیکن درحقیقت یہ درست جواب نہیں ہے۔

دراصل بلانے یا پکارنے کے پیچھے ایک سوچ کارفرما ہوتی ہے اور وہ بلانے یا

پکارنے کے طریقہ کار کو سامنے لاتی ہے۔

سو عام آدمی کے نزدیک تو پکارنے کا طریقہ کار اہم ہے؛ لیکن سمجھ دار کے نزدیک وہ سوچ جو پکارنے کے پیچھے کارفرما ہے وہ اہم ہے۔

یہی وہ بات ہے جو اہم ہے۔

یہی وہ بات ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے۔

یہی وہ بات ہے جو راہنما ہے۔

یہی وہ بات ہے جو آخرکار کامیابی کی ضامن ہے۔

سوچ اور ارادہ

یہی وہ سوچ ہے جو دو افراد کے تعلق کو لہروں میں منتقل کر کے دوسرے تک پہنچاتی ہے۔ یہ بات صرف یہاں تک محدود نہ ہے بلکہ ہمارے موضوع کا بھی حصہ ہے۔

یہی بات اس عمل کی ہے جو یہاں بیان کر رہا ہوں۔ اس عمل کی خاصیت یہ ہے کہ آپ اس کو حاضرات، جنات و موکلات وغیرہ جیسے کسی بھی مقصد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

اپنی سوچ کو ارادہ دیں!

اور یہ ارادہ ایک تخلیق سامنے لائے گا۔

آپ کی یہ تخلیق اس رزلٹ کو لائے گی جو آپ کے ذہن میں تھی، وہ جس پر آپ ارتکاز کر رہے تھے۔

آپ سمجھ رہے ہیں کیا تحریر کیا گیا ہے؟

سوچ

ارادہ

تخلیق

تکمیل

یہ ہے کل راستہ:

لیکن اگر اس سوچ کے ساتھ درست عمل کی طرف راہنمائی نہ کی جاتی تو خود فریبی کا عنصر وجود میں آتا ہے اور یہاں ہی سے وہم کا وجود بھی پیدا ہوتا ہے۔ غیر مناسب راہنمائی اور عمل کی موجودگی فرد کو اس طرف لے جاتی ہے جس کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

تصور جب بنیاد کے بغیر حقیقت کا روپ دھارتا ہے تو ایک ہیولا ایک بلبلہ ہی ہوتا ہے۔ جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی اور جب فرد تخیل سے باہر آتا ہے تو اس کی دنیا اُجڑ چکی ہوتی ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ حقیقت بھی اسی سوچ، تخیل اور فکر کے اندر چھپی ہوئی ہے۔ اب یہ سمجھ اور قسمت کی بات ہے کہ کس کی قسمت میں صرف سمندر میں غوطہ لگانا لکھا ہے اور کس کی قسمت میں سمندر میں غوطہ لگا کر موتی پانا بھی لکھا ہے۔

اس عمل کو اختیار کریں، لاتعداد اعمال کا ایک عمل اور لاتعداد تکنیکی مسائل کا حل ہے یہ۔

زندگی کا مرکز ایک،

کائنات کا مرکز ایک،

علم کا مرکز ایک،

وہ جو زندگی کو سمجھنا چاہتے ہیں اُس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک مرکز کو نہ سمجھیں اور جب مرکز سمجھ نہ آئے تو دائرے سے باہر جا کر بات ہضم نہیں ہوتی۔

صلوۃ

صلوۃ پر جب آپ کتابیں پڑھیں یا کسی سے بات کریں تو پتہ چلے گا کہ صلوۃ کے جہاں دیگر ارکان ہیں وہاں اسے شروع کرنے سے پہلے صلوۃ کی نیت کرنا بھی ضروری ہوتی ہے۔ عام طور پر کچھ یوں ہوتی ہے!

دو رکعت نماز فرض فجر

منہ طرف قبلہ شریف

پیچھے اس امام کے

یہ تو ہوئی بات نیت کی برائے صلوۃ۔

لیکن کیا صلوۃ کے واقعی اس کی ضرورت ہوتی ہے؟

یا

صلوۃ کے لیے نیت کرنا فرض ہے

یا

صلوۃ کے لیے نیت کرنا سنت ہے۔

نہیں کچھ ایسا نہیں ہے۔

ایک سمجھ دار عالمِ دین آپ کو بتائے گا کہ آپ کا ارادہ آپ کی سوچ کہ آپ یہ صلوۃ پڑھنے جا رہے ہیں کافی ہے۔

پھر نیت کیوں بتائی جاتی ہے۔

نیت اس لیے بتائی جاتی ہے کہ جب ایک فرد کا ارادہ کمزور ہو' سوچ میں مضبوطی نہ ہو اور موضوع کی طرف مکمل توجہ نہ ہو تو!

اس توجہ کو قائم کرنے کے لیے'

سوچ کو ارادہ دینے کے لیے

ذہن کو مرتکز کرنے کے لیے

اور سب سے بڑھ کر فرد کو یہ یقین دینے کے لیے کہ وہ واقعی یہ کام کر رہا ہے۔ اس کام کے علاوہ کچھ اور واقعہ نہیں ہونے جا رہا۔ اس کو نیت زبان سے ادا کروانا پڑتی ہے۔

لیکن شعور کی اس منزل پر موجود فرد کا روحانیات میں کوئی جگہ اور مقام نہیں۔

توجہ تو وہی ہے جس کے لیے زبان کی ضرورت نہ ہو۔ جس کے لیے مددگار کی ضرورت نہ ہو۔

بس آپ کی سوچ' آپ کا ارادہ آپ کا شعور آپ کا لاشعور یعنی آپ کا رواں رواں خود جانتا ہو کیا ہونے جا رہا ہے۔

ہر ایک کو الگ الگ شعور دیا تو کیا دیا۔

کیا لیا!

کیا کیا!

اقسام علم اور مرکز

علم کسی بھی قسم کا ہو، دو بڑی اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

- بنیادی/ مرکزی/ اُصولی
- تشریحی/ جزوئیاتی/ فروعی

ہوتا یہ ہے کہ اکثریت مرکز کی طرف رجوع نہیں کرتی۔ مرکز پر قوتوں کا روز اس قدر رہوتا ہے کہ فرد ان سے فرار حاصل کر کے فروعی اُمور میں اُلجھ جاتا ہے۔

مرکز میں داخلہ کے لیے قوت چاہیے ہوتی ہے۔ قوت صرف جسمانی نہیں ہوتی، ذہنی و روحانی اقسام کی بھی ہوتی ہے۔ جس کو بالذات حاصل کرنا پڑتا ہے۔ عمومی سوچ کے ساتھ فرد اس چکر میں نہیں اُلجھ سکتا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

اور جب ایسا ہوتا ہے تو پھر لامحدود جزوئیاتی معاملات اس کے سامنے آ جاتے ہیں۔

لاتعداد شاخوں میں سے ایک کو پکڑنا بظاہر آسان ہوتا ہے۔

سو جو مرکز سے الگ ہو جاتے ہیں ان کی تلاش کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ان کو وہ راستہ ہی معلوم نہیں ہوتا جس نے ان کو منزل مقصود پر پہنچانا ہے۔ وہ چل رہے ہوتے ہیں۔ اپنی سی سعی بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ محنت بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا پسینہ بھی نکل رہا ہوتا ہے۔ لیکن ان کی جدوجہد وہ نتائج کبھی نہیں لا سکتی جو اُس کے لیے لاتی ہے، جو مرکز کو سمجھنے والا ہوتا ہے۔

مرکز کو سمجھنا ضروری ہے؟

صرف ضروری نہیں، بہت ضروری ہے۔

یہ امر صرف ہمارے موضوع زیرِ بحث سے ہی متعلق نہیں ہے بلکہ ہر شعبہ

حیات میں بطور اُصول نافذ ہے۔

ہاں یہ الگ بات ہے کہ ہر امر میں مرکز کون ہے؟

اور پھر یہ کہ کیا ہر مرکز الگ ہے؟

اور پھر یہ کہ کیا ہر مرکز الگ ہو کر بھی الگ ہے کہ نہیں؟

مختصر طور پر حصول علم کے لیے بنیادی اور مرکزی قواعد کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ جس قدر تشریحی وفروعی اُمور وقواعد میں اُلجھتے جائیں گے۔ اسی کا سرا ملنا ناممکن ہوتا جائے گا۔

یقین، ارتکاز، تحمل اور خود اعتمادی کے جواہر کامیابی کے ضامن ہیں۔ وہ جو کہتے ہیں "یقین بڑا کہ پیر بڑا" اس کے پیچھے ایک سوچ ہے۔ یہ صرف مذاق کی بات نہیں ایک سنجیدہ امر ہے۔ جس پر جتنا سوچیں گے اتنا وسعت نظر پیدا ہوگی۔ یہ بات صرف عملیات کے لیے ہی نہ ہے زندگی کے ہر شعبے میں موثر ہے۔

اگر بات سمجھ آ جائے تو ٹھیک ورنہ:

ایک اشارہ دیتا ہوں اور اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو پھر اس کو چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں ممکن ہے آپ کے سمجھنے میں غلطی نہ ہوئی میرے سمجھانے میں کمی رہ گئی ہو۔

اور وہ بات یہ ہے کہ "پیر" کی جگہ "اُستاد"، ڈاکٹر یا کسی اور ہستی کا نام لکھ لیں۔

محاورہ ہر جگہ درست اور پورا اُترے گا۔

میرے نزدیک اگر کوئی شے روحانیات و عملیات میں ہے تو وہ ''ارادہ'' ہے۔ روحانیت کا تعلق حسابی اور کتابی علوم کے ساتھ نہیں۔ دراصل تخیل، تصور، سوچ، ارادہ اور توجہ مل کر عمل کو ایک شکل دیتے ہیں اور جب ان سمتوں میں پوری قوت استعمال نہیں ہوتی تو کامیابی یا حسب منشاء کامیابی ملنا مشکل یا ناممکن ہو جاتا ہے۔

لاتعداد لوگوں سے روحانیت اور متعلقہ اُمور کے حوالے سے رابطہ رہتا ہے۔

ایک بڑی تعداد وہ بھی ہے جو بطور شاگرد یا عامل مختلف اعمال اور چلہ کشی وغیرہ کے لیے رابطہ کرتے ہیں یا رجعت یا دیگر فنی مسائل میں راہنمائی کے طالب ہوتے ہیں۔ ان لاتعداد عاملین کے مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ ''عمل کی کامیاب تکمیل نہ ہونا ہے''۔

صرف ناتجربہ کار یا نئے عاملین کے ساتھ یہ واقع نہیں ہوتا بلکہ تجربہ کار اور غیر معمولی محنت کرنے والے افراد بھی ناکامی کا بوجھ لیے پھرتے ہیں۔ بطور مثال ایک صاحب کا ذکر کرتا ہوں، جن کا نام نہیں لکھوں گا، کیونکہ فرد ہمارے زیر بحث نہیں، عمل ہمارے زیر بحث ہے۔

ان صاحب نے جو کہ سرکاری ملازم تھے نوکری چھوڑ کر ہمہ وقت تسخیر و حاضری کے اعمال کو اپنی زندگی بنالیا۔ یہ صاحب کم و بیش چوبیس گھنٹوں میں سے سولہ سے سترہ گھنٹے عملیات پڑھائی اور ذکر اذکار میں گزارتے تھے۔ لیکن ایک طویل عرصہ کی ریاضت کے بعد بھی کسی بھی عمل کا کوئی رزلٹ سامنے نہیں آیا۔ جب یہ میرے پاس اس حوالے سے مشاورت اور راہنمائی کے لیے آئے تو ان کے تمام طریقہ کار کی تفصیل جاننے کے بعد اس میں غلطی کوئی نہ نکلی بلکہ وہ بااحسن طریق سے عمل کر رہے تھے۔

اب سوچیں آخر وہ ناکام کیوں تھے؟

جو اعمال کر رہے تھے وہ بھی ٹھیک،

کرنے والا،

بتانے والا،

طریقہ کار،

جگہ،

خوشبو،

لباس،

سب کچھ ٹھیک،

پھر مکمل ناکامی کیوں سامنے آ رہی تھی؟

آپ سوچیں اور خیال کریں ان کی ناکامی کی کیا وجہ تھی؟

وجہ کیا تھی ایک معمولی سے غلطی۔

نہیں ایک غیر معمولی غلطی۔

ایک ایسی غلطی جس کو غلطی بھی نہیں کہا جا سکتا۔

بس ایک غلطی اور سولہ سترہ گھنٹے کی روزانہ کی محنت برباد، وقت، صحت، معاشرتی تعلقات اور مالی نقصانات الگ۔

غلطی تھی کیا؟

غلطی صرف یہ تھی کہ جب یہ صاحب عمل کرتے ان کے ذہن میں تصور کسی اور مقصد یا مسئلہ کا ہوتا تھا۔

بات یہ تھی کہ ان کی جمع پونجی کسی رشتہ دار نے ماہانہ منافع دینے کے بہانہ

غضب کر لی تھی اور جب بھی یہ عمل کرتے تو!

عمل تو حاضرات یا تسخیر کا ہوتا

لیکن اِن کے ذہن میں یہی ہوتا کہ

اللہ اس فرد کا (جس سے رقم لینی تھی) بیڑا غرق کر دے۔ اس کا کچھ نہ رہے۔

اس نے مجھے دھوکہ دیا لوگ بھی اس کو دھوکہ دیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب دیکھیں عملی طور پر چلہ و وظیفہ کا ہر ہر امر اپنی جگہ درست طریقہ سے سرانجام دیا جا رہا ہے۔ لیکن ایک خیال، ایک تصور، ایک سوچ، ایک ارادہ، ایک نا سمجھی، کامیابی کو ناکامی میں بدلتی جا رہی ہے۔

مسلسل ناکامی۔

کامیابی سے دور لے جاتی۔

حصول منزل کی اُمید ختم ہوتی ہوئی۔

ناکامی کا ہولناک تصور۔

وظیفہ کے درست نہ ہونے۔

اس کے بتانے والے کے صاحب علم و عمل نہ ہونے۔

اعمال روحانیہ کے غیر مستند ہونے کی آندھی جیسے کئی طوفان آتے اور جاتے ہیں۔

چلہ کشی شروع کرتے ہوئے جو منزل ذہن میں تھی دوران عمل وہ ذہن سے دور ہو گئی۔

ذہن میں صرف اور صرف بددعا رہ گئی، دعا نکل گئی۔

جب عمل کے پیچھے اصل موثر طاقت ''سوچ'' اور ''ارادہ'' ہی نہ رہے اور عمل گڈ مڈ ہو گیا تو پھر رزلٹ کیا نکلے گا۔

ایک ضمنی بات

بددعا کسی کو نہ دیں

یہ اس بحث کی جگہ نہیں

ایک مشورہ ہے

مان لیں تو بہتر

نہ مانیں تو آپ کی مرضی

واپس چلیں:

گھر سے ڈاکٹر بننے کے لیے نکلے اور امتحان انجینئر کا دینے بیٹھ جائیں تو جو نتیجہ نکلے گا وہی آپ کے عمل کا نتیجہ ہوگا۔ سو کسی سے بدلہ لینا ہے تو بدلے کو ذہن میں رکھیں اور اگر تسخیر درکار ہے تو تسخیر کو اور اگر حاضرات درکار ہیں تو حاضرات کو اور اگر جنات درکار ہیں تو جنات کو۔

اللہ سے رحم مانگیں گے تو رحم ملے گا۔

اللہ سے انصاف مانگیں گے تو انصاف ملے گا۔

جب انصاف ہوگا تو رحم نکل جائے گا۔

جب رحم ہوگا تو انصاف نکل جائے گا۔

پس جو ذہن اور سوچ کا مرکز ومحور ہوگا وہی حاصل وصول ہوگا۔

اس طرح کے لاتعداد واقعات اور مسائل ہیں جن کو یہاں بیان کیا جا سکتا ہے

لیکن اس امر کی ضرورت نہیں کیونکہ معاملہ وہی ہے جو سطور بالا میں زیر بحث آ چکا ہے۔
اس پر ٹھہر کر اور سوچ کر آگے بڑھیں۔
سو ہمیشہ خیال رکھیں جو تصور، جو ارادہ، جو خیال آپ کے یقین اور ذہن میں ہے آخری شکل اس کے مطابق ہی آئے گی۔ سو عمل نہیں سوچ اور ارادہ اہم ہیں۔

ساڑھ ستی

آپ ساڑھ ستی کا شکار تو نہیں ہیں؟ زحل جب بھی حرکت کرتا ہوا پیدائشی زائچے کے بارہویں، پہلے اور دوسرے گھر سے گزرتا ہے تو یہ انسان مختلف الانواع مسائل جیسے کہ قرض، اخراجات کی زیادتی، غلط فیصلے، مالی پریشانیوں اور مسائل کے گرداب میں پھنس جاتا ہے اور یوں اس کی زندگی ناکامی و نامرادی کا شکار ہو کر سوالیہ کا نشان بن کر رہ جاتی ہے۔ اس حوالے سے ادارہ "راہنمائے عملیات" نے یہ انتظام کیا ہے کہ آپ اس بات کو جان سکیں کہ کہیں آپ ساڑھ ستی کا شکار تو نہیں ہیں اور اگر ہیں تو اس حوالے سے بچاؤ کے اقدامات تجویز کیے جائیں گے جن پر عمل پیرا ہو کر آپ اپنے آپ کو پریشانیوں سے بچا پائیں گے۔

کچھ بنیادی امور

خوش جیوے سر فراز شاہ وچ مانچسٹر

تسخیر و حاضرات وغیرہ کے حوالے سے جب ہم بات کرتے ہیں تو کچھ بنیادی اُمور پر بحث کا ہونا ضروری ہے۔ ان اُمور میں درج ذیل اہم ہیں۔

صدقہ

جان دار شہ کا لازم دیں سختی یا مشکل میں دوبارہ بھی دے سکتے ہیں۔اس میں بچت یا سستی نہ کریں۔

حصار

اس طرح کے تمام اعمال میں عامل کی حفاظت اور تحفظ کے لیے حصار قائم کرنا اور وہ بھی ایک موثر حصار قائم کرنا انتہائی ضروری ہے۔

حصار کیا ہے؟

حصار سے مراد وہ عمل ہے جو کوئی بھی عامل عمل شروع کرنے سے پہلے اپنی ذاتی حفاظت کے لیے کرتا ہے۔

میدان عملیات میں خیال کیا جاتا ہے کہ آپ جب کوئی سخت قسم کا عمل کریں، زکوۃ دیں یا حاضرات وغیرہ کے لیے چلہ کشی کر رہے ہوں تو ایسے معاملات میں عمل سے قبل اپنے گرد اور اس تمام جگہ جہاں دوران عمل آپ حرکت کر سکتے ہیں ذاتی حفاظت کے مد نظر ایک خاص عمل پڑھ کر دائرہ لگا دیں۔ دائرہ لگانے کا یہ عمل دراصل عمل حصار کہلاتا ہے۔

ذیل میں تحریر کردہ عبارت عمل کو دائرہ لگانے سے قبل پڑھنا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف عمل مروج ہیں۔ یہ جو یہاں دیا جا رہا ہے آپ اس کو کسی بھی عمل میں استعمال کر سکتے ہیں مؤثر ثابت ہوگا۔

عمل حصار

درود شریف	اول آخر سات مرتبہ
یا اللہ	110 مرتبہ
الحمد شریف	تین مرتبہ
آیۃ الکرسی	تین مرتبہ
قل ھو اللہ احد کے علاوہ	
باقی تینوں قل	تین مرتبہ
یا اللہ	110 مرتبہ

مکمل طریقہ حصار

اب جبکہ حصار اور عمل حصار کو آپ جان چکے ہیں اس کا مکمل اور کارآمد طریقہ بھی آپ کو بتایا جا رہا ہے۔ توجہ دیں اور غور سے سمجھ لیں، بات مشکل نہیں لیکن درستگی کے ساتھ عمل بہت ضروری ہے۔

عمل کرنے کی جگہ کے اندر اپنے استعمال کی تمام اشیاء یعنی جائے نماز، تسبیح، پانی یا

بخورات یعنی جو بھی اشیاء درکار ہوں رکھ لیں اور خوب کھلا ہاتھ رکھ کرا تنا بڑا دائرہ بنائیں کہ اگر کبھی گر بھی جائیں تو دائرے سے باہر نہ ہوں۔ دائرہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا عمل پڑھ کر کسی چھری یا لکڑی وغیرہ پر پھونک دو اور ایک خاص جگہ سے دائرہ لگانا شروع کرو اور دائرہ کا اختتام دوبارہ اس ہی خاص جگہ پر ہونا چاہیے جہاں سے دائرہ شروع کیا تھا۔

اگر کبھی شروع اور ختم کرنے کی جگہ کے بارے میں شک ہو تو عمل کو دوبارہ کر لو۔ شک کے ساتھ عمل شروع نہ کرو۔ مارے جاؤ گے۔

بس آپ اس حصار کے اندر محفوظ ہیں۔ کوئی صورت حال ہو عمل کے دوران اس سے باہر نہ آؤ۔ عمل ادھورا چھوڑ کر باہر آنا سخت قسم کے اعمال میں جان کو خطرے میں ڈالنے والی بات ہے۔ اس لیے یہ ہدایت دوبارہ کی جاتی ہے کہ جو بھی صورت ہو، جو بھی خطرہ دائرے سے باہر نظر آ رہا ہو اس کو خاطر میں نہ لاؤ، یہ زیادہ تر فریب نظر ہوتا ہے اور اس کا مقصد بھی عامل کو دائرہ سے باہر لانا ہوتا ہے۔ تا کہ عمل کو ختم اور عامل کو تباہ یا تباہ حال کیا جا سکے۔ سو اس بات کو اپنے ذہن میں ڈال لیں اور بس جو کچھ بھی دائرے سے باہر ہو رہا ہے اس کو ہونے دیں یہی آپ کی کامیابی ہے۔

حصار ایک قلعہ کی مانند ہے۔ اور جب آپ حصار کر لیتے ہیں تو آپ یوں سمجھ لیں کہ آپ قلعہ بند ہو گئے ہیں اور دشمن کے لیے اب آپ کو نقصان پہنچانا ممکن نہیں۔

وہ لوگ جو نئے نئے میدان عملیات میں داخل ہو رہے ہیں یا ابھی تجرباتی مراحل سے گزر رہے ہیں یا مضبوط اعصاب کے مالک نہیں ان کو حصار کرنا اپنے لیے لازم کر لینا چاہیے۔ ہاں جو ترقی یافتہ روحانی طاقت کے مالک ہیں اور ایک عرصہ اس دشت میں

بسر کر چکے ہیں وہ اس کے بغیر بھی کام کر سکتے ہیں۔ تاہم یہ خطرناک اور تکلیف کا باعث ہو سکتا ہے سو اس کا مشورہ نہ دوں گا۔ اگر کوئی ایسا کرے تو اپنی ذمہ داری پر، میری طرف سے اجازت نہ ہے۔ قطعاً ایسی اجازت نہیں، یاد رکھیں۔

بخورات

بخور سے مراد وہ خوشبو یا بدبو ہوتی ہے جو دوران عمل جلائی جاتی ہے۔ کئی بہت قیمتی جو ہر دوران عمل استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا استعمال نقش یا لوح کی قیمت میں اضافے کا باعث ہوتا ہے۔ کم خرچ کرنا ہو یا رقم نہ ہو تو کم قیمت بخور استعمال کر لیں۔ مختلف کواکب کے بخوریوں ہیں:-

کوکب	بخور
قمر	لوبان، کافور، عود، سنترے کے چھلکے
شمس	عود، ہلدی، مشک، زعفران، صندل سرخ، دار چینی
زہرہ	زعفران، صندل سرخ، پھول چنبیلی، عود
عطارد	مصطگی، صندل سرخ، لوبان، چھلکا بادام، عود
مریخ	سندرس، مرچ سرخ، رال، عود
مشتری	حب الغار، صندل سرخ، ناگرموتھا، عنبر، گلاب شکر، عود
زحل	میعہ سائلہ، مرچ سیاہ، رال، لوبان، دار چینی، زعفران، عود

مندرجہ بالا سطور میں ہر کوکب کے حوالے سے الگ الگ بخور دیئے گئے ہیں۔ عمومی طور پر تسخیر و حاضرات کے اعمال میں مشتری سے منسوب بخورات موثر رہیں گے۔ دیگر یہ ہے کہ فرد جس کوکب کے تحت آتا ہے اس کا منسوبی بخور بھی عمل کے ساتھ شامل کرے۔

شان اگربتی

ادارہ نے اس حوالے سے ایک خصوصی اگربتی متعارف کروائی ہے جو تمام عملیاتی اور روحانی ضرورتوں کے مدنظر تیار کی گئی ہے۔ وہ جو بازار میں دستیاب بخور کے مہنگا ہونا یا ان کو مناسب شکل دینے یا ان کو عملیاتی طور پر استعمال کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ ادارہ کی تیار کردہ شان اگربتی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ مناسب قیمت کے ہونے کے باوجود عملیاتی و روحانی حوالے سے ایک تحفہ ہے۔ دوسرا اس کے بخور و خوشبو دینے کا عمل مسلسل چار گھنٹے تک جاری رہتا ہے اور آپ جو بھی وظیفہ یا چلہ وغیرہ کر رہے ہوں آپ کو اس میں اپنی توجہ بخور کی طرف کرنے کی بجائے یا اس کو جلنے وغیرہ کے سلسلے میں چلہ و وظیفہ خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔ بس ادارہ راہنمائے عملیات کی شان اگر بتی جلائیں اور سکون سے کم وبیش چار گھنٹے تک اس سے لطف اٹھائیں۔

نوٹ

بہت سے چھوٹے بڑے مسائل کو پہلے ہی

تسخیر موکلات وحاضرات

میں بیان کر چکا ہوں، اس لیے دوبارہ ان کا ذکر یہاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کتاب کو ایک دفعہ دوبارہ دیکھ لیں، انشااللہ وضاحت ہو جائے گی۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

یہ عمل تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ کی نیت الگ الگ کریں۔ اکٹھی تینوں کی نیت کسی بھی صورت نہ کریں، اس میں بچت نسبتاً زیادہ ہے۔ بچت سے مراد روپیہ کی بچت نہیں بلکہ اس سے مراد فرد کی جان مال اولاد گھر اور باہر ہر شہ شامل ہے۔ سب سے بڑھ کر عمل کو درمیان سے چھوڑنا یا کسی وجہ سے مکمل کرنا مشکل ہو تو بھی تین چلہ کی بجائے ایک چلہ کی نیت مفید رہتی ہے۔ چلہ کو درمیان سے چھوڑیں یا تینوں کی نیت اکٹھی کر لیں اور پھر مکمل نہ کر سکیں تو رجعت اور نقصان کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

طریقہ کار

-- چلہ کے وقت میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

-- جگہ نہیں تبدیل ہوسکتی۔

-- ناغہ ممکن نہیں۔

-- بیماری یا کسی وجہ سے چلہ مکمل کرنا ممکن نہ ہو تو باقاعدہ طور پر اس کا اختتام کرے۔

-- کوئی بھی بہانہ، وقت، جگہ، تعداد، ضروری کام، مسئلہ وغیرہ کا قابل غور نہیں۔

-- راستے سے ہٹے تو عمل ختم۔

-- عمل کی ابتداء سے قبل کم از کم سات افراد کو تین دن کھانا کھلائے اور دوران عمل بھی یہ اکثر بھوکوں اور ضرورت مندوں کے لیے حسب جیب انتظام کرتا

رہے۔

-- عمل کے شروع کرنے سے قبل شرینی تقسیم کریں۔

-- عمل کے شروع کرنے صدقہ کسی جان دار کا دے۔

-- حصار کا دھیان رکھیں۔

-- کسی وجہ سے خاتمہ عمل ضروری ہو تو باقاعدہ طور پر عمل سے باہر آئے۔ بس مرضی نہیں ہوئی تو چھوڑ دیا۔ تو پھر اپنے آپ کو رجعت عمل کے لیے تیار کر لے جس کا علاج عام عامل کے لیے کرنا ممکن نہیں۔

-- یہ بات یاد رکھیں تجربہ میں آیا ہے کہ جو لوگ عمل درمیان میں چھوڑ دیتے ہیں یا کسی بھی جائز یا ناجائز وجہ سے اس کی تکمیل نہیں رکھتے۔ مستقبل میں ان کی کامیابی کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ عمل کو درمیان میں چھوڑنا مناسب نہیں ہوتا۔ سو شروع کرنے سے پہلے خوب سوچ سمجھ لیں تاکہ بعد میں مختلف مسائل یا حیلہ کر کے عمل کو ختم کرنے یا چھوڑنے کے بارے میں نہ سوچا جائے اور نہ پچھتا جائے۔

-- اتفاقیہ خاتمہ عمل کا طریقہ یہ ہے کہ ابتداء کی طرح ضرورت مندوں اور بھوکوں کو کم از کم سات دن کھانا کھلائے اور اگر جیب اجازت دے تو یہ مدت اکیس دن تک بڑھائی جائے۔ خاص طور پر اگر عمل کا خاتمہ ایسی منزل پر ہو جب عمل کی سچائی یعنی کوئی اشارہ وغیرہ سامنے آ گیا ہو تو پھر لازم کھانے کی مدت اکیس دن ہوگی۔ تاکہ رجعت کا معمولی امکان بھی ختم ہو جائے۔

-- دوران عمل صدقات بکثرت کرتا رہے۔

-- گنجائش کے مطابق دوران عمل مرغ یا بکرا کو ذبح کروا کر کے

صدقہ کے طور پر دیتا رہے۔ یہ صدقہ عمل اور نحوست عمل سے محفوظ رکھتا ہے۔ عمل کی ابتداء اور انتہاء پر لازم دیا جائے۔

-- چالیس دن کے اختتام پر شیرینی تقسیم کریں اور با قاعدہ دعا کر کے چلہ کو مکمل کریں۔

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

پہلا حصہ عمل

-- نام بمعہ نام والدہ کے اعداد لیں۔

-- ان کو "اللہ الصمد" کے اعداد میں جمع کریں۔

-- کل اعداد جو حاصل ہوں۔

-- ان کے برابر تعداد میں "اللہ الصمد" کا ذکر پہلے چلہ میں کرنا ہے۔

— چلہ کل چالیس مکمل دنوں پر مشتمل ہوگا اور چلہ کی دیگر شرائط قائم رہیں گی۔

دوسرا حصہ عمل

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

-- پہلا حصہ، یعنی پہلا چلہ مکمل ہونے کے بعد حاصلہ تعداد ذکر کو دوگنا کردیں۔

-- تاہم پہلا چلہ ختم ہونے کے بعد ایک دن کا وقفہ دے کر دوسرا چلہ شروع کرنا ہے۔

-- باقی عمل بیان کردہ طریقہ پر ہوگا۔

-- دوسرا چلہ ختم ہونے پر تیسرا چلہ مندرجہ بالا طریق کے مطابق ہی ہوگا تاہم تعداد پڑھائی اب تین گنا ہو جائے گی۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

مندرجہ بالا تین چلوں کی تکمیل سے یہ عمل حاضرات مکمل ہو جائے گا۔ اب باقی بات رہی کہ کامیابی کی تو جو کامیاب ہو گیا اس کو مزید کسی چلہ و عمل کی ضرورت نہیں جو ناکام رہا اس کو کل چلے کے دنوں کے مطابق یعنی تین چلوں کا وقت گزر جانے کے بعد دوبارہ عمل کا سوچنا چاہیے اس سے قبل کسی بھی صورت دوبارہ عمل نہ کرے۔ بصورت دیگر رجعت عمل کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

وہ جو اس کورس کے اختتام پر عمل کرنے میں سنجیدہ ہوں، اجازت عمل کے بغیر نہ کریں۔

مندرجہ ذیل بحث کے کے ساتھ اس سبق کا اختتام ہوتا ہے۔ اُمید ہے اس کورس سے آپ کے علم میں کما حقہ اضافہ ہوا ہوگا۔ اللہ آپ کو کامیاب و کامران کرے۔ آمین۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ موضوع بہت وسیع ہے۔ سو اس کورس میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ اس حوالے سے آپ کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کی جائے۔ تاکہ آنے والے وقت میں آپ بہتر سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ تجربے کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔ علمی لحاظ سے ایک مضبوط بنیاد آپ کو فراہم کر دی گئی ہے۔ اب تجربہ کی بھٹی سے گزرنا، محنت کرنا، ریاضت کرنا اور خلوص قلب کے ساتھ کورس میں بیان کردہ راہ عمل کو اختیار کرنا آپ کا کام ہے۔ ادارہ اختتام کورس کے باوجود آپ کی اس سلسلے میں مکمل معاونت کرنے پر آمادہ ہے۔ تاہم اس سلسلے میں طریقہ کار واضح کیا گیا ہے۔ جس کا بیان پہلے سبق میں آ چکا ہے۔ سو وہ طلباء جو مزید مشاورت کے طالب ہوں،

دیئے گئے طرز کار کی پیروی کریں۔

ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ کو کامیاب و کامران کرے اور وہ انسان کی کوشش کا بہتر اجر دینے والا ہے۔ آمین۔

میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ کو کامیاب کرے۔ علم میں اضافہ فرمائے اور ذہانت عطا فرمائے اور راستی پر رکھے۔ اللہ ہی ہم سب کا مددگار اور حامی و ناصر ہے۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

رجسٹریشن

ان کتابی کورسز کے ذریعے ہماری پوری کوشش یہ ہے کہ طلباء اور ماہرین عملیات کو ادارہ "راہنمائے عملیات" اور "خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز" کے تحت مکمل راہنمائی فراہم کی جائے اور باہم مستقل تعلق کو قائم کیا جائے۔ سو پہلے کتابی کورس کے آخر میں ایک فارم دیا گیا ہے جو کوئی بھی فرد جو اس حوالے سے مزید راہنمائی یا ادارے سے راہنمائی کے حصول کا متمنی ہو، مکمل کر کے ادارہ کو ارسال کر سکتا ہے۔ فارم وصول ہونے پر فرد کو ادارہ کے ساتھ رجسٹر کر لیا جائے گا۔ ادارہ راہنمائے عملیات کے ساتھ رجسٹر ہونے پر آپ کو سالانہ بنیاد پر رجسٹریشن فیس ادا کرنی ہو گی جو کہ بالکل معمولی ہے۔ اس بارے میں تفصیل اس مضمون کے آخر میں دی گئی ہے۔ ادارہ کے ساتھ رجسٹرڈ ہونے کے فوائد کیا ہیں۔ یہ بات آپ کے ذہن میں لازم آئے گی۔ خاص طور پر جب آپ متعلقہ کورس بھی حاصل کر چکے ہوں تو پھر مزید فیس ادا کرنے اور ادارے سے

منسلک رہنے کا کیا فائدہ؟ سو دیکھیں اگلے صفحہ میں کوئی وجہ ایسی ہے جو آپ کو ادارے سے منسلک ہونے کا باعث بن سکے۔

فوائد رجسٹریشن

— ادارہ اور سربراہ ادارے کے مستند ہونے کے باعث اس سے منسلک افراد کے درست سمت ہونے اور متعلقہ فن میں مہارت اور درست تعلیم کے حصول کی سند ہے۔

— منسلک افراد کو ادارے کی طرف سے تکمیل کورس کی سند بعد از امتحانی جائزہ جاری کی جائے گی۔

— موضوع سے متعلق جو سوالات دوران کورس سامنے آئیں گے یا عملی زندگی میں کام کرتے کسی امر کی وضاحت مطلوب ہوگی اس حوالے سے ممبر طلباء کی مکمل راہنمائی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کی جائے گی۔

— ذاتی کام شروع کرنے یا اس حوالے سے جو بھی راہنمائی اور مدد درکار ہوگی وہ فراہم کی جائے گی۔

— مستند ماہرین کی راہنمائی۔

— کلاسوں کا اجراء برائے طلباء۔

— کلاسز میں شرکت بلا معاوضہ یا معمولی معاوضہ پر اس کا انحصار کلاس کی نوعیت پر ہوگا۔

— گھر بیٹھے مکمل راہنمائی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق۔

— کورسز کے حوالے سے ذاتی راہنمائی یعنی سوال جواب کی نشست اور راہنمائی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق۔

— امتحانی سوالات/ پرچہ جو کورس میں شامل ہیں۔ ان کو حل کر کے ادارہ کو ارسال کریں۔ ادارہ ان کو چیک کر کے آپ کو واپس ارسال کرے گا۔ اس طرح آپ اپنی علمی سطح کے بارے میں جان سکیں گے۔

— ماہنامہ "راہنمائے عملیات" ادارہ کے ساتھ منسلک افراد کو بالکل مفت رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے مستقل طور پر ارسال کیا جائے گا۔

— ادارے کی ویب سائٹ پر رجسٹر فرد کا نام اور فون نمبر دیا جائے گا۔

— ذاتی استعمال کے لیے حاصلہ تمام نقوش/ الواح اور زائچہ جات پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔

— تجارتی استعمال کے لیے تمام نقوش/ الواح اور دیگر روحانی و نجومی حسابات اور امور پر رعایت دی جائے گی، تاکہ طالب علم اپنے کام کو با آسانی شروع کر سکے۔

— ادارے کے تحت جاری ہونے والے تمام رسائل و جرائد پر خصوصی رعایت

دی جائے گی۔

-- خاص موضوعات پر بحث مباحثہ وغیرہ کے لیے شرکت کی دعوت۔

-- معلومات کا تبادلہ۔

-- کتب کی رعایتی نرخوں پر فراہمی۔

-- ذاتی کتب وغیرہ کی اشاعت میں مکمل تعاون

-- ادارے کے مختلف رسائل و جرائد میں رجسٹرڈ افراد اپنے مضامین وغیرہ شائع کروانے کے حوالے سے خصوصی راہنمائی اور مشورہ۔

-- روحانی درجات اور طاقت میں اضافے کیلیے خاص اعمال کروائے جائیں گے۔

-- مختلف اعمال کی اجازت اور چلہ کشی ذاتی روحانی نگرانی میں کروائی جائے گی اور رجسٹر طلباء کو اس حوالے سے خصوصی رعایت اور راہنمائی دی جاتی ہے۔

-- ادارہ کی دیگر روحانی و عملیاتی خدمات یعنی عطریات، جواہرات، انگوٹھیوں، تسبیحوں اور نجومی خدمات پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

رجسٹریشن فیس

رجسٹریشن فیس یہ صرف پہلی دفعہ ادا کرنا ہوگی اور زندگی میں ایک مرتبہ	
سالانہ فیس	

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

طریق خط و کتابت

کورس کے حوالے سے ارسال کردہ خط پر پتہ اور دیگر معلومات درج ذیل طریقے کے مطابق ارسال کریں۔

Registry

شعبہ کتابی کورس (علم تسخیر، موکلات و حاضرات)

خالد اسحاق راٹھور،

مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور۔

تحریر کردہ طریقہ کار اور فیس وغیرہ کورس کی ضروریات اور رفتارِ زمانہ کے ساتھ منسلک ہیں اور تبدیل ہو سکتی ہیں۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

نمونہ داخلہ فارم

داخلہ فارم کتاب کے همراه فراهم کیا گیا ہے۔

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

راٹھور مینشن مکان نمبر 2 'گلی نمبر 11' محمد نگر گڑھی شاہو لاہور' پاکستان۔

نام طالب علم (اردو میں) ____________________

ولدیت ____________ پیشہ روزگار ____________ تعلیمی قابلیت ____________

وقت پیدائش ____________ تاریخ پیدائش ____________ مقام پیدائش ____________

فارم تحریر کرنے کا وقت ____________ تاریخ ____________ مقام ____________

فون نمبر ____________ موبائل نمبر ____________

کیا خاندانی حوالے سے علوم مخفی نجوم عملیات روحانیت سے تعلق ہے؟ اگر ہے تو کس نوعیت کا؟ تفصیل بیان کریں

علوم عملی سے کب سے دلچسپی/ دلچسپی ہے؟ ____________

علوم عملی میں اگر پہلے سے کچھ بھی علم ہے تو اس کی مکمل تفصیل بیان کریں ____________

علوم عملی کا اگر کوئی عملی تجربہ ہے تو اس کی تفصیل بیان کریں ____________

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز لاہور کا نام آپ نے پہلی مرتبہ کب کہاں اور کیسے سنا؟ ____________

کیا آپ نے کبھی پہلے ادارہ ہذا کی زیر نگرانی کوئی کورس کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو اس کی تفصیل یعنی کون سا کورس کیا اور کب کیا؟ وضاحت فرمائیں ____________

کیا آپ اپنی خدمات ادارہ کو پیش کر سکتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو وضاحت کریں کہ کس طرح؟ خیال رہے ہماری مراد صرف مالی خدمت نہیں۔ بلکہ یہ ہے کیا آپ ادارہ کے تحت جاری علمی کاموں' ترجمہ' تحقیق' اشاعت کتب' ماہنامہ عملیات' خالد روحانی جنتری' خالد ہندی جنتری اور Fax - zooq وغیرہ کو لوگوں سے متعارف کروانے' کتب کی فروخت' سالانہ خریدار بنانے' ادارہ کو اپنے علاقے میں متعارف کروانے وغیرہ یا جس طرح آپ کے ذہن میں ہو آسانی سے کر سکتے ہوں۔ تفصیل بیان کریں ____________

میں اقرار کرتا ہوں/ کرتی ہوں کہ میں ادارے میں داخلہ کے وقت اور اس کے بعد بتائے جانے والے تمام قواعد و ضوابط کی سختی سے پابندی کروں گا/ گی۔ میں کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاؤں گا/ گی جس سے ادارے کی ساکھ پر کوئی حرف آئے۔ مزید یہ کہ اس فارم میں درج تمام کوائف اور معلومات درست اور حقیقت پر مبنی ہیں۔ کسی بھی معاملے میں حتمی فیصلے کا اختیار صرف ادارے کو حاصل ہوگا اور میں اس فیصلے کی عملی اور روحانی پابندی کروں گا/ گی۔ ادارہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اگر وہ کبھی محسوس کرے کہ میں اظہر دگل وغیرہ علوم عملی یا ادارہ کے اصول و قواعد کے مطابق نہیں یا میں کسی غیر اخلاقی وغیر قانونی سرگرمیوں میں مصروف ہوں تو ادارہ کورس سے الگ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

نشان انگوٹھا طالب علم ____________ دستخط طالب علم ____________ تاریخ ____________

فون 0300-4783518 0300-8442060

0321-4753240 042-36293245 042-36374864

www.khalidrathore.com

email:kirathor@yahoo.com

○ لکھائی صاف ستھری ہو۔ ○ تمام کاغذات لازم ارسال کریں۔ ○ تین عدد تازہ تصاویر۔ ○ موجودہ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی۔ ○ تعلیمی اسناد۔ ○ بیان عملی تجربہ۔ ○ جواب طلب امور کے لیے جوابی لفافہ

لکھائی صاف ستھری ہو پڑھی نہ جا سکنے والی اور نامکمل فارم ضائع کر دیے جاتے ہیں۔ توجہ سے فارم مکمل کریں۔

جواب طلب امور کے لیے جوابی لفافہ لازم ارسال کریں ورنہ جواب نہیں دیا جائے گا
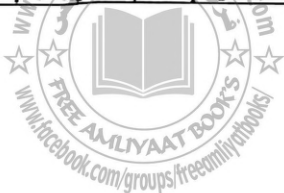
خالد روحانی جنتری

خالد روحانی جنتری ہر سال شائع ہوتی ہے۔ یہ سال بھر کے لیے آپ کی تمام نجومی و عملیاتی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ مختلف موضوعات پر بہترین مضامین اس کو مقابے کی تمام تقویموں اور جنتریوں سے ممتاز کر دیتے ہیں۔ تمام بروج کے سالانہ حالات' ملکی حالات' تمام سال کی تقویم و تاریخوں کا حساب' کواکب کے شرف و ہبوط و وبال بروج کا بیان' گرہن' سحری و افطاری کے اوقات' نظرات کواکب' عملیات' نجوم اور دیگر علوم مخفی پر مضامین اس کا لازمی حصہ ہیں۔ مکمل تفصیل آپ خالد روحانی جنتری دیکھ کر ہی جان سکتے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیں یہ جنتری پیشہ ور نجومی عامل سے لیکر علوم مخفی کے طلبا اور عام لوگوں کے لیے بھی مفید ہے۔ عملیات اور مختلف موضوعات پر مضمون اس کی خاص صفت ہیں۔

خالد ہندی جنتری

ہندی حساب سے پاکستان میں شائع ہونے والی ملکی اور واحد جنتری ہے۔ اس میں ہندی حساب سے سالانہ حالات کے علاوہ تمام حسابات پاکستانی وقت کے مطابق دیے گئے ہیں۔ تتھی' نچھتر' یوگ' لگن سارنی' ہندی کواکب رفتاریں اور بہت ساری دیگر معلومات جو تمام تر ہندی حساب سے ہیں۔ پاکستان کے وہ نجومی حضرات جو انڈیا سے آنے والی جنتریاں جو کہ انڈیا کے وقت کے مطابق تیار کی جاتی ہیں استعمال کرتے تھے ان کے لیے یہ ایک نعمت سے کم نہیں۔ انڈیا سے آنے والی جنتریاں صرف انڈیا میں درست طریقے سے استعمال ہو سکتی ہیں۔ جبکہ خالد ہندی جنتری میں دیے گئے کسی بھی حساب کو پاکستان کے وقت کے مطابق کرنے یا تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کی سہولت کے لیے ہم نے یہ سب محنت کر دی ہے۔ پاکستان کے تمام اہم شہروں کی لگن سارنی بھی اس میں شامل ہے۔ ہندی حساب سے کواکب تقویم بھی سال بھر کی تمام ضروریات کے مطابق شامل کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندی نجوم وغیرہ کے حوالے سے قابل قدر مواد اس میں فراہم کیا گیا ہے۔ اضافی طور سال بھر کے لیے انعامی نمبرز روزانہ کی بنیاد پر بھی دیے گئے ہیں۔

مسائل کے حل، روحانی و عملیاتی مدد حاصل

کرنے، نقوش و زائچہ جات، اصل جواہرات

کے حصول، الکحل سے پاک عطریات، پتھروں

کی تسبیح، انگوٹھیوں کے لیے مکمل اعتماد اور یقین

کے ساتھ ذاتی طور پر یا بذریعہ جوابی خط یا ای

میل سے رابطہ کریں

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

جواھرات

آپ کے مسائل کے حل، آپ کی صحت، روزگار اور رزق میں برکت و وسعت، مختلف امراض سے حصول صحت، معاشرتی عزت و وقار و مرتبہ کے حصول، روحانی مسائل کے حل، روز مرہ مسائل و پریشانی کے حل کے واسطے تعلیمی سلسلوں میں رکاوٹوں کے خاتمے اور ذہن کے علم کی طرف متوجہ ہونے، اعلیٰ تعلیم کے واسطے، جادو ٹونے سے بچنے، سحر کے علاج وغیرہ کے لئے زائچہ پیدائش کے حوالے سے موزوں پتھر کا انتخاب۔ ستاروں کی نحوست دور کرنے کے واسطے پتھر و جواہرات استعمال کرنا زندگی میں کامیابیوں کو بڑھائے گا۔

آپ ادارہ سے اصل پتھر مناسب قیمت پر اعتماد کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

books 500

قدیم کتب

عملیات، روحانیات، نجوم، پامسٹری، رمل، اعداد، جفر، سامات، طب اور علوم مخفی
کی دیگر شاخوں پر اردو، عربی، فارسی اور انگریزی کی قدیم اور نایاب کتب
فوٹو کاپی کی شکل میں علوم مخفی کے شائقین کے لیے پیش کی گئی ہیں۔ قدیم
اور نایاب کتب کی مکمل فہرست آپ دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس
کے علاوہ ویب سائٹ پر بھی تمام تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ کتب علم کا
نایاب خزانہ ہے جسے ہم نے ہر [illegible] کے لیے پیش کر دیا ہے۔

500 کے قریب پرانی اور نایاب کتب دستیاب ہیں

قدیم کتب کی تفصیلی فہرست کے لیے جوابی لفافہ ارسال کریں

راہنمائے عملیات ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔

خالد روحانی جنتری

خالد روحانی جنتری ہر سال شائع ہوتی ہے۔

خالد ہندی جنتری

خالد ہندی جنتری ہر سال شائع ہوتی ہے۔

Far-Zoq, an English quarterly

کتب راٹھور پبلشرز

- راہنمائے عملیات (ماہنامہ)
- خالد روحانی جنتری (سالانہ)
- خالد ہندی جنتری (سالانہ)
- Far-zoq(English quartarly)
- راہنمائے علم نجوم (حصہ اول) ترمیم شدہ
- راہنمائے علم نجوم (حصہ [illegible])
- 10 سالہ جنتری (2001 تا 2010)
- ہندی نجوم
- آپ کا برج
- راٹھور تسویۃ المعیت (گمن [illegible] دنیا کی)
- راٹھور 60 سالہ تقویم (1940 تا 2000)
- راٹھور 50 سالہ تقویم (2001 تا 2050)
- راٹھور وقتی نجوم
- احکام النجوم (وقتی نجوم)
- کتاب الرمل، کواکب، بروج و ساعات
- عملیات اسمائے ربی
- روحانی مشورے
- تسخیر موکلات و حاضرات
- علم الحروف
- راہنمائے عملیات
- مفتاح الرموز و اسرار المکنوز
- السحر الاحمر
- السحر العجیب فی جلب الحبیب (1)
- السحر العجیب فی جلب الحبیب (2)
- السحر العجیب فی جلب الحبیب (3)
- [illegible]
- [illegible]ات خالد
- اصول [illegible] اور عملیات
- مسائل کا روحانی حل
- آسان عملیات
- شفائے امراض
- [illegible] (3)
- [illegible] مجربہ (عملیات [illegible])
- بحر الغرائب (ترجمہ)
- اعمال شفق رامپوری
- حروف نورانی
- قاعت جکیم
- الجہرۃ المسلمیۃ
- اقوال مرضیہ فی معرفۃ الاعمال الرملیۃ
- ہاتھ ریس اور لاٹری کے نمبر
- نمبری نمبر (حصہ اول)
- نمبری نمبر 15000 (حصہ دوم)
- قسمت اور چانس
- انعامی کرشمات
- سٹہ آکڑہ اور بنڈل حصہ اول (نیا ترمیم شدہ ایڈیشن)
- سٹہ آکڑہ اور بنڈل (حصہ سوم) برائے 2014
- اسباق دست شناسی
- راہنمائے حل شناسی
- سالانہ [illegible]
- [illegible] عربی
- [illegible]
- [illegible] اعداد
- [illegible] الکلام
- [illegible]یات
- [illegible]
- کتابی کورس علم عملیات (حصہ اول و دوم)
- کتابی کورس علم عملیات (حصہ سوم)
- کتابی کورس انعامی نمبرز کرکٹ میچ ، گھڑ اور ریس
- کتابی کورس علم تسخیر حاضرات موکلات و جنات

خالد روحانی جنتری
خالد ہندی جنتری
2014
راہنمائے عملیات
راہنمائے عملیات
مجربات خالد
ساعات حقیقی
آپ کا برج
سحر بار نوح
راہنمائے عملیات
خالد روحانی جنتری
خالد ہندی جنتری